فضائلِ قرآن

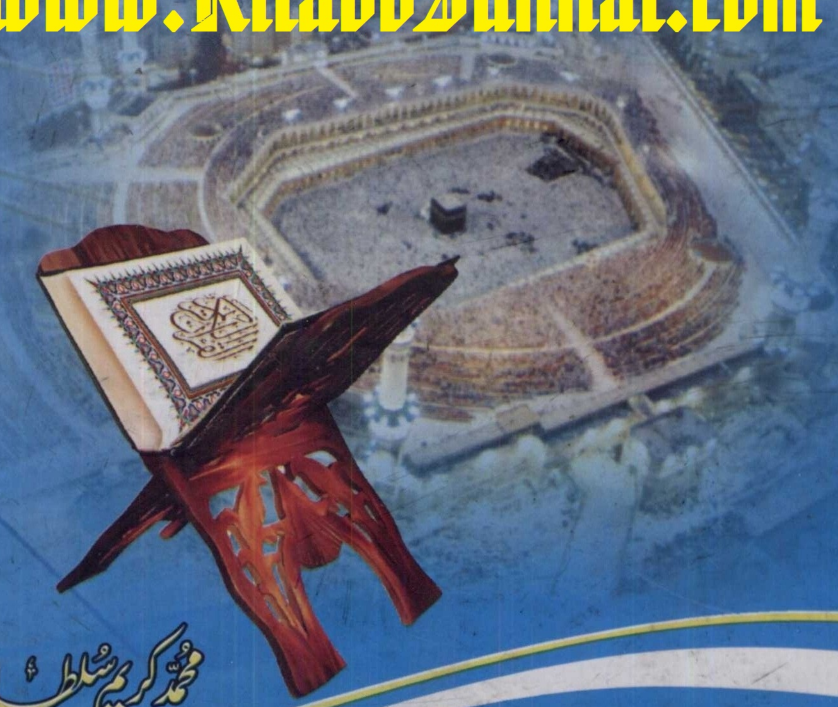

محمد کریم سلطانی

مکتبہ صبح نور
پیپلز کالونی فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

فضائل قرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل قرآن

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر
مکتبہ صبح نور
جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء پیپلز کالونی فیصل آباد
فون:041-8730834

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	فضائل قرآن
ترتیب	محمد کریم سلطانی
ایڈیشن	اول ۲۰۱۳ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹر
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ
اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا ○ [۱]

ترجمہ:

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

---

(۱) سورۃ النساء:۴/۸۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

قَالَ الْاِمَامُ مَالِكٌ -رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُلُّ اَحَدٍ يُوْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ، اِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْهٰذِهِ الرَّوْضَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ .

ترجمہ:

حضرت امام مالک -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضراء -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشاد مبارک کے کہ اسے کسی صورت میں رد نہیں کیا جا سکتا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ: ۱۸۲/۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اس کتاب میں قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ ہیں اور ضمناً سلفِ صالحین کے اقوال وافعال مبارکہ درج ہیں۔ اس میں جو صحیح وحق ہے وہ اللہ۔ جل جلالہ۔ اور اسکے رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی طرف سے ہے۔

آیاتِ مبارکہ یا احادیثِ مبارکہ کا ترجمہ کرتے وقت اس کے ترجمہ میں یا تعبیر میں کہیں کوئی غلطی ہوئی ہے یا حق کا دامن چھوٹا ہے تو وہ میری طرف سے ہے میرے نفس کا دھوکہ ہے اللہ۔ جل جلالہ۔ اور اسکے رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس سے بری ہیں۔

-☆-

محمد کریم سلطانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ .

امابعد!

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَاِنَّمَا لِاِمْرِىءٍ مَا نَوٰى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱)	جلد۱	صفحہ۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۴)	جلد۱	صفحہ۳۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۲۵۲۹)	جلد۲	صفحہ۷۶۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۰۷۰)	جلد۳	صفحہ۱۶۳۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۶۶۸۹)	جلد۴	صفحہ۲۰۸۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۶۹۵۳)	جلد۴	صفحہ۲۱۷۵

ترجمة الحديث:

امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بیشک اعمال -صالحہ- کا انحصار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر آدمی کیلئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف ہی ہے۔

پس جس نے ہجرت کی دنیا کیلئے تاکہ اسے پالے، یا ہجرت کی کسی عورت کیلئے تاکہ اس سے شادی کرے تو -سن لیجئے- ایسے آدمی کی ہجرت ادھر ہی ہوگی جدھر اس نے ہجرت کی۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد۴	صفحہ۱۲۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد۳	صفحہ۴۴۳
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۴۳۸)	جلد۴	صفحہ۴۸۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۴۷)	جلد۲	صفحہ۲۳۳
قال الالبانی	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد۱	صفحہ۵۹
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد۴	صفحہ۵۲۳
قال محمود محمد محمود	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۰۲)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۲۳۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۱۲
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۸۱۰۸)	جلد۴	صفحہ۳۹۶
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۷۳۷۰)	جلد۴	صفحہ۱۸۸
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۸۹۹۲)	جلد۵	صفحہ۶۰

السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۹۰۷)	جلد۶	صفحہ۵۳۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد۲	صفحہ۱۱۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۹)	جلد۱	صفحہ۴۰۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۹۰)	جلد۱	صفحہ۴۰۵
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۳۰۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۰)	جلد۱	صفحہ۳۹۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۵۱۰۷)	جلد۱۳	صفحہ۱۰۶
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۲)	جلد۱	صفحہ۷۳
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۳)	جلد۱	صفحہ۷۴
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۱۲۸)	جلد۱	صفحہ۳۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵)	جلد۱	صفحہ۶۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۰)	جلد۱	صفحہ۱۰۷
قال الالبانی	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۳۳۳)	جلد۶	صفحہ۱۵۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۳۳۷)	جلد۲	صفحہ۳۸۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال احمد محمد شاکر	صحیح		

بسم الله الرحمن الرحيم

فضائل قرآن

فضائل قرآن

اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان اور اسی طرح تقدیر جو بندہ کے حق میں اچھی ہو یا بری پر ایمان لانا ضروری ہے

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ ......

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸)	جلد۱	صفحہ۶۳
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۱۱۲
قال الحق:	متفق علیہ		
سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۶۹۵)	جلد۲	صفحہ۶۳۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۳۹۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

سیدنا عمر بن الخطاب امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تو ایمان لائے اللہ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کی نازل کردہ کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخر یعنی قیامت پر اور ہر تقدیر پر جو بندہ کے حق میں خیر ہو یا شر- یعنی ان تمام باتوں کو حق اور سچ جانیے اور مانیے-۔

☆

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳)	جلد۱	صفحہ۳۹۷
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۲۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳)	جلد۱	صفحہ۲۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابوداود	رقم الحدیث (۴۶۹۵)	جلد۳	صفحہ۱۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۶۳)	جلد۱	صفحہ۶۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۳)	جلد۱	صفحہ۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۳)	جلد۱	صفحہ۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۹)	جلد۴	صفحہ۲۷۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۰)	جلد۳	صفحہ۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۰۵)	جلد۳	صفحہ۳۳۹
قال الالبانی:	صحیح		

شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۲)		جلد۱	صفحہ ۸
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴)		جلد۱	صفحہ ۲۳۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴)		جلد۱	صفحہ ۳۱۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۷)		جلد۱	صفحہ ۳۱۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۷)		جلد۱	صفحہ ۴۳۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۸)		جلد۱	صفحہ ۴۳۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲)		جلد۱	صفحہ ۹

وہ لوگ جو قرآنِ کریم کی یوں تلاوت کرتے ہیں جیسے تلاوت کا حق ہے یہی خوش قسمت لوگ قرآنِ کریم پر حقیقی ایمان لانے والے ہیں

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ .

ترجمہ:

جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اسے -ایسے- پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے، یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

-☆-

سورۃ البقرۃ:۱۲۱

جبریل امین -علیہ السلام- نے قرآنِ کریم حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے دلِ انور پر نازل کیا

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝(۱)

ترجمہ:

آپ فرمایئے جو دشمن ہے جبریل کا -اسے معلوم ہونا چاہیے- کہ اس نے نازل کیا قرآن آپ کے دل پر اللہ کے اذن سے -یہ قرآن- تصدیق کرنے والا ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے اتریں اور سراپا ہدایت اور خوشخبری ہے مومنین کیلئے۔ جو دشمن ہے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکے رسولوں کا اور جبریل ومیکائیل کا تو بیشک اللہ دشمن ہے کافروں کا۔

-☆-

---

(۱) البقرۃ: ۹۸،۹۷

جب قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو آخرت کے منکروں پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے

وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ○

ترجمہ:

اور-اے محبوب!- جب آپ پڑھتے ہیں قرآن کو تو ہم- حائل- کر دیتے ہیں آپ کے درمیان اور ان کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک پوشیدہ پردہ جو آنکھوں سے نہاں ہوتا ہے۔

سورہ بنی اسرائیل:۴۵

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم لیلۃ القدر میں نازل فرمایا

لیلۃ القدر میں فرشتے اور جبریل امین -علیہم السلام- نازل ہوتے ہیں

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ o وَمَآ اَدۡرٰکَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ o لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ o تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ o سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰے مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ o[1]

ترجمہ:

بے شک ہم نے نازل کیا اس -قرآن- کو لیلۃ القدر میں اور کس نے بتایا آپ کو کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر بہتر ہے ایک ہزار مہینہ سے۔ نازل ہوتے ہیں فرشتے اور روح -القدس- اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر امر کیلئے۔ -امن و- سلامتی ہے وہ رات طلوع فجر تک۔

-☆-

---

[1] القدر: ۳،۴،۵

قرآنِ کریم اھل ایمان کیلئے شفاء اور رحمت سے لبریز ہے

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ○

ترجمہ:

اور ہم نازل کرتے ہیں قرآن میں وہ چیز جو- باعثِ - شفاء ہے اور سراپا رحمت ہے اہل ایمان کیلئے۔

-☆-

سورہ بنی اسرائیل:۸۱

قرآنِ کریم وہ بابرکت کلام ہے جس سے اہل تقویٰ کے دل کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ ذٰلِکَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے نہایت عمدہ کلام یعنی وہ کتاب جس کی آیتیں ایک جیسی ہیں بار بار دہرائی جاتی ہیں۔ اور کانپنے لگتے ہیں اسکے- پڑھنے- سے بدن ان کے جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے۔ پھر نرم ہو جاتے ہیں ان کے بدن اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے رہنمائی کرتا ہے اسکے ذریعے جسے چاہتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

سورہ زمر: ۲۳

جولوگ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ان کا پورا پورا اجر وثواب عطا فرمائے گا اور اپنے فضل و کرم سے اس اجر میں اضافہ بھی فرمائے گا

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ○ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○ وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِیْرٌ بَصِیْرٌ ○ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌ ۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ○ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ○ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ○

سورہ فاطر:۲۹-۳۵

ترجمہ:

بے شک جو-غور وتدبر سے-تلاوت کرتے ہیں اللہ کی کتاب کی اور نماز قائم کرتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے راز داری سے اور اعلانیہ، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز نقصان والی نہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا اجر عطا فرمائے اور مزید اضافہ کرے ان کے اجر میں اپنے فضل سے۔ بے شک وہ بہت بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔ اور جو کتاب بذریعہ وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے سراسر حق ہے وہ تصدیق کرتی ہے پہلی کتابوں کی۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سارے احوال سے باخبر ہے-اور- دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے وارث بنایا اس کتاب کا ان کو جنہیں ہم نے چن لیا تھا اپنے بندوں سے۔ پس بعض ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض درمیانہ رو ہیں اور بعض سبقت لے جانے والے ہیں نیکیوں میں اللہ کی توفیق سے۔ یہی- اللہ تعالیٰ کا- بہت بڑا فضل-وکرم- ہے۔ سدا بہار باغات! یہ ان میں داخل ہوں گے، پہنائے جائیں گے انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتیوں کے ہار اور ان کی پوشاک وہاں ریشمی ہوگی۔ -شکر نعمت کے طور پر- کہیں گے سب ستائشیں اللہ کیلئے ہیں جس نے دور کر دیا ہم سے غم-واندوہ-۔ یقیناً ہمارا رب بہت بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔ جس نے ہمیں بسایا ہے ابدی ٹھکانے پر اپنے فضل- واحسان- سے۔ نہ چھوئے گی ہمیں یہاں کوئی تکلیف اور نہ چھوئے گی ہمیں یہاں کوئی تھکن۔

-☆-

سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۷)	جلد۳	صفحہ۱۶۳۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۶)	جلد۴	صفحہ۴۱۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۰۷)	جلد۳	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۲۱۱)	جلد۱	صفحہ۱۲۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲۱۱)	جلد۱	صفحہ۲۰۴
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۷۲)	جلد۱	صفحہ۸۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عثمان بن عفان امیر المومنین -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور دوسروں کو تعلیم دے۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۰۹)	جلد۱	صفحہ۵۸۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۰۸)	جلد۳	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۱۲)	جلد۱	صفحہ۳۳۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۱۳)	جلد۱	صفحہ۳۴۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیحان		
مجمع الزوائد (عن انس)	رقم الحدیث (۱۱۶۷۳)	جلد۷	صفحہ۳۴۴
قال الہیثمی:	رواہ الطبرانی فی الصغیر		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۱۷۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۷
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۰۹۶)	جلد۳	صفحہ۳۱۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۱۶)	جلد۲	صفحہ۱۶۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۴۵۲)	جلد۱	صفحہ۴۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۱۱۷۲)	جلد۴	صفحہ۴۲۷
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد۴	صفحہ۱۹۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۷)	جلد۴	صفحہ۳۱۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		

تلاوت قرآن کریم کے وقت سکینت نازل ہوگی

عَنِ الْبَرَاءِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ ، وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ ، فَجَعَلَتْ تَدُوْرُ وَتَدْنُوْ ، وَجَعَلَ فَرَسُه يَنْفِرُ مِنْهَا ، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِیَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ :

تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ .

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۰۵۹)	جلد۲	صفحہ۳۶۶
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۱۴)	جلد۳	صفحہ۱۱۱۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۸۳۶)	جلد۲	صفحہ۴۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۶۹)	جلد۳	صفحہ۴۶
قال شعیب الارنؤ ط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۵)	جلد۱	صفحہ۴۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۸۶)	جلد۱۴	صفحہ۱۸۴
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا براء بن عازب -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ایک آدمی سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اس کے قریب ہی ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک بادل نے اس پر سایہ کر دیا اور وہ بادل قریب تر ہوتا گیا اور گھوڑے نے اُچھلنا شروع کر دیا۔ بوقت صبح وہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس سارے واقعہ کا ذکر کر دیا اس پر آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

وہ سکینت تھی جو قرآن کریم کیلئے نازل ہوئی تھی۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۱۸)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۹۴
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۸۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۳۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۹۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۷
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۴۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۳۲
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح السنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۸۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۱۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۱۵

مسجد میں بیٹھ کر تلاوت قرآن کرنے والے، قرآن کریم کا درس لینے دینے والے پر سکینت نازل ہوتی ہے، ان پر رحمت چھا جاتی ہے اور فرشتے انہیں اپنے جھرمٹ میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر کرتا ہے ان سے جو اس کی بارگاہ میں ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
........................وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَه، بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَه،.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	جلد۴	صفحہ۲۰۷۴
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۹۶۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۰۸)	جلد۵	صفحہ۱۹۶
قال الالبانی	صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اور جو بھی قوم کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور اس کتاب کے درس وتدریس کے لئے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو جائے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں جھرمٹ میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے جو اس کی بارگاہ میں ہیں، ان کا ذکر خیر کرتا ہے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۲۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۲۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۲۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۹۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۰۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۸
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۴۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۶
قال الالبانی	صحیح		

مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کا درس لینے دینے والوں کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ان سے ذکر کرتا ہے جو اس کی بارگاہ میں ہیں جس کے اعمال میں نفاق ہو اس کا نسب اسے فائدہ نہ دے گا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَیْتٍ مِنْ بُیُوتِ اللّٰهِ ، یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ ، وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ ، وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیمَنْ عِنْدَهٗ ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ ، لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	جلد۴	صفحہ۲۰۷۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۵۳)	جلد۴	صفحہ۲۲۴۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد۱	صفحہ۱۱۹
قال الحق	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر- مسجد- میں جمع ہو، کتاب اللہ- قرآن کریم- کی تلاوت کرے اور آپس میں اسکا درس لیں اور دیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور ان پر رحمت چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا اُن سے ذکر فرماتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔

اور جس کے عمل نے اسے لیٹ کر دیا اسکا نسب اسے جلدی نہیں لے جائے گا۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۳۰)	جلد۱	صفحہ۶۹۰
قال الحق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۳۹)	جلد۳	صفحہ۱۹۴
قال الحق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۲۴۴)	جلد۶	صفحہ۴۶۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۲۴۵)	جلد۶	صفحہ۴۶۵
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۷۹۳)	جلد۶	صفحہ۶۵۱
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۸۶۱)	جلد۳	صفحہ۳۷۰
قال الحق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۶۵۷۷)	جلد۲	صفحہ۱۱۱۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداود	رقم الحدیث (۴۹۴۶)	جلد۳	صفحہ۲۱۳
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۲)	جلد۱	صفحہ۱۴۸
صحیح سنن ابوداود	رقم الحدیث (۱۳۵۵)	جلد۱	صفحہ۴۰۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۰)	جلد۲	صفحہ۳۵۲
قال الالبانی	صحیح		

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۴۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۴۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۶
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۲۴۶)	جلد ۶	صفحہ ۴۶۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۲۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۲۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۲۴)	جلد ۹	صفحہ ۴۳۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۲۴)	جلد ۹	صفحہ ۵۳۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۲۴۷)	جلد ۶	صفحہ ۴۶۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۲۴۸)	جلد ۶	صفحہ ۴۶۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۲۴۹)	جلد ۶	صفحہ ۴۶۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۲۵۰)	جلد ۶	صفحہ ۴۶۷

قرآن کریم کی تعلیم دینے والے کی قبر کی فرشتے زیارت کرتے ہیں

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ عَلَّمَ اَخَاهُ الْقُرْآنَ حَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ اِلٰى قَبْرِهٖ كَمَا یَحُجُّوْنَ النَّاسِ اِلٰى بَیْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ.

لمحات الانوار للمحمد بن عبدالواحد بن ابراهیم الغافقی رقم الحدیث (۱۰۵) جلد ۱ صفحه ۹۱

قال المحقق وقال الالبانی :رجاله کلهم ثقات غیر ابن شبیب .ثم قال :ولم اجد له (ابن شبیب) ترجمة الا فی طبقات الاصبهانیین (۲۴۳)فانه قال : محمد بن عبدالرحیم بن شبیب ابوبکر ، توفی سنة ست وتسعین ومائتین ، کان من آئمة القراء ، حدث عن عثمان بن ابی شیبة وابن ما سرجس ، واسحاق بن ابی اسرائیل ومشکدانة ومما لم نکتب الا عنه .(طبقات الاصبهانیین ۳/۲۶۹ رقم الترجمة ۴۵۷). ثم قال الالبانی :ثم ساق له احادیث .....ولم یذکر فیه جرحاً ولا تعدیلاً فهو مجهول ، والحمل علیه فی هذا الحدیث . والله اعلم .(سلسلة الاحادیث الضعیفة ۱/۲۸۵،۲۸۶).

القول: لا ینبغی ان یکون مجهولا علی هذا النحو ، فهو من آئمة القراء ، وهو شیخ المترجم .ولذلک لیس من السهل ان نحکم علی هذا الحدیث بالوضع .والحق ان الشیخ الالبانی حکم علی هذا الحدیث بالوضع لما فی المتن من قوله :حجت الملائکة الی قبره ، کما یحج المؤمنون الی بیت الله الحرام . والحق ان هذه العبارة لا تؤدی الی الحکم علی الحدیث بالوضع لانها یمکن ان تفهم علی معنی الزیارة من طریق المجاز ، وبذلک لا یکون فیها النکارة التی رآها فی الحدیث وبالتالی حکم علیه بالوضع. والله اعلم .وبالتالی فهو شاهد للحدیث رقم :(۱۱۰) بحیث یکون له اصلا ، والله تعالی اعلم .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جو اپنے بھائی کو قرآن کریم کی تعلیم دیتا ہے فرشتے اس کی قبر کی یوں زیارت کرتے ہیں جیسے لوگ بیت اللہ حرام کی زیارت کرتے ہیں۔

-☆-

دن کو قرآن کریم ختم کرنے والے پر شام تک اور شام کو ختم کرنے والے پر دِن تک فرشتے دعائے رحمت ومغفرت کرتے ہیں

عَنْ عَبْدَةَ قَالَ:

اِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرآنَ بِنَهَارٍ ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُمْسِيَ ، وَاِنْ فَرَغَ مِنْهُ لَيْلًا ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُصْبِحَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبدہ- رحمۃ اللہ علیہ- سے روایت ہے کہ:

جب آدمی دن کے وقت قرآن ختم کرتا ہے تو شام تک فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت ورحمت کرتے ہیں۔ اور جب رات کو ختم کرتا ہے تو صبح تک فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت ورحمت کرتے ہیں۔

☆

سنن الداری رقم الحدیث (۳۵۱۸) جلد۴ صفحہ۲۱۸۰
قال داری اسنادہ صحیح الی عبدۃ بن ابی لبابۃ

قرآن کریم کی روانی سے تلاوت کرنے والا نیک فرشتوں کا ساتھی ہے اور جو اٹک اٹک کر تلاوت کرے اور اس پر دشوار ہو تو اس کیلئے دگنا اجر و ثواب ہے

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ ، وَالَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ .

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۵۴)	جلد۲	صفحہ۳۶۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۳۷)	جلد۳	صفحہ۱۵۸۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۸)	جلد۱	صفحہ۵۵۰
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۰۴)	جلد۳	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۰۹۳)	جلد۱۷	صفحہ۲۶۱
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۵۴)	جلد۱	صفحہ۴۰۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ۔ رضی اللہ عنہا۔ سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

ماہر حافظ قرآن عزت والے اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ آدمی جو قرآن پڑھے اور اس میں اٹک جائے اور اس پر تلاوت کرنا دشوار ہو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

-☆-

یہ حدیثِ پاک ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

اَلَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ ، وَالَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيْدٌ لَهٗ اَجْرَانِ.

وہ فرزند آدم جو قرآن کی تلاوت کرے اور وہ حافظ ہو تو وہ معزز اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ تلاوت کرے اور تلاوت اس پر شدید ہو تو اسے دوچند اجر ملے گا۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۷۹)	جلد۴	صفحہ۲۷۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۵۱۵)	جلد۱۷	صفحہ۳۸۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۵۴۸)	جلد۱۷	صفحہ۳۹۸
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۶۶۹)	جلد۱۷	صفحہ۴۲۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۲۳۱)	جلد۱۷	صفحہ۵۷۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۳۶۷)	جلد۱۷	صفحہ۶۳۳
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۱۶۸)	جلد۳	صفحہ۴

صحابی رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تلاوت سننے کیلئے فرشتے نازل ہوئے اگر وہ مزید تلاوت کرتے رہتے تو لوگ ان فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَاُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ، وَفَرَسُهُ مَرْبُوْطٌ عِنْدَهُ ، اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ ، فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ ، فَقَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ ، فَسَكَتَ وَسَكَتَ الْفَرَسُ ، ثُمَّ قَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ ، فَانْصَرَفَ ، وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيٰي قَرِيْباً مِنْهَا ، فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهُ ، فَلَمَّا اَجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى مَا يَرَاهَا ، فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :

اقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ ، اقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ . قَالَ : فَاَشْفَقْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ! اَنْ تَطَاَ يَحْيٰي وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْباً فَرَفَعْتُ رَاسِي فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ ، فَرَفَعْتُ رَاسِي اِلَى السَّمَاءِ ، فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ ، فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا اَرَاهَا قَالَ : وَتَدْرِي مَاذَاکَ .

قَالَ : لَا ، قَالَ :

تِلْكَ الْمَلآئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا ، لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ .

ترجمة الحديث:

سیدنا اُسید بن حضیر -رضی اللہ عنہ- نے بیان فرمایا:

وہ رات کے وقت سورۃ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے قریب بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑے نے گھومنا شروع کر دیا۔ انہوں نے یہ دیکھ کر قرأت کو موقوف کر دیا تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا انہوں نے دوبارہ پڑھا گھوڑا پھر گھومنے لگا پھر وہ نماز سے فارغ ہو گئے اور ان کا لڑکا یحیٰ گھوڑے کے قریب -سویا ہوا- تھا۔ انہیں اندیشہ ہوا کہ گھوڑا اسے تکلیف نہ پہنچا دے۔ جب انہوں نے اپنے لڑکے

صحیح البخاری واللفظ لہ	رقم الحدیث (۵۰۱۸)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۶)	جلد۱	صفحہ۵۴۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۱۱۸)	جلد۲	صفحہ۳۲۶
قال الحق	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۳۵)	جلد۲	صفحہ۷۷۲
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۳۰)	جلد۲	صفحہ۱۶۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۳۱)	جلد۲	صفحہ۱۶۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۷۰۵)	جلد۱۰	صفحہ۲۵۴
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۷۹)	جلد۳	صفحہ۵۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۵۶۶)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۵۶۷)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۵۶۲)	جلد۱	صفحہ۲۰۷
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۶۵۴۷)	جلد۵	صفحہ۴۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۵۸)	جلد۲	صفحہ۳۶۵

کو گھوڑے سے دور کیا اپنا چہرہ آسمان کی طرف کیا تو دیکھا کہ ایک سائبان میں قندیلیں روشن ہیں۔ صبح کے وقت حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- سے یہ تمام ماجرا عرض کر دیا۔ آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

اے حُضیر کے بیٹے! تم نے قرآن پڑھتے رہنا تھا۔ اے حضیر کے بیٹے! تم نے قرآن کی تلاوت جاری رکھنی تھی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ -صلی اللہ علیک وسلم-! میرا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا میں ڈر گیا کہ کہیں گھوڑا میرے بیٹے کو روند نہ ڈالے۔ تو میں نے اپنا سر اٹھایا پس میں نے اپنے لڑکے کو گھوڑے سے دور کیا۔ تو اپنا چہرہ آسمان کی طرف کیا تو دیکھا کہ ایک سائبان میں قندیلیں روشن ہیں۔ آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جانتے ہو یہ کیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

تِلْکَ الْمَلآئِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْھَا ، لَا تَتَوَارٰی مِنْھُمْ .

اے اُسَید! وہ اللہ کی نوری مخلوق فرشتے تھے جو تیری تلاوت قرآن کی آواز سننے کے لئے آئے تھے اگر تو تلاوتِ قرآن کو جاری رکھتا تو لوگ اپنی آنکھوں سے فرشتوں کا دیدار کر لیتے اور وہ ان سے مخفی -پوشیدہ- نہ رہتے۔

-☆-

سیدنا اسید بن حضیر - رضی اللہ عنہ - کی تلاوت قرآن سننے کیلئے فرشتے سائبان جس میں قندیلیں چمک رہی ہوں کی صورت میں نازل ہوئے اگر وہ تلاوت سے نہ رکتے بلکہ کرتے رہتے تو لوگ ان فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ اَلْخُدْرِیِّ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - :

اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیرٍ بَیْنَمَا ھُوَ لَیْلَۃً یَقْرَأُ فِیْ مِرْبَدِہٖ اِذْ جَالَتْ فَرَسُہٗ ، فَقَرَأَ ، ثُمَّ جَالَتْ اُخْرَی ، فَقَرَأَ ، ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا . قَالَ اُسَیْدٌ : فَخَشِیْتُ اَنْ تَطَأَ یَحْیٰ ، فَقُمْتُ اِلَیْھَا فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فَوْقَ رَأْسِی ، فِیْھَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرَاھَا . قَالَ : فَغَدَوْتُ عَلَی رَسُولِ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ - فَقُلْتُ : یَا رَسُولَ اللّٰہِ ! بَیْنَمَا اَنَا الْبَارِحَۃَ فِی جَوفِ اللَّیْلِ اَقْرَأُ فِی مِرْبَدِی ، اِذْ جَالَتْ فَرَسِی . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ - :

اِقْرَأْ ابْنَ حُضَیْرٍ . قَالَ : فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ - : اِقْرَأْ ابْنَ حُضَیْرٍ . قَالَ : فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا ، فَقَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ–صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِه وَسَلَّمَ – : اِقْرَأ ابْنَ حُضَيْرٍ . قَالَ : فَانْصَرَفْتُ . وَكَانَ يَحْيَ قَرِيبًا مِنْهَا خَشِيْتُ اَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِه وَسَلَّمَ – :

تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوسعید خدری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ:

صحیح مسلم واللفظ لہ	رقم الحدیث (۷۹۶)	جلد۱	صفحہ۵۴۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۱۸)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۶)	جلد۱	صفحہ۵۴۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۱۱۸)	جلد۲	صفحہ۳۲۶
قال الحق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۳۰)	جلد۲	صفحہ۱۶۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۳۱)	جلد۲	صفحہ۱۶۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۷۰۵)	جلد۱۰	صفحہ۲۵۴
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۷۶۶)	جلد۱۸	صفحہ۲۸۸
قال شعیب الأرنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۷۹)	جلد۳	صفحہ۵۸
قال شعیب الأرنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۵۶۶)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۵۶۷)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۵۶۲)	جلد۱	صفحہ۲۰۷
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۶۵۴۷)	جلد۵	صفحہ۴۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۵۸)	جلد۲	صفحہ۳۶۵

سیدنا اُسید بن حُضیر -رضی اللہ عنہ- ایک دفعہ رات کے وقت کھجوروں کے کھلیان میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے کہ اچانک ان کے گھوڑے نے گھومنا شروع کر دیا، پھر تلاوت شروع کی تو دوبارہ گھومنا شروع کر دیا، پھر تلاوت کی تو پھر بھی اس نے گھومنا شروع کر دیا۔ سیدنا اُسید -رضی اللہ عنہ- نے بیان فرمایا:

مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ وہ کہیں یحیی -میرے بیٹے- کو روند نہ ڈالے لہٰذا میں گھوڑے کو پکڑنے کیلئے کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر پر چھتری نما -سایہ- ہے اس میں چراغوں کی مانند -روشنیاں- ہیں- پھر- وہ فضا میں اتنا اوپر چڑھ گیا کہ وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

وہ کہتے ہیں:

صبح ہوئی تو میں حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی:

یارسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! گذشتہ رات میں اپنے کھلیان میں بیٹھا آدھی رات کو قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک میرے گھوڑے نے گھومنا شروع کر دیا۔ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اے حُضیر کے بیٹے! تو نے قرآن پڑھتے رہنا تھا۔ انہوں نے عرض کی:

میں نے پھر پڑھنا شروع کر دیا تو اس نے دوبارہ گھومنا شروع کر دیا۔ حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے حضیر کے بیٹے! تو نے قرآن پڑھتے رہنا تھا۔ انہوں نے عرض کی:

میں نے پھر تلاوت شروع کی تو اس نے پھر گھومنا شروع کر دیا۔ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اے حضیر کے بیٹے! تو نے قرآن پڑھتے رہنا تھا۔ انہوں نے عرض کی:

میں -تلاوت- قرآن سے رک گیا - کیونکہ - میرا بیٹا یحی گھوڑے کے قریب تھا اور مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ کہیں وہ اسے روند نہ دے تو مجھے چھتری نما چیز نظر آئی جس میں چراغوں کی مانند -روشنیاں- تھیں۔ وہ فضا میں بلندی پر جا چکا تھا حتی کہ میں اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

تِلْکَ الْمَلَائِکَةُ کَانَتْ تَسْتَمِعُ لَکَ ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ یَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ .

وہ اللہ کی نوری مخلوق فرشتے تھے جو تیری تلاوت قرآن کی آواز سننے کیلئے آئے تھے اگر تو تلاوتِ قرآن کو جاری رکھتا تو لوگ اپنی آنکھوں سے فرشتوں کا دیدار کر لیتے اور وہ ان سے پوشیدہ نہ رہتے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ کی تلاوت کرنے والا شرک سے بری ہے اور اس کی تلاوت کر کے سونا چاہیے

عَنْ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِقْرَاْ : قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ، ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا ، فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۷۶)	جلد۱	صفحہ۳۶۷
قال المحقق	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۲۵۲)	جلد۴	صفحہ۲۱۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۷۷)	جلد۲	صفحہ۷۸۷
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۰۵۵)	جلد۳	صفحہ۲۴۳
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۲۳)	جلد۲	صفحہ۳۶۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۰۳)	جلد۳	صفحہ۳۹۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۶۹۷)	جلد۱۷	صفحہ۱۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا نوفل اشجعی -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

مجھ سے حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ پڑھیے اور اس کے اختتام کے بعد سو جایئے بیشک اس میں شرک سے براءت ہے۔

السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۶۸)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۶۹)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۷۰)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۷۱)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۷۲)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۶۴۵)	جلد ۹	صفحہ ۳۴۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۶۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۷۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۲۵)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۳۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۲۶)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۳۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۴۵)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۵۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۴۶)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۵۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۹
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۱۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۷
قال الالبانی	صحیح		

سورۃ اخلاص ایک تہائی قرآن کریم کے برابر ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اُحْشُدُوا فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ ، فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَرَاَ : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ . ثُمَّ دَخَلَ ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ : اِنِّی اُرٰی هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ . فَذَاكَ الَّذِیْ اَدْخَلَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :

اِنِّی قُلْتُ لَكُمْ : سَاَقْرَاُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ ، اَلَا اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوہریرہ – رضی اللہ عنہ – نے روایت فرمایا کہ:

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۱۲/۲۶۱)	جلد۱	صفحہ۲۹۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۰۰)	جلد۳	صفحہ۱۵۹
قال الالبانی	صحیح		

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اکٹھے ہو جاؤ -قریب قریب آ جاؤ- کیونکہ میں تم پر ایک تہائی قرآن کریم پڑھنے لگا ہوں۔ پس جو قریب ہو سکتا تھا وہ قریب ہو گیا پھر حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تشریف لائے تو آپ نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ -سورہ اخلاص- کی تلاوت فرمائی۔

پھر آپ -واپس- اندر تشریف لے گئے تو ہم میں سے بعض نے بعض سے کہا: میری رائے میں آسمان سے کوئی خبر -کوئی وحی- آئی ہے سو یہی وجہ آپ کو -ایک تہائی قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے- اندر لے گئی پھر حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- باہر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا:

میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تم پر ایک تہائی قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگا ہوں، سن لیجئے! یہ -سورت اخلاص- ایک تہائی قرآن کریم کے برابر ہے۔

-☆-

صبح وشام سورۃ اخلاص اور معوذتین کی تلاوت ہر چیز سے کفایت کر جاتی ہے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ :

خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – لِيُصَلِّيَ لَنَا فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ : قُلْ ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ : قُلْ ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ : قُلْ ، فَقُلْتُ : مَا اَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ ، حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۴۸)	جلد۱	صفحہ۵۰۰
قال الحق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۱	صفحہ۴۱۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۷۵)	جلد۳	صفحہ۴۶۷
قال الالبانی:	حسن		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۰۸۲)	جلد۳	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی:	حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا معاذ بن عبداللہ بن خبیب -رضی اللہ عنہ- اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک بارش والی اور سخت اندھیری رات میں نکلے، جب کہ ہم حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو ڈھونڈ رہے تھے تا کہ وہ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ ہم نے آپ کو پالیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کہیے۔ میں کچھ نہ بولا۔ آپ نے پھر فرمایا: کہیے۔ تو بھی میں کچھ نہ بولا۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے پھر فرمایا: کہیے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! میں کیا کہوں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین یعنی **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** صبح اور شام تین تین بار پڑھے تو ہر چیز سے آپ کو کفایت کرے گی۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۰۴)	جلد۲	صفحہ۳۸۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۸۰۹)	جلد۷	صفحہ۲۰۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۸۱۱)	جلد۷	صفحہ۲۰۲
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۴۰۶)	جلد۲	صفحہ۸۱۲
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۲۳۲)	جلد۴	صفحہ۱۹۹
جامع صحیح الاذکار للالبانی	رقم الحدیث (۱۴)		صفحہ۱۱

قرآن کریم کی تین آیتوں کی تلاوت تین بڑی، موٹی تازی اور حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلَى اَهْلِهٖ اَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهٖ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۶۸۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث: صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۱۵۲)	جلد ۱۵	صفحہ ۷۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۰۱۶)	جلد ۱۶	صفحہ ۷۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۳۳۶)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۷۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹے تو وہاں تین بڑی موٹی حاملہ اونٹنیاں پائے؟ ہم نے عرض کی: ہاں تو آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا: -قرآنِ کریم- کی تین آیتیں تم میں سے کوئی انہیں اپنی نماز میں تلاوت کرے یہ اس کیلئے تین بڑی موٹی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہے۔

-☆-

قرآنِ کریم کی کثرت سے تلاوت کرنے والے ہی اللہ والے ہیں اور اللہ کی خاص بندے ہیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ . قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ! مَنْ هُمْ ؟ قَالَ :

هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ .

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۱۵)	جلد۱	صفحہ۱۳۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلد۱	صفحہ۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۱۹)	جلد۱۰	صفحہ۴۰۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۴۶)	جلد۲	صفحہ۷۷۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۳۲)	جلد۱۰	صفحہ۴۱۲
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۷۷)	جلد۷	صفحہ۲۶۳

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔ صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے عرض کی: یا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! وہ کون ہیں؟ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

وہ قرآن والے ہیں -وہی- اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۱۶۵)	جلد۱	صفحہ۴۳۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۳۲)	جلد۲	صفحہ۱۶۸
قال الالبانی	صحیح		

قرآنِ کریم کے ایک حرف کی تلاوت کرنے والے کیلئے دس نیکیاں ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا ، لَا اَقُوْلُ: الم حَرْفٌ ، وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ ، وَلَامٌ حَرْفٌ ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۰۹۷)	جلد۲	صفحہ۳۱۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۱۶)	جلد۲	صفحہ۱۶۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۹)	جلد۴	صفحہ۴۱۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۰)	جلد۳	صفحہ۱۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۳۷)	جلد۱	صفحہ۵۸۸

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود۔ رضی اللہ عنہ۔ سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

جس نے کتاب اللہ کے ایک حرف کی تلاوت کی اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور نیکی دس نیکیوں کے برابر۔ میں یہ نہیں کہتا کہ: الم ایک حرف ہے بلکہ الف حرف ہے، لام حرف ہے اور میم حرف ہے۔

-☆-

سنن الدارمی	رقم الحدیث (۳۳۵۱)	جلد۴	صفحہ۲۰۸۴
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۸۶۴۸)	جلد۹	صفحہ۱۴۰
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۸۶۴۹)	جلد۹	صفحہ۱۴۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۴۰)	جلد۱	صفحہ۷۷۴
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ (صالح بن عمر)		
وقال الذھبی:	صالح ثقہ		

مومن جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس پھل کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی، مومن جو قرآنِ کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو اس پھل کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا لیکن اس کی خوشبو نہیں، منافق جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس پھل کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا نہیں لیکن خوشبو اچھی ہے اور منافق جو قرآنِ کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو اس پھل کی طرح ہے جس کا نہ ذائقہ اچھا نہ خوشبو ہے

عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – قَالَ :

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ ؛ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ ، رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ

الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ ؛ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِیْحَ لَهَا .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

مومن جو قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال ترنجبین کی طرح ہے جسکا ذائقہ اچھا اور بو خوشگوار اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے اس کا ذائقہ اچھا لیکن اس کی خوشبو نہیں۔

منافق کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے ناز بو کی طرح ہے اس کی خوشبو اچھی اور اس کا ذائقہ کڑوا اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا تُمّے کی طرح ہے اس کا ذائقہ کڑوا اور اس کی خوشبو نہیں۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۰۲۰)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۰۵۹)	جلد۳	صفحہ۱۶۲۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۴۲۷)	جلد۴	صفحہ۱۷۴۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۷۵۶۰)	جلد۴	صفحہ۲۳۶۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۸۶۵)	جلد۳	صفحہ۱۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث(۴۸۲۹)	جلد۳	صفحہ۱۸۶
قال الالبانی:	صحیح عن انس بن مالک		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۷۹۷)	جلد۱	صفحہ۶۸۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۷۰)	جلد۳	صفحہ۴۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۷۱)	جلد۳	صفحہ۴۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۶۱۴)	جلد ۳۲	صفحہ ۳۹۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۶۱۵)	جلد ۳۲	صفحہ ۳۹۱
قال شعیب الارنووط:	حدیث صحیح رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۵۴۹)	جلد ۳۲	صفحہ ۳۱۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۶۶۴)	جلد ۳۲	صفحہ ۴۳۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۶۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۳
قال الالبانی:	صحیح		

نیک وصالح آدمی کے پاس بیٹھنا ایسے جیسے کستوری والے کے پاس بیٹھنا ہے جو آپ کو کستوری تحفۃً دے گا یا آپ اس سے خریدیں گے یا کم از کم اس سے خوشبو پائیں گے اور بُرے آدمی کی صحبت اس بھٹی والے کی سی ہے جو یا تو آپ کے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم آپ اس سے بدبو پاتے رہیں گے

عَنْ اَبِی مُوْسَی – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ ، فَحَامِلُ الْمِسْکِ : اِمَّا اَنْ یُحْذِیَکَ ، وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ ، وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً .وَنَافِخُ الْکِیْرِ : اِمَّا اَنْ یَحْرِقَ ثِیَابَکَ ، وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِیْحًا خَبِیْثَۃً .

شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۴۷۷)	جلد ۶	صفحہ ۳۶۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۲۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۳۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۷۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۵

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوموسی اشعری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

نیک دوست اور برے دوست کی مثال کستوری بیچنے والے مشک فروش اور آگ کی بھٹی میں پھونک مارنے والے کی طرح ہے۔ کستوری بیچنے والے- سے دوستی کروگے تو وہ تمہیں- کستوری دے گا یا تم خود اس سے کستوری خریدوگے۔ اگر تم اس سے کستوری نہ خریدو یا وہ تمہیں کستوری ہدیہ نہ دے تو کم از کم تم اس سے- جب تک اس کے پاس بیٹھے ہو- پاکیزہ خوشبو سے شادکام ہوگے۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۶۲۸)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۴۳۹۶)	جلد۳	صفحہ۶۳۰
قال الحق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۴۹۳۸)	جلد۴	صفحہ۴۳۸
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث(۲۳۶۸)	جلد۱	صفحہ۴۶۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث(۵۸۲۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۱۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۵۶۱)	جلد۲	صفحہ۳۲۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۴۸۳۱)	جلد۳	صفحہ۱۸۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۵۷۹)	جلد۲	صفحہ۳۴۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث(۵۱۷)	جلد۱	صفحہ۴۷۰
قال الحق	الحدیث صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۵۳۴)	جلد۱۲	صفحہ۸۲۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۵۶۲)	جلد۲	صفحہ۴۷
قال الالبانی	صحیح		
المہذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث(۹۰۷۰)	جلد۴	صفحہ۲۱۵۴

اور بھٹی میں پھونک مارنے والا آگ کے چنگارے اڑا کر تمہارے کپڑے جلائے گا اگر کپڑے نہ جلے تو بھٹی کا اذیت ناک دھواں تم ضرور پاؤ گے۔

-☆-

اچھے اور برے آدمی کی صحبت و دوستی کو کس عمدہ طریقہ سے سمجھایا گیا ہے۔ مثال کے ذریعے اس بلیغ انداز میں بات ذہن نشین کرائی گئی ہے کہ ایسی بات انسان کے سیرت و کردار میں نقش ہو جاتی ہے۔

نیک و صالح آدمی کے پاس بیٹھنے سے نیکی سے رغبت ملتی ہے، برائی سے بچنے کا شعور ملتا ہے۔ اگر انسان اس رزم گاہ حیات میں اپنے دامن کو نیکیوں سے بھر لے اور برائی سے اپنا دامن بچا لے تو سمجھ لیجئے وہ ایک کامیاب زندگی گزار رہا ہے۔

نیک و صالح آدمی خوشبو میں رچا بسا ہوتا ہے اس کی کتاب زندگی عادات و اطوار کی خوشبودار بہاروں سے آراستہ ہوتی ہے۔ جو بھی اس کے پاس بیٹھتا ہے وہ اسے اس خوشبو سے کچھ حصہ دے دیتا ہے جس سے وہ بھی خوشبودار بن جاتا ہے۔ اس کے عادات و اطوار بھی انسانیت کے سانچے میں ڈھلے ہوتے ہیں اور اس کا کردار بھی قدسی کردار ہوا کرتا ہے۔

اگر نیک و صالح آدمی کے پاس بیٹھنے سے اس کی عادات و اطوار نہ بھی اپنائی جائیں تو کم از کم یہ فائدہ تو ہوگا کہ جب تک وہ اس کی صحبت میں بیٹھے گا گناہوں سے کنارہ کش ہوگا۔ کسی کی چغلی یا غیبت نہیں کرے گا اور اس کے پاس بیٹھ کر کسی پر بہتان نہیں باندھے گا جتنی دیر اس کی صحبت میں رہے گا گناہوں سے بچ جائے گا تو کیا کچھ وقت کیلئے گناہوں سے بچ جانا رحمت خداوندی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی عادات و اطوار اپنانے کی سعادت بخشے جن سے وہ خالق و مالک راضی ہو جائے۔ کبھی ایسے ہوتا ہے کہ ایک آدمی کوئی کام کرتا ہے لیکن اس کے پاس بیٹھنے والے کا اس کام کے کرنے کو جی نہیں چاہتا لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی وہ یہ کام کر جاتا ہے۔ نیک و صالح آدمی خدا

کی یاد میں مگن رہتا ہے اس کے پاس بیٹھنے والا اگر چہ اس کا ارادہ ذکر نہ کرنے کا ہو پھر بھی وہ دیکھا دیکھی ذکر کر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کسی بھی حالت میں فائدے سے خالی نہیں۔

کریم اللہ کے کرم سے یہ بعید نہیں کہ نیک وصالح کی صحبت میں بیٹھنے والا جب دیکھا دیکھی ذکر شروع کر دے تو اللہ اس کے دل کو ذکر کی سچی لذت سے آشنا کر دے اور پھر وہ بھی ذکر الٰہی کی لے سے سرمست ہو جائے۔

حضرت ثابت بنانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا ارشاد گرامی سنئے:

اِنَّ اَھْلَ ذِکْرِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یَجْلِسُوْنَ اِلَی ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَیْھِمْ مِنَ الْآثَامِ اَمْثَالُ الْجِبَالِ ، فَاِذَا ذَکَرُوا اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسِھِمْ بَعْدَ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عُطْلاً مِنَ الذُّنُوْبِ ، مَا عَلَیْھِمْ مِنْھَا شَیْءٌ .

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرنے والے جب ذکر الٰہی کیلئے بیٹھتے ہیں تو ان پر پہاڑوں جتنے گناہ ہوتے ہیں۔ جب وہ اللہ جل جلالہ کا ذکر کرتے ہیں اور ذکر کی مجلس سے ذکر الٰہی کے بعد اٹھتے ہیں تو وہ گناہوں سے خالی اٹھتے ہیں اور ان پر گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔

سبحان اللہ!

ذکر الٰہی کرنے والا گناہوں سے پاک وصاف ہو گیا جب ذاکر پاک ہو گیا تو یقیناً ذاکر کی صحبت میں بیٹھنے والا اور اس کے ساتھ ذکر میں شریک ہونے والا بھی گناہ کی دلدل سے بالکل باہر نکل آیا اور اس کی چادر ایماں پر اب کوئی گناہ کا داغ نہیں۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

☆

مجمع الاحباب: ۲/۳۳۹

قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنے والا پھر اس کی تعلیم دینے والا سب سے بہتر ہے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

خَیْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۷)	جلد۳	صفحہ۱۹۲۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۶)	جلد۴	صفحہ۳۱۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۰۷)	جلد۳	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۲۱۱)	جلد۱	صفحہ۱۲۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲۱۱)	جلد۱	صفحہ۲۰۴
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۷۶)	جلد۱	صفحہ۸۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عثمان بن عفان امیر المومنین -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور دوسروں کو تعلیم دے۔

-☆-

آج کے دور میں ہم اسے بہتر جانتے ہیں جس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہو جو جس مجلس میں بیٹھے میر مجلس بن جائے جب وہ بات کرے تو لوگ اس کے کلام کو بڑی توجہ وانہماک سے

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۰۹)	جلد۱	صفحہ۵۸۱
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۱۷۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۷
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۰۸)	جلد۳	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۲)	جلد۱	صفحہ۳۳۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۳)	جلد۱	صفحہ۳۴۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیحان		
مجمع الزوائد (عن انس)	رقم الحدیث (۱۱۶۷۳)	جلد۷	صفحہ۳۴۴
قال الہیثمی:	رواہ الطبرانی فی الصغیر		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۹۶)	جلد۳	صفحہ۳۱۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۱۶)	جلد۲	صفحہ۱۶۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۴۵۲)	جلد۱	صفحہ۴۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۱۷۲)	جلد۴	صفحہ۴۲۷
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد۴	صفحہ۱۹۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۷)	جلد۴	صفحہ۴۱۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		

سنیں لیکن مخبر صادق -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

یہ کتابِ مقدس قرآنِ کریم اس درجہ خیرات وبرکات سے لبریز ہے کہ اس کا ہر حرف پڑھنے والے کو تلاوت کرنے والے کو نیکیوں سے معمور کر دیتا ہے۔

-☆-

تقویٰ ہر چیز کی اصل ہے، جہاد اسلام کی رہبانیت ہے ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن آسمانوں میں راحت اور زمین میں یاد ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ شَیْءٍ ، وَعَلَیْکَ بِالْجِھَادِ، فَاِنَّہٗ رَھْبَانِیَّۃُ الْاِسْلَامِ ، وَعَلَیْکَ بِذِکْرِ اللّٰہِ ، وَتِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ، فَاِنَّہٗ رَوْحُکَ فِی السَّمَاءِ وَذِکْرُکَ فِی الْاَرْضِ .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۷۷۴)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۹۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ ضعیف		
نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم		جلد ۳	صفحہ ۱۱۱۰
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۵۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۹۴
قال الالبانی:	ورجالہ ثقات غیر الحجاج بن مروان الکلاعی		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۵۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۸
قال الالبانی	حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوسعید خدری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں تقوی کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ ہر چیز کا سر ہے- ہر چیز کی اصل ہے- اور تم پر جہاد لازم ہے کیونکہ یہ اسلام کی رھبانیت ہے۔ اور تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور تلاوت قرآن ضروری ہے کیونکہ یہ تیرے لئے آسمان میں راحت ہے اور زمین میں تیرے لئے یاد ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم پڑھ کر اس پر عمل کرنے والوں کو عزت و سرفرازی سے نوازتا ہے اور قرآنِ کریم کو پسِ پشت ڈالنے والوں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے

عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَبِيْ الطُّفَيْلِ :

أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِالْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ عُمَرُ: مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِيْ ؟ قَالَ : اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ أَبْزَىْ ، قَالَ : وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى ؟ قَالَ : رَجُلٌ مِنْ مَوَالِيْنَا ، قَالَ عُمَرُ : فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلَىً ؟ قَالَ : إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ ، قَاضٍ . قَالَ عُمَرُ : أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ .

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۱۸)	جلد۱	صفحہ۱۳۲
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۱۲۸۸۹)	جلد۲	صفحہ۵۵۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۱۷)	جلد۱	صفحہ۵۵۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ:

حضرت نافع بن عبدالحارث -رضی اللہ عنہ- مقام عسفان پر سیدنا عمر بن الخطاب -رضی اللہ عنہ- سے ملے۔ سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- نے آپ کو مکہ کا گورنر مقرر فرمایا تھا تو سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

وادی مکہ والوں پر آپ کسے نائب گورنر بنا کر آئے ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: میں نے اھل مکہ پر ابن ابزی کو نائب گورنر مقرر کیا ہے تو سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- نے پوچھا:

ابن ابزی کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: ابن ابزی ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ہیں۔ سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

آپ ایک آزاد کردہ غلام کو ان -مکہ والوں- پر گورنر مقرر کر آئے ہیں انہوں نے عرض کی: ابن ابزی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ کریم کے عالم ہیں اور علمِ میراث کے بھی عالم ہیں اور -کتاب وسنت کے مطابق- فیصلہ کرنے والے ہیں۔ سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- نے ارشاد فرمایا: تمہارے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے -کیا خوب- ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے -کتاب اللہ کا علم رکھنے والی اور اس پر عمل کرنے والی-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۹
قال شعیب الارؤط	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر والزیادہ	رقم الحدیث (۱۸۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۵
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۲۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۷
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۲۳۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۸۱

بہت سی اقوام کو بلندی ورفعت عطا فرمائے گا اور اس- سے روگردانی کرنے کیوجہ- سے دوسرے لوگوں کو- ذلیل ورسوا فرما کر- پستیوں میں دھکیل دے گا۔

-☆-

نافع نے ابن ابزیٰ کے استخلاف کے جواز کے لئے اس کے تین وصف گنوائے لیکن حضرت عمر امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی نظر میں حفظ وقراٰتِ قرآن ہی ایک ایسا وصف ہے جس کے ذریعے ایک غلام کو مکہ مکرمہ کا عامل بنایا جا سکتا ہے۔ یقیناً اس قرآن کے ذریعے ہی اللہ اقوام کو عزت عطا فرماتا ہے۔

شیخ نصر بن محمد سمرقندی المتوفی ۳۷۳ھ کی نقل کردہ اس روایت میں صرف ابن ابی ابزی کا ایک ہی وصف مذکور ہے۔

قَالَ لَهُ عُمَرُ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

تَسْتَعْمِلُ رَجُلاً مِنَ الْمَوَالِی عَلٰی قُرَیْشٍ ، قَالَ : یَااَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ ! اِنِّیْ لَمْ اَدَعْ خَلْفِیْ اَحَداً أَقْرأُ لِلْقُرْاٰنِ مِنْه‘. قَالَ لَهُ عُمَرُ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – : نَعَمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی رَفَعَ بِالْقُرْآنِ رِجَالاً وَّوَضَعَ رِجَالاً وَاِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ اَبْزیٰ مِمَّنْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ بِالْقُرْآنِ.

سیدنا عمر فاروق- رضی اللہ عنہ- نے ان سے کہا:

آپ نے ایک غلام کو سردارانِ قریش پر حاکم مقرر کر دیا ہے تو انہوں نے عرض کی: اے امیر المومنین! میں نے اپنے بعد اس سے بڑھ کر کسی کو قرآن کا قاری نہ پایا۔ سیدنا عمر- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

بہتر یقیناً اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بہت سے افراد کو رفعت عطا فرماتا ہے اور بہت سوں کو پستی میں لے جاتا ہے اور یقیناً عبدالرحمٰن بن ابی ابزی ان افراد سے ہے جنہیں اللہ نے قرآن کی وجہ سے عزت ورفعت عطا فرمائی۔

رات دس آیات کے ساتھ قیام کرنے والا غافلین سے نہیں لکھا جاتا
سو آیات کے ساتھ قیام کرنے والا قانتین میں لکھا جاتا ہے
ہزار آیات کے ساتھ قیام کرنے والا مقنطرین میں لکھا جاتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۴
قال المحقق	حسن		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۴
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۷۴۸)	جلد ۸	صفحہ ۱۸۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۷۷۵

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمرو۔ رضی اللہ عنہما۔ سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے دس آیات کے ساتھ قیام کیا اسکا نام غافلین میں نہیں لکھا جاتا اور جس آدمی نے سو آیات کے ساتھ قیام کیا اسکا نام قانتین میں لکھ دیا جاتا ہے اور جس آدمی نے ہزار آیات کے ساتھ قیام کیا تو اس کا نام قنطار لینے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْقِنْطَارُ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اُوْقِيَةٍ وَالْاُوْقِيَةُ خَيْرٌ مِّمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ. [۱]

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۷۲)	جلد۶	صفحہ۳۱۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۳۹۸)	جلد۱	صفحہ۳۸۷
قال الالبانی	صحیح		

(۱) الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۳۵)	جلد۱	صفحہ۴۹۵
قال المحقق	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۶۰)	جلد۴	صفحہ۲۱۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث ضعیف اسنادہ صحیح رجالہ ثقات		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۸۹۱)	جلد۱	صفحہ۱۳۶
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۰۸)	جلد۲	صفحہ۴۸۴
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۷۳۱)	جلد۳	صفحہ۱۰۳۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۷۳)	جلد۶	صفحہ۳۱۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۴۳)	جلد۸	صفحہ۴۱۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے ایک اوقیہ زمین وآسمان کے درمیان پائی جانے والی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

-☆-

ایک فرشتے نے نازل ہو کر حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو دو نوروں کی بشارت دی فاتحۃ الکتاب اور خواتیم سورۃ البقرہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ :

بَيْنَمَا جِبْرِيلُ – عَلَيْهِ السَّلَامَ – قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَاسَهُ فَقَالَ :

هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ : هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ . فَسَلَّمَ وَقَالَ : أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ : فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۰۶)	جلد۱	صفحہ۶۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۷۷)	جلد۱	صفحہ۵۰۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۵۳)	جلد۲	صفحہ۳۳۳
قال الحق	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ ابن عباس -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا:

ایک مرتبہ حضرت جبریل امین -علیہ السلام- حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے اوپر ایک آواز سنی تو اپنا سر اٹھایا اور عرض کی: یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جسے آج کھولا گیا ہے، اس دروازہ کو کبھی بھی نہ کھولا گیا تھا سوائے آج کے۔ اس دروازہ سے ایک فرشتہ نیچے اترا تو آپ نے فرمایا: یہ فرشتہ ہے جو زمین کی طرف نازل ہوا یہ کبھی بھی نازل نہ ہوا سوائے آج کے تو اس فرشتہ نے سلام عرض کیا اور کہا: آپ کو مبارک ہو دو نوروں کی جو آپ کو عطا کیے گئے، وہ آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کیے گئے۔ فاتحۃ الکتاب، خواتیم سورہ البقرہ۔ ان دونوں میں سے جس بھی حرف کو پڑھیں گے وہ آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۵۷)		جلد۲	صفحہ۳۴۵
قال الحق	صحیح			
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۱۱)		جلد۱	صفحہ۳۰۲
قال الالبانی	صحیح			
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۵٦)		جلد۲	صفحہ۱۸۰
قال الالبانی:	صحیح			
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰٦٦)		جلد۲	صفحہ۳٦۹
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۵۹)		جلد۲	صفحہ۱۸۲
قال الالبانی:	صحیح			
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۸٦)		جلد۱	صفحہ۴۷۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹٦۰)	(۷۹٦۷)	جلد۷	صفحہ۲٦۰/۲۵۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۳۹۰)		جلد۹	صفحہ۲٦٦
جامع الاصول	رقم الحدیث (٦۲۳۹)		جلد۸	صفحہ۳۳۹
قال الحق	صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۷۸)		جلد۳	صفحہ۵۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			

مسجد جا کر قرآنِ کریم کی جتنی آیات سیکھی جائیں یا پڑھی جائیں یہ اتنی حلال طریقے سے حاصل شدہ موٹی اونٹنیوں سے بہتر ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَ نَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ : اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ ؟ فَقُلْنَا : يَارَسُولَ اللّٰهِ ! نُحِبُّ ذٰلِكَ ، قَالَ: اَفَلَا يَغْدُو اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَاُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ – عَزَّ وَجَلَّ – خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ ، وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَرْبَعٍ ، وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۰۳)	جلد ۱	صفحہ ۶۸۸
صحیح سنن ابو داؤد	رقم الحدیث (۱۳۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۴۰۸)	جلد ۲۸	صفحہ ۶۲۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحديث:

سیدنا عقبہ بن عامر -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تشریف لائے جبکہ ہم صُفہ -چبوترہ- میں تھے تو آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کون ہے جو یہ پسند کرے کہ وہ روزانہ وادی بطحان یا وادی عقیق جائے پھر وہاں سے کسی گناہ یا قطع رحمی کے بغیر -حلال طریقے سے- دو موٹی تازی اونٹنیاں لے کر آئے؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!- ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں کوئی نہیں جو مسجد میں جائے پھر وہاں سے کتاب اللہ عزوجل کی دو آیتیں سیکھے یا ان کی تلاوت کرے یہ اس کیلئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ تین آیتیں تین اونٹنیوں سے، چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور جتنی آیتیں -وہ سیکھے یا تلاوت کرے- وہ اتنے اونٹوں سے بہتر و افضل ہیں۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد۱	صفحہ۳۲۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد۱	صفحہ۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		

ان دو خوش نصیبوں پر رشک کرنا چاہیے جسے اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اسے راہِ حق میں خرچ کرے، جسے اللہ تعالیٰ علم دے اور وہ اسے دوسروں تک پہنچائے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰی هَلَكَتِهٖ فِی الْحَقِّ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ ، فَهُوَ يَقْضِی بِهَا ، وَيُعَلِّمُهَا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳)	جلد۱	صفحہ۵۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۰۹)	جلد۱	صفحہ۴۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۱۴۱)	جلد۴	صفحہ۲۲۳۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳۱۶)	جلد۴	صفحہ۲۲۸۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۱۶)	جلد۱	صفحہ۵۵۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۱۶)	جلد۱	صفحہ۶۹۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۱)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
قال الحق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۳۱)	جلد۱	صفحہ۴۹۳
قال الحق	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

رشک دو آدمیوں میں مناسب ہے:

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو اسے حق میں خرچ کرنے کی توفیق دے دی گئی اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے نوازا وہ اس سے فیصلے کرتا ہے اور اسکی دوسروں کو تعلیم دیتا ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۰
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۴۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۳۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۵۱۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۱۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۱۶۴)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۲۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۳۵۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۷۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۵۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۵۱)	جلد ۶	صفحہ ۱۶۲
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۰۹)	جلد ۸	صفحہ ۱۸۳
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

حضور سیدنا نبی کریم ـ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے پیش نظر دو آدمی قابل رشک ہیں، وہ اس قابل ہیں کہ ان کی پیروی کی جائے، وہ اس درجہ سعید ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے:

اے اللہ! محض اپنے لطف وکرم سے ہم پر بھی وہ عنایات نازل فرما جو تو نے ان پر نازل فرمائی ہیں۔ ان سے یہ انعام چھینے بغیر ہمیں بھی اس انعام واکرام سے مالا مال فرما۔

وہ آدمی بڑا سعید ہے جو رات کی تاریکی میں اٹھ کر تلاوت قرآن کریم کرتا ہے۔ نماز تہجد میں بڑی محبت سے اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو پڑھتا ہے۔ یہی وہ وقت ـ وقت تہجد ـ ہے جب انسان کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات تقدیر بدل دیتے ہیں۔ بدبختی کے داغ مٹا دیتے ہیں اور سعید لوگوں میں نام نمایاں کر دیتے ہیں۔

قرآن کریم سراپا نور ہے اور جو آدمی رات تہجد میں اس کی تلاوت کرتا ہے وہ اس کے کیف سے مکیف ہو جاتا ہے، یقیناً وہ بھی نور بن جاتا ہے، اس کی روح نور کے دریا میں غسل کرتی ہے۔ نور کی بارش اس روح کو مزید اجلا اور نکھرا ہوا کر دیتی ہے۔ پھر اس کی زبان قلب وقالب سے نکلے ہوئے کلمات تقدیر بدل دیتے ہیں۔

اے اللہ کے بندو!

آیئے اس نور بھرے وقت کی قدر کریں جتنا قرآن کریم یاد ہو اس کی نماز تہجد میں تلاوت کریں۔ ہوسکتا ہے کریم اللہ کا کرم ہماری طرف متوجہ ہو اور دنیا وآخرت کے انعامات سے سرفراز فرما دے۔

وہ آدمی بھی بڑا سعید ونیک بخت ہے جسے اللہ ذوالجلال نے ظاہری مال ودولت سے نوازا۔

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۹۰) جلد۱ صفحہ۲۹۲
قال شعیب الارنؤط حدیث صحیح، رجالہ رجال مسلم غیر داود الطائی وھو ثقۃ
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۹۰) جلد۱ صفحہ۲۰۴
قال الالبانی صحیح

اس کے پاس اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے ظاہری خزانے ہیں۔ پھر رب تعالیٰ نے اس پر یہ کرم کیا کہ اسے سخی دل دے دیا وہ راہ حق میں، دین کے کاموں میں بے دریغ لٹاتا ہے جس سے خالق ومالک راضی وخوش ہو جاتا ہے۔

یاد رہے جس فرزند آدم سے اللہ الکریم راضی ہو جائے اس کے دونوں جہاں سنور جاتے ہیں اور وہ انسانوں میں ہوتے ہوئے بھی انسان سے ممتاز بلکہ بلند بہت بلند ہو جاتا ہے۔

اللہ الکریم سے یہ دعا بھی مانگنی چاہئے کہ

اے رحیم وکریم جیسے تو نے فلاں آدمی کو مال ودولت سے نوازا اور وہ تیری راہ میں بے دریغ لٹاتا ہے ایسے مجھے بھی مال ودولت عطا فرما تاکہ میں بھی تیری راہ میں اسے خرچ کروں اور تیرا محبوب بن جاؤں۔

یہ دعا تب ہی فائدہ مند ہے جب ساتھ یہ کہا جائے کہ اے اللہ! اس خوش نصیب کے مال ودولت میں کمی کیے بغیر، اس کے جذبہ صادقہ میں کمی کیے بغیر، مجھے یہ نعمت عطا فرما۔ اگر دل میں یہ آ گیا کہ اس سے نعمت چھین لے تو یاد رہے اس کا تو شاید کچھ نہ بگڑے اپنی زندگی کی ساری نیکیاں جل کر خاکستر ہو جائیں گی اور قیامت کے دن مفلس لوگوں میں اٹھنا ہوگا۔

العیاذ باللہ من ذلک۔

-☆-

رشک صرف دو آدمیوں پر کرنا چاہیئے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا وہ رات کی ساعتوں میں اور دن کی ساعتوں میں اسی کی تلاوت کر کے قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا اسے وہ رات و دن کی ساعتوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا حَسَدَ اِلَّا فِى اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۵)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۲۹)	جلد۴	صفحہ۲۳۵۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۱۵)	جلد۱	صفحہ۵۵۹

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر- رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

رشک دو آدمیوں پر ہونا چاہیے ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن کی دولت سے سرفراز فرمایا پس وہ دن اور رات کی طویل گھڑیوں میں اس کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا کیا اور وہ رات دن اسے فی سبیل اللہ خرچ کرتا رہتا ہے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث(۸۱۶)	جلد۱	صفحہ۶۹۵
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۷۴۸۷)	جلد۲	صفحہ۱۲۴۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۲۱۱۲)	جلد۲	صفحہ۳۲۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۱۴۲۷)	جلد۲	صفحہ۱۶۶
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۴۲۰۹)	جلد۴	صفحہ۵۱۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۴۵۹۹)	جلد۳	صفحہ۲۱۲
السنن الکبری	رقم الحدیث(۸۰۱۸)	جلد۷	صفحہ۲۸۰
السنن الکبری	رقم الحدیث(۸۰۱۹)	جلد۷	صفحہ۲۸۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۴۵۵۰)	جلد۴	صفحہ۳۰۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۴۵۵۰)	جلد۸	صفحہ۱۵۱
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبیر	رقم الحدیث(۶۸۶۶)	جلد۳	صفحہ۱۵۵۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۱۹۳۶)	جلد۲	صفحہ۳۵۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۱۲۵)	جلد۱	صفحہ۳۳۲
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

حسد مذموم ہے اور رشک محمود ہے۔ یہ خواہش اور تمنا کرنا کہ فلاں آدمی کے پاس جو نعمت ہے وہ اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے بڑی ناشائستہ بات ہے اور اگر کسی کی نعمت کو دیکھ کر بارگاہ ذوالجلال میں عرض کی جائے کہ اے اللہ وہ انعام واکرام جو تو نے فلاں آدمی کو عطا فرمایا ہے اس آدمی کو اس انعام سے محروم کئے بغیر مجھے بھی عنایت فرما دے۔ یہ بڑی عمدہ بات ہے۔

جس آدمی کو یہ سعادت ملے کہ قرآن کریم اسے یاد ہو اور وہ دن رات کی طویل گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا رہے یقیناً وہ فرزند آدمی قابلِ رشک ہے۔ اللہ یہ دولت ہر ایک مسلمان کو نصیب فرمائے۔ ملا علی قاری -رحمہ اللہ- اس بات کو یوں بیان فرماتے ہیں:

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۶)	جلد۱	صفحہ۳۳۴	
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۵)	جلد۱	صفحہ۲۲۵	
قال الالبانی	صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۶)	جلد۱	صفحہ۲۲۵	
قال الالبانی	صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۶۱۸)	جلد۵	صفحہ۱۴۳	
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۶۱۸)	جلد۹	صفحہ۴۴۰	
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۰۳)	جلد۵	صفحہ۵۵۴	
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۰۳)	جلد۱۰	صفحہ۴۵۷	
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۱۶۷)	جلد۵	صفحہ۴۰۷	
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح بالفاظ مختلفۃ			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۱۶۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۰۸	
قال شعیب الارنؤط	حدیث قوی، اسماعیل بن عیاش -وان ضعف فی روایتہ عن اھل الحجاز- متابع کما سیاتی، وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر علی بن عیاش فھو من رجال البخاری			بالفاظ مختلفۃ
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۴۲)	جلد۲	صفحہ۴۳۷	

اَلْحَسَدُ قِسْمَانِ : حَقِيْقِيٌّ وَمَجَازِيٌّ ، فَالْحَقِيْقِيُّ تَمَنِّی زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا وَهُوَ حَرَامٌ بِاجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاَمَّا الْمَجَازِيُّ فَهُوَ الْغِبْطَةُ وَهِيَ تَمَنِّی مِثْلِ النِّعْمَةِ الَّتِيْ عَلَى الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ تَمَنِّی زَوَالٍ عَنْ صَاحِبِهَا۔[1]

حسد کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی اور دوسری مجازی، حقیقی حسد یہ ہے کہ صاحب نعمت سے نعمت کے زوال کی تمنا کی جائے اور یہ باجماع المسلمین حرام ہے لیکن مجازی حسد وہ دوسرے لفظوں میں رشک ہے اور رشک کسی کے ہاں نعمت دیکھ کر اس کی آرزو کرنا ہے بغیر اس کے کہ صاحب نعمت سے زوال نعمت کی تمنا کی جائے۔

اس حدیثِ پاک میں حسد بمعنی مجازی ہے جسے رشک کہا جاتا ہے۔ وحدہ لاشریک کا ارشاد گرامی ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ. القران

نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے بڑھ جاؤ۔

☆

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۱۶۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۲۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۳۵۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۷۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۹۲۴)	جلد ۴	صفحہ ۴۵۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۹۲۴)	جلد ۹	صفحہ ۵۲۰
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

---

[1] المرقاۃ جلد ۴ صفحہ ۳۳۷

دو آدمیوں پر رشک جائز ہے:
ایک جسے قرآنِ کریم کی سعادت بخشی گئی اور صبح وشام اس کی تلاوت کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے مال ودولت سے نوازا گیا اور وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – :

لاَ حَسَدَ اِلاَّ فِي اثْنَتَیْنِ : رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ یَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ : لَیْتَنِی أُوتِیْتُ مِثْلَ مَا أُوتِیَ فُلاَنٌ ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا یَعْمَلُ، وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَهُوَ یُهْلِكُهُ فِی الْحَقِّ ، فَقَالَ رَجُلٌ : لَیْتَنِی أُوتِیْتُ مِثْلَ مَا أُوتِیَ فُلاَنٌ ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا یَعْمَلُ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۶)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۹	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۳۲)	جلد۴	صفحہ۲۲۶۱	بالفاظ مختلفہ
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۲۸)	جلد۴	صفحہ۲۳۵۲	بالفاظ مختلفہ

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

رشک کرنا دو آدمیوں میں جائز ہے۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا پس وہ رات کی طویل گھڑیوں اور دن کی لمبی ساعتوں میں اس کی تلاوت کرتا ہے۔ پس اس کا پڑوسی سنتا ہے تو وہ کہتا ہے:

کاش! مجھے بھی ایسی سعادت نصیب ہو جو فلاں کو عطا کی گئی ہے پس میں بھی ایسے ہی عمل کروں- تلاوت کروں- جیسے وہ عمل کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ رب العزۃ نے مال و دولت سے سرفراز فرمایا پس وہ اسے حق میں- اللہ کی رضا کیلئے اس کی راہ میں- خرچ کرتا ہے تو- اس کا پڑوسی- آدمی کہتا ہے:

کاش! مجھے بھی وہ سعادت بخشی جائے جو فلاں کو سعادت بخشی گئی پس میں بھی اسی طرح عمل کروں- راہ حق میں خرچ کروں- جس طرح وہ عمل کرتا ہے۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۲۱۴) جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۰
قال شعیب الارنؤط اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۲۱۵) جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۱
قال شعیب الارنؤط اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین عن ابی سعید

جن خوش قسمت افراد کو قرآنِ کریم کی سعادت سے نوازا گیا ہے وہ اسکی حفاظت کریں کہیں غفلت کے سبب یہ سعادت ضائع نہ ہو جائے

عَنْ اَبِی مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ ، فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ ، لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِبِلِ فِی عُقُلِهَا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۳۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۲۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۱)	جلد۱	صفحہ۵۴۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۴۸)	جلد۲	صفحہ۳۹۲
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۴۷)	جلد۲	صفحہ۱۷۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۴۲)	جلد۲	صفحہ۳۳۷
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۹۵۶)	جلد۱	صفحہ۵۶۸
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس قرآن کی حفاظت کرو اس ذاتِ اقدس کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً قرآن کریم پیروں میں بندھن لگے ہوئے اُونٹوں سے بھاگ نکلنے میں زیادہ تیز ہے۔

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۳۲)	جلد۲	صفحہ۷۷۱
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح الاسناد		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۹۸۹)	جلد۲	صفحہ۶۳۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۶۸۹)	جلد۷	صفحہ۲۵۲
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۸۵۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۵

صاحب قرآن کی مثال اونٹ والے جیسی ہے اگر اس کی دیکھ بھال کرے گا تو اس کے اجر میں رہے گا اگر اسے کھلا چھوڑ دے گا تو وہ بھاگ جائے گا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ : إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ .

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر –رضی اللہ عنہما– سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

حافظ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے اگر اس کی دیکھ بھال کی تو اسے اپنے ہاں روکے رکھا اور اگر اسے آزاد چھوڑا تو بھاگ گیا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث (۵۰۳۱) جلد ۳ صفحہ ۱۶۲۱

قرآنِ کریم کو بار بار تلاوت کر کے یاد رکھو

قرآنِ کریم بھولتا نہیں بلکہ بھلایا جاتا ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُوْلَ : نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ ، بَلْ نُسِّيَ ، وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ ، فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۳۲)	جلد۳	صفحہ۱۶۲۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۰)	جلد۱	صفحہ۵۴۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۱۷)	جلد۱	صفحہ۴۸۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۳۹)	جلد۱	صفحہ۱۶۲۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۹۳۲)	جلد۳	صفحہ۱۷۴
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۲۰)	جلد۳	صفحہ۵۱۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۸۵)	جلد۷	صفحہ۲۶۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۸۶)	جلد۷	صفحہ۲۶۷

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

یہ کتنی بُری بات ہے ان میں سے کوئی یہ کہتا پھرے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے وہ آیات بھلادی گئیں۔ قرآن کو خوب اچھی طرح یاد رکھو کیونکہ قرآن کریم آدمی کے سینے سے اونٹوں سے بھی زیادہ جلد نکل جاتا ہے۔

-☆-

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۹۸۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۸
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۹۹۲)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۷
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۳۹۳)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۷
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۳۹۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۸
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۳۹۵)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۸
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۳۹۶)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۶۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۸
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۴۱
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۰۳۳۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۹۶۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۰۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۰۲۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۱۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۰۸۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۷۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۱۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۵۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

اللہ تعالیٰ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خوش آوازی سے تلاوت قرآنِ کریم کو بڑی محبت سے سنتا ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۴)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۸۲)	جلد۴	صفحہ۲۳۳۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۲/۲۳۳)	جلد۱	صفحہ۵۴۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۲/۲۳۲)	جلد۱	صفحہ۶۷۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۵۱)	جلد۳	صفحہ۲۷
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۵۲)	جلد۳	صفحہ۳۰
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ حسن، محمد بن عمرو صدوق حسن الحدیث، وباقی رجالہ ثقات		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۸)	جلد۲	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے ایک نبی کے خوش آوازی سے قرآن کی تلاوت کو سنتا ہے۔

-☆-

السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۹۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۷۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۹۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۷۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۳
قال الالبانی	حسن صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۵۷)	جلد ۷	صفحہ ۳۹۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۷۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۰۲
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۸۰۵)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۰۰
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح، وھذا اسناد حسن کسابقہ		

اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی پیاری آواز میں تلاوتِ قرآن کو سنتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلّٰی اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – :

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهٖ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۷۵۴۴)	جلد۴	صفحہ۲۳۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۷۹۲/۲۳۳)	جلد۱	صفحہ۵۴۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۷۹۲/۲۳۳)	جلد۱	صفحہ۶۷۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۵۵۲۵)	جلد۲	صفحہ۹۷۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۱۴۳)	جلد۲	صفحہ۳۲۸
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث(۱۴۷۳)	جلد۱	صفحہ۴۰۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کسی آواز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے وہ حسنِ صوت سے آراستہ نبی کی خوش آوازی سے تلاوتِ قرآن کو سنتا ہے۔

-☆-

اللہ رب العزت حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی آواز مبارک کو جب وہ قرآن کی شیرینی سے شیریں ہو بڑی محبت اور چاہت سے سنتا ہے۔ اس زبان سے اللہ تعالیٰ قرآن کو محبت سے کیوں نہ سنے جو ہمیشہ پاک ہے بلکہ اس بابرکت زبان سے نکلے ہوئے کلمات دلوں کی بستیوں کو پاک وصاف کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کریم میں اس رسولِ عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ جو آپ کی اطاعت واتباع میں خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کرتا ہے اللہ اس کی آواز کو بھی بڑی محبت سے سنتا ہے۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِرَجُلٍ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْاٰنِ.

اللہ اس محبت سے کسی آواز کو نہیں سنتا جس محبت سے وہ اپنے نبی کے امتی کی زبان سے

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۴۸)	جلد۲	صفحہ۱۷۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۲۴)	جلد۵	صفحہ۲۱۳
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۱۶)	جلد۱	صفحہ۳۲۲
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۹۸)	جلد۷	صفحہ۲۷۱

قرآن کو سنتا ہے جو حسن ترنم سے تلاوت کر رہی ہو۔

جس کے قرآن کو پروردگار عالم محبت سے سن لے وہ سب سے بڑا سعید و نیک بخت ہے۔

جب اللہ محبت سے تلاوت قرآن کو سنے گا تو اپنی جملہ عنایات و نوازشات کا رُخ اسی طرف کر دے گا کیونکہ اس کی محبت کا تقاضا ہی یہی ہے۔

خوش الحانی کی ترغیب دیتے ہوئے یوں بھی ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ.

ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرأت قرآن کا زیور خوش الحانی ہے۔

-☆-

خوش الحانی سے تلاوت قرآن کیجئے کیونکہ اچھی آواز تلاوت کے حسن کو دوبالا کردیتی ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْناً .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۱۴۵)	جلد۲	صفحہ۳۳۹
قال الحق	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث(۱۴۶۸)	جلد۱	صفحہ۴۰۴
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۱۳۴۲)	جلد۲	صفحہ۱۴۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۸۴۲۵)	جلد۱۴	صفحہ۱۹۶
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۱۴۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۷۵
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث(۷۹۹۶)	جلد۷	صفحہ۲۷۰

ترجمة الحديث:

سیدنا براء بن عازب- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قرأت قرآن کو خوش آوازی سے زینت بخشو کیونکہ خوش الحانی قرأتِ قرآن کے حسن میں اور نکھار پیدا کرتی ہے۔

-☆-

اللہ اور اس کے رسول- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جب خوش آوازی سے تلاوت قرآن کو پسند فرماتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ خوش آوازی سے تلاوت نہ کی جائے بلکہ عشاق تو محبوب کی ایک پسند پر اپنی زندگیاں قربان کر دیا کرتے ہیں۔

-☆-

السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۸۹)	جلد۲	صفحہ۲۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۹۰)	جلد۲	صفحہ۲۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۹)	جلد۳	صفحہ۲۵
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۵۰)	جلد۳	صفحہ۲۷
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۶)	جلد۲	صفحہ۱۶۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۷)	جلد۲	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۱۴)	جلد۱	صفحہ۳۳۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد۱	صفحہ۳۳۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۰۵)	جلد۱۴	صفحہ۱۹۰
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- کے ہمراہ سیدنا سالم مولیٰ ابی حذیفہ -رضی اللہ عنہ- کی پیاری ودلکش تلاوت قرآن کریم کی سماعت فرمائی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَت : أَبْطَأْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ :

أَيْنَ كُنْتِ ؟ قُلْتُ : كُنْتُ أَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِكَ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَاءَتِهٖ وَصَوْتِهٖ مِنْ أَحَدٍ ، قَالَتْ : فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتّٰى اسْتَمَعَ لَهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: هٰذَا سَالِمٌ مَوْلَى أَبِيْ حُذَيْفَةَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِيْ أُمَّتِيْ مِثْلَ هٰذَا .

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث: صحیح، اسنادہ صحیح رجالہ ثقات		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۳
قال شعیب الارنووط	حدیث حسن، وھذا اسناد رجالہ ثقات الا ان عبدالرحمٰن بن سابط کثیر الارسال لکنہ متابع		

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ - رضی اللہ عنہا - نے بیان فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے زمانہ اقدس میں ایک رات میں عشاء کی نماز کے بعد لیٹ ہوگئی پھر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا:

تم کہاں تھی؟ میں نے عرض کی: میں آپ کے صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - میں سے ایک آدمی کی تلاوت سن رہی تھی میں نے کسی اور سے ایسی قراءت اور ایسی آواز نہیں سنی تو آپ فرماتی ہیں:

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اٹھے اور میں بھی آپ کے ساتھ اٹھی حتی کہ آپ نے اس آدمی کی تلاوت کو سنا پھر میری طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا:

یہ - میرے صحابی - سالم مولی ابی حذیفہ ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ اُمَّتِیْ مِثْلَ هٰذَا . شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے اس جیسا میری امت میں پیدا فرمایا۔

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۰۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۶۹
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
قال الذہبی	علی شرط البخاری ومسلم		

خوف خدا سے لبریز دل والے کی تلاوت قرآن ہی سب سے احسن تلاوت ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِيْ إِذَا سَمِعْتُمُوْهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوْهُ يَخْشَى اللّٰهَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا جابر بن عبداللہ -رضی اللہ عنہما- نے روایت فرمایا کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں سے سب سے احسن آواز میں تلاوت کرنے والا وہ ہے کہ جب تم اسے تلاوت کرتے ہوئے سنو تو تمہیں یہ گمان ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۳۳۹) جلد۲ صفحہ۱۲۷

قال محمود محمد محمود الحدیث: صحیح

سیدنا ابوموسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - کو اللہ تعالیٰ نے حسنِ داؤدی سے حصہ عطا فرمایا تھا

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – الْمَسْجِدَ فَسَمِعَ قِرَاءَةَ رَجُلٍ ، فَقَالَ : مَنْ هٰذَا ؟ فَقِيْلَ : عَبْدُاللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ ، فَقَالَ : لَقَدْ أُوْتِیَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی کی تلاوت - قرآنِ کریم - کو سنا۔ ارشاد فرمایا:

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۳۴۱) جلد۲ صفحہ۱۴۸

قال محمود محمد محمود الحدیث: حسن صحیح، اسنادہ صحیح رجالہ ثقات

یہ کون ہے؟ عرض کی گئی: یہ عبداللہ بن قیس-ابوموسیٰ اشعری-رضی اللہ عنہ ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا:

انہیں سیدنا داود علیہ السلام کی آل کے حسنِ آواز میں سے-وافر-حصہ عطا کیا گیا ہے۔

-☆-

مزمار جمع مزامیر باجے کو کہتے ہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے سیدنا ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- کی خوش آوازی میں تلاوت قرآن کو سنا

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَوْ رَاَیْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِکَ الْبَارِحَةَ ، لَقَدْ اُوْتِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ آلِ دَاوُدَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۰۳۸)		جلد۳	صفحہ۱۶۲۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۷۹۳)		جلد۱	صفحہ۶۸۰
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۸۵۵)		جلد۳	صفحہ۵۶۶
قال الالبانی	صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۱۹۷)		جلد۱۶	صفحہ۱۶۹
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	بالفاظ مختلفۃ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۱۵۳)		جلد۱۰	صفحہ۲۶۵
قال الالبانی	حسن صحیح	بالفاظ مختلفۃ		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوموسی اشعری - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

کاش! تم دیکھتے گزشتہ رات جب میں تمہاری تلاوت قرآن کو سن رہا تھا - تو یقیناً تم خوش ہوتے - تمہیں آل داؤد - علیہ السلام - کے حسن آواز میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے۔

-☆-

سورۃ فاتحہ قرآن کریم کا اجمال ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – :

اُمُّ الْقُرْآنِ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوہریرہ – رضی اللہ عنہ – نے روایت فرمایا کہ حضور سیدنا رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

اُمُّ القرآن – سورہ فاتحہ – یہ سبع مثانی – بار بار دہرائی جانے والی سات آیات – اور قرآن عظیم – کا اجمال – ہے ن

-☆-

صحیح البخاری رقم الحدیث (۴۷۰۴) جلد ۳ صفحہ ۱۳۵۳

سورۃ فاتحہ کی مثل نہ تورات میں، نہ انجیل اور نہ ہی زبور میں ہے اور نہ ہی قرآنِ کریم میں اس جیسی کوئی اور سورت ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – خَرَجَ عَلٰى اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

يَا اُبَیُّ ! وَهُوَ يُصَلِّی ، فَالْتَفَتَ اُبَیٌّ ، وَلَمْ يُجِبْهُ ، وَصَلّٰى اُبَیٌّ ، فَخَفَّفَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

وَعَلَيْکَ السَّلَامُ ، مَا مَنَعَکَ يَا اُبَیُّ ! اَنْ تُجِيْبَنِیْ اِذْ دَعَوْتُکَ ، فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّیْ کُنْتُ فِی الصَّلَاةِ قَالَ :

اَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَیَّ ؛ اَنِ : اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا يُحْيِيْکُمْ . سورۃ الانفال:۲۴ قَالَ : بَلٰى ، وَلَا اَعُوْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ :

اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَکَ سُورَۃً لَمْ یَنْزِلْ فِی التَّورَاۃِ ، وَلَا فِي الْاِنْجِیْلِ ، وَلَا فِي الزَّبُورِ ، وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، یَارَسُولَ اللّٰهِ ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

کَیْفَ تَقْرَأُ فِی الصَّلَاۃِ ؟ قَالَ : فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْآنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

وَالَّذِي نَفْسِي بِیَدِهٖ ، مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّورَاۃِ ، وَلَا فِي الْاِنْجِیْلِ ، وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا ، وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي ، وَالْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ الَّذِي اُعْطِیْتُهٗ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – سیدنا اُبي بن کعب – رضی اللہ عنہ – کے پاس تشریف لائے تو حضور سیدنا رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

اے اُبَي! اور وہ – سیدنا اُبي – نماز پڑھ رہے تھے – پس سیدنا اُبَي – رضی اللہ عنہ – متوجہ تو ہوئے لیکن جواب نہ دیا اور سیدنا اُبي – رضی اللہ عنہ – نے نماز ادا کی تو جلدی جلدی نماز ادا کی پھر حضور سیدنا رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو عرض کی:

السلام علیک یا رسول اللہ تو حضور سیدنا رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے فرمایا:

وعلیک السلام اے اُبَي! جب میں نے تمہیں بلایا تھا تو تمہیں کس چیز نے جواب دینے سے منع

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۷۵)	جلد۳	صفحہ۱۵۱
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۵۰)	جلد۲	صفحہ۳۴۱
قال الحق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۵۳)	جلد۲	صفحہ۱۷۸
قال الالبانی:	صحیح		

کیا تھا؟ تو انہوں نے عرض کی:

یارسول اللہ! میں نماز میں تھا- نماز ادا کر رہا تھا- تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا تجھے یاد نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف کیا وحی نازل فرمائی وہ یہ کہ:

اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ . الانفال:۲۴

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا حکم مانا کرو جب بھی وہ تمہیں بلائیں اس چیز کی طرف جو تمہیں زندہ کرتی ہے۔

انہوں -سیدنا اُبی- نے عرض کی: ہاں -یارسول اللہ! یاد ہے- اور آئندہ انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا۔ آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں ایسی سورت سکھاؤں جس جیسی نہ تورات میں، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ ہے قرآن کریم میں نازل ہوئی؟ انہوں نے عرض کی: ہاں یارسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! تو حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم نماز میں کیسے پڑھتے ہو- کیا پڑھتے ہو-؟ تو انہوں نے اُم القرآن -سورۃ الفاتحہ- پڑھ کر سنائی تو حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نہ تورات میں، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن کریم میں اس جیسی سورت نازل ہوئی یہ تو بار بار دہرائی جانے والی سات آیات ہیں اور قرآن کریم -کا اجمال- ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

-☆-

سورہ فاتحہ قرآنِ کریم کی اعظم سورت ہے

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ :

کُنْتُ اُصَلِّی فِی الْمَسْجِدِ ، فَدَعَانِی النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَلَمْ اُجِبْہُ ، فَقُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِنِّی کُنْتُ اُصَلِّیْ ، فَقَالَ :

اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ : اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ ، ثُمَّ قَالَ :

لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ ، فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ ، قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِنَّکَ قُلْتَ : لَاُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ مِنَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ :

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ : ھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ ، وَالْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۳۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶۴۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۲۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۷۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۵۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۱۴

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو سعید بن معلٰی -رضی اللہ عنہ- نے بیان فرمایا:

میں نماز پڑھ رہا تھا تو مجھے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بلایا لیکن میں نے آپ کو جواب نہ دیا- نماز سے فارغ ہو کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا- میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

جب تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- بلائیں تو حاضر ہو جاؤ۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن پاک کی سب سے عظیم سورۃ نہ سکھاؤں۔ پھر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب ہم نے مسجد سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی:

یارسول اللہ -صلی اللہ علیک وسلم-! آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن پاک کی سب سے عظیم سورت سکھاؤں گا۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

الحمد للہ رب العلمین، یہ سبع مثانی ہے- بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں- اور قرآن عظیم کا اجمال ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۷۷۷)	جلد۱۳	صفحہ۵۲۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۷۷)	جلد۳	صفحہ۵۶
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۷۴)	جلد۲	صفحہ۱۷۸
قال الالبانی	صحیح		

غور کیجئے! اطاعت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اہمیت کو کس درجہ اجاگر کیا گیا ہے۔ بندہ صلاۃ ادا کرتا ہے، اللہ ذوالجلال کی بندگی کے مزے لے رہا ہے اس دوران حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اسے بلائیں، اسے آواز دیں، اس کی طرف پیغام بھیج دیں تو اس صلاۃ ادا کرنے والے پر لازم ہے کہ صلاۃ کو وہیں چھوڑ دے اور بارگاہ سید العالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- میں پہنچ جائے۔ وجہ واضح ہے کہ یہ سارا دین، یہ اسلام اسکی برکات وخیرات ہمیں کس ذات اقدس واطہر کے صدقے ملیں ہیں۔ وہ ذات ذاتِ خیر الوریٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہے ان کے قدوم

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۳۷۸۵)	جلد۴	صفحہ۲۷۶
قال محمود محمود محمود	الحدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۲۰۶۰)	جلد۲	صفحہ۳۶۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۹۱۲)	جلد۱	صفحہ۳۰۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۱۳۱۱)	جلد۵	صفحہ۱۹۹
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث(۱۴۵۸)	جلد۱	صفحہ۴۰۱
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۲۱۴۹)	جلد۲	صفحہ۳۳۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۱۳۵۴)	جلد۲	صفحہ۱۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ(۲)	رقم الحدیث(۳۷۸۵)	جلد۵	صفحہ۳۲۷
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ(مختصرا)	رقم الحدیث(۳۰۶۷)	جلد۳	صفحہ۲۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث(۶۸۴۷)	جلد۱۲	صفحہ۲۲۵
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۵۶۷۰)	جلد۱۲	صفحہ۲۳۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

میمنت لزوم سے یہ قطعہ ارض پاک وطاہر ہوگیا۔ ان کی ذات کی برکت سے کفروشرک کے اندھیرے چھٹ گئے۔ غرضیکہ کعبۃ اللہ جو بت کدہ بنا تھا پاک وصاف ہوکر نغمہ توحید سے گونج اٹھا۔ اب وہی ذات اگر بلائے تو ان کی بات پرلبیک کہنا ہر فرض پر مقدم ہے۔

یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ جو آدمی صلاۃ ادا کر رہا ہو اسے حضور سیدنا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بلائیں وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوجائے، آپ اسے کسی کام کے کرنے کا امر فرمائیں وہ یہ کام سرانجام بھی دے لے، چاہے اس عمل پر اس کا کتنا وقت صرف ہو اس کی وہ نماز باطل نہ ہوگی بلکہ حضور سیدنا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے بلانے سے جہاں وہ صلاۃ چھوڑ کر آیا تھا اس سے آگے سے شروع کرے، مکمل کرے۔ ملاحظہ ہو

اِخْتِصَاصُہٗ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – بِاَنَّ الْمُصَلِّیَ یُخَاطِبُہٗ بِقَوْلِہٖ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا لنَّبِیُّ وَلَا یُخَاطِبُ سَائِرَ النَّاسِ ، وَیَجِبُ عَلَیْہِ اِجَابَتُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَلَا تَبْطُلُ صَلَاتُہٗ ۔[۱]

یہ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا اختصاص ہے کہ صلاۃ ادا کرنے والا حالت تشہد میں آپ کو ان کلمات سے خطاب کرے گا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ۔ یا نبی سلام علیک۔ اور باقی لوگوں کو ہرگز خطاب نہیں کرے گا اور حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جب صلاۃ ادا کرنے والے کو بلائیں اس پر بارگاہِ رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں فوراً حاضری واجب ہے اور اس عمل سے اس کی صلاۃ باطل نہ ہوگی۔

اطاعتِ رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا یہ جذبہ اسے ہی نصیب ہے جو سرتا بقدم محبت والفتِ رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں غرق ہے اور جس نے محبت کا جام ہی نہیں پیا اسے کیا خبر کہ اطاعتِ رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیا ہوتی ہے اور حلاوت ایمان کیا ہے؟

---

(۱) جواہر البحار ۱/۴۸۹

قرآن کریم پڑھ کر پھونک لگانا
شیطان کے اثرات سے بچاتا ہے

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – :

اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – اَتَوْا عَلَی حَیٍّ مِنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ یَقْرُوْھُمْ ، فَبَیْنَمَا ھُمْ کَذٰلِکَ ، اِذْ لُدِغَ سَیِّدُ اُوْلٰٓئِکَ فَقَالُوْا : ھَلْ مَعَکُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رَاقٍ ؟ فَقَالُوْا : اِنَّکُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا ، وَلَا نَفْعَلُ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا ، فَجَعَلُوْا لَھُمْ قَطِیْعًا مِنَ الشَّاءِ ، فَجَعَلَ یَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ ، وَیَجْمَعُ بُزَاقَہٗ وَیَتْفُلُ ، فَبَرَاَ فَاَتَوْا بِالشَّاءِ ، فَقَالُوْا : لَا نَاْخُذُہٗ حَتّٰی نَسْاَلَ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَسَاَلُوْہُ فَضَحِکَ وَقَالَ :

وَمَا اَدْرَاکَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ ، خُذُوْھَا وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَھْمٍ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۲۲۷۶)	جلد۲	صفحہ۶۷۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۰۰۷)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۷۳۶)	جلد۴	صفحہ۱۸۳۲

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوسعید خدری- رضی اللہ عنہ- نے بیان فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے اصحاب میں سے کچھ اشخاص قبائل عرب میں سے کسی قبیلہ کے پاس آئے تو قبیلہ والوں نے ان کی ضیافت نہ کی۔ اس دوران اس قبیلہ کے سردار کو زہریلے بچھونے نے ڈنگ مارا تو قبیلہ والوں نے صحابہ کرام- رضی اللہ عنہم- سے کہا:

کیا تمہارے پاس کوئی دوا ہے یا کوئی دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا: تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی اور ہم دم نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ تم ہمیں اجرت نہ دو۔ تو قبیلہ والوں نے صحابہ کرام- رضوان اللہ علیہم اجمعین- کیلئے ایک ریوڑ بکریاں اجرت مقرر کی، تو- سیدنا ابوسعید خدری- رضی اللہ عنہ- نے سورت فاتحہ پڑھنی شروع کر دی اور تھوک منہ میں جمع کرتے اور اس پر تھوکتے رہے تو وہ سردار تندرست ہو گیا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۴۹)	جلد۴	صفحہ۱۸۳۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۴	صفحہ۱۷۲۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۹۴۷)	جلد۱۰	صفحہ۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۱۲)	جلد۱۰	صفحہ۳۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۴۷)	جلد۱۰	صفحہ۱۳۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۱۲)	جلد۱۳	صفحہ۴۷۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۱۳)	جلد۱۳	صفحہ۴۸۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۱۵۶)	جلد۳	صفحہ۱۳
قال محمود محمود محمود	الحدیث متفق علیہ		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۴۹۰)	جلد۷	صفحہ۷۰

قبیلہ والے بکریوں کا ریوڑ لے کر آئے، صحابہ کرام- رضی اللہ عنہم- نے کہا اس وقت تک ہم نہیں لیں گے جبتک حضور سیدنا نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے پوچھ نہ لیں تو صحابہ کرام- رضی اللہ عنہم- نے حضور سیدنا نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے اس حکم کے متعلق دریافت کیا تو حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مسکرائے اور سیدنا ابو سعید خدری- رضی اللہ عنہ- سے فرمایا:

تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ رقیہ ہے، بکریاں لے لو- اور ان کو آپس میں تقسیم کر لو- اور میرے لئے بھی حصہ رکھ لو-

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۶۳)	جلد۲	صفحہ۴۰۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۶۴)	جلد۲	صفحہ۴۰۸
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۴۹۱)	جلد۷	صفحہ۷۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۵۰۵)	جلد۷	صفحہ۷۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۷۹۹)	جلد۹	صفحہ۳۷۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۸۰۰)	جلد۹	صفحہ۳۷۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۸۰۱)	جلد۹	صفحہ۳۷۸

جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہے
شیطان وہاں سے بھاگتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ ، اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ تُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۸۰)	جلد۱	صفحہ۵۳۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۲۴)	جلد۱	صفحہ۴۹۲
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۵۸)	جلد۲	صفحہ۱۸۲
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۱۵۵)	جلد۲	صفحہ۳۴۴
قال الحق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۸۰۸)	جلد۷	صفحہ۴۹۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۴۴۴)	جلد۸	صفحہ۳۱۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۶۱)	جلد۷	صفحہ۳۵۷

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ بیشک شیطان اس گھر سے دور بھاگتا ہے جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جائے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۱۹)	جلد ۹	صفحہ ۸۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۷۳۵)	جلد ۹	صفحہ ۳۵۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۰۱)	جلد ۹	صفحہ ۴۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۸۳)	جلد ۳	صفحہ ۶۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۷۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۱۱
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۲۴۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۵۲
قال المحقق	صحیح		

سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں جس گھر میں تین رات پڑھی جائیں شیطان اس گھر کے نزدیک بھی نہیں آتا

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

إِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ أَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَیْ عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْہُ آیَتَیْنِ خَتَمَ بِھِمَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ، وَلَا یُقْرَآنِ فِی دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُھَا شَیْطَانٌ .

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۱۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۴۸
قال المحقق	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۲۴۵)	جلد ۸	صفحہ ۳۵۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۲۷)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۶۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۷۳۶)	جلد ۹	صفحہ ۳۵۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۷۳۷)	جلد ۹	صفحہ ۳۵۴

ترجمة الحديث:

سیدنا نعمان بن بشیر- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بے شک آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب کو تحریر فرمایا۔ اس میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن کے ساتھ سورت بقرہ کو ختم کیا ہے۔ جب بھی کسی گھر میں یہ دونوں آیتیں تین رات تلاوت کی جائیں تو شیطان اس گھر کے نزدیک نہیں جاتا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۸۲)	جلد۳	صفحہ۶۱
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۸۲)	جلد۳	صفحہ۱۵۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۷۹۹)	جلد۱	صفحہ۳۷۰
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۰۳۱)	جلد۳	صفحہ۱۱۳۸
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۸۷)	جلد۲	صفحہ۳۷۷

قرآنِ کریم کی اعظم سورت آیت الکرسی ہے

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

یَا اَبَا الْمُنْذِرِ ! اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَعَکَ اَعْظَمُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ :

یَا اَبَا الْمُنْذِرِ ! اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَعَکَ اَعْظَمُ ؟ قُلْتُ : اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ، فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ :

وَاللّٰهِ ! لِیَهْنِکَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۱۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۱
قال الحق	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۱۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۰۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۲۳۷)	جلد ۸	صفحہ ۳۵۵
قال الحق	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا اُبَیّ بن کعب -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اے ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی کتاب قرآنِ کریم کی آیات میں سے عظیم ترین آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اے ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی کتاب -قرآنِ کریم- کی آیات میں سے تیرے پاس عظیم ترین آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کی:

اَللّٰـهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا:

واللہ! اے ابومنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔

☆

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۶۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۱۷۵)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۴۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۲
قال الالبانی	صحیح		

آیۃ الکرسی پڑھنے والے کی فرشتہ حفاظت کرتا ہے اور شیطان اس سے دور رہتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

وَكَّلَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ ، فَاَتَانِی آتٍ فَجَعَلَ یَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ ، فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّکَ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ : اِنِّی مُحْتَاجٌ ، وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیَ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ ، فَخَلَّیْتُ عَنْهُ ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

یَا اَبَا هُرَیْرَةَ ! مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَةَ ، قَالَ : قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! شَكَا حَاجَةً شَدِیْدَةً ، وَعِیَالاً ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهُ ، قَالَ :

اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ ، فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – : اِنَّهُ سَیَعُوْدُ. فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ یَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ ، فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّکَ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ : دَعْنِی فَاِنِّی

مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ ، لَا اَعُوْدُ ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – : يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُکَ ، قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! شَکَا حَاجَةً شَدِيْدَةً ، وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ ، قَالَ :

اَمَا اِنَّهُ قَدْ کَذَبَکَ وَسَيَعُوْدُ ، فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ ، فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَاَرْفَعَنَّکَ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اِنَّکَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ، ثُمَّ تَعُوْدُ ، قَالَ: دَعْنِی ، اُعَلِّمْکَ کَلِمَاتٍ يَنْفَعُکَ اللّٰهُ بِهَا ، قُلْتُ : مَا هُوَ قَالَ : اِذَا اَوَيْتَ اِلَی فِرَاشِکَ ، فَاقْرَاْ آيَةَ الْکُرْسِی :

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰی تَخْتِمَ الْآيَةَ ، فَاِنَّکَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْکَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ ، وَلَا يَقْرَبَنَّکَ شَيْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ ، فَاَصْبَحْتُ ، فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

مَا فَعَلَ اَسِيْرُکَ الْبَارِحَةَ ، قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! زَعَمَ اَنَّهُ يُعَلِّمُنِی کَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِیَ اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ : مَا هِیَ ؟ قُلْتُ : قَالَ لِیْ : اِذَا اَوَيْتَ اِلَی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ آيَةَ الْکُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰی تَخْتِمَ :اَللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ، وَقَالَ لِیْ : لَنْ يَزَالَ عَلَيْکَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ ، وَلَا يَقْرَبُکَ شَيْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ – وَکَانُوا اَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَی الْخَيْرِ – فَقَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

اَمَا اِنَّهُ قَدْ صَدَقَکَ وَهُوَ کَذُوْبٌ ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ : لَا قَالَ : ذَاکَ شَيْطَانٌ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۲۳۱۱)	جلد۲	صفحہ۶۸۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۲۷۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۰۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۰۱۰)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۲۰۶۵)	جلد۲	صفحہ۳۶۸

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مجھے رمضان المبارک کی زکاۃ -صدقہ فطر- کی حفاظت کیلئے مقرر کیا۔ ایک آنے والا آیا اور اس نے کھانا اٹھانا شروع کر دیا۔ تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا:

میں ہر صورت تجھے حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا: میں محتاج ہوں، اور میرے اہل وعیال ہیں اور مجھے شدید ضرورت ہے، میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ -صلی اللہ علیک وسلم-! اس نے شدید ضرورت اور اہل وعیال کی پریشانی کا تذکرہ کیا۔ میں نے اس پر رحم کر دیا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

اس نے تیرے سامنے جھوٹ بولا ہے، وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ "وہ دوبارہ آئے گا" کیونکہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا ہے۔

میں اس کی گھات میں رہا۔ وہ آیا اور اس نے کھانا اٹھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ہر صورت حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پاس لے جاؤں گا۔ اس

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(٦١٠)	جلد١	صفحہ٣٩٢
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(٨٨٨)	جلد١	صفحہ٤٧٢
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(١٠٧٢٩)	جلد٩	صفحہ٣٥٠
غایة الاحکام	رقم الحدیث(٣٠١٨)	جلد٢	صفحہ٦٣٩
جامع الاصول	رقم الحدیث(٦٢٤٩)	جلد٨	صفحہ٣٥٦
قال المحقق	صحیح		

نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں ضرورت مند ہوں اور میرے اہل وعیال ہیں اب میں نہیں آؤں گا۔

پس مجھے اس پر ترس آ گیا میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ -صلی اللہ علیک وسلم-! اس نے شدید ضرورت اور اہل وعیال کی پریشانی کا تذکرہ کیا۔ مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس نے تیرے سامنے جھوٹ بولا ہے، وہ دوبارہ آئے گا۔ میں تیسری مرتبہ اس کی گھات میں رہا۔ وہ آیا اور اس نے کھانا اٹھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ہر صورت حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پاس لے جاؤں گا۔ اور کہا:

یہ تیسری اور آخری باری ہے تو یقین دلاتا ہے کہ تو نہ آئے گا اور پھر آ جاتا ہے، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے گا۔ میں نے کہا وہ کیا کلمات ہیں؟ اس نے کہا:

جب تو بستر پر لیٹے تو آیت الکرسی اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم مکمل پڑھ لیا کر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ فرشتہ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے نزدیک نہیں آئے گا۔

پھر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے یقین دلایا تھا کہ وہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ دے گا لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

وہ کون سے کلمات ہیں؟ میں نے کہا: اس نے مجھے کہا تھا کہ جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو آیت الکرسی اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم شروع سے آخر تک پڑھ لیا کر۔ اس نے مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ

کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے نزدیک نہیں آئے گا- اور حضرات صحابہ کرام- رضی اللہ عنہم- خیر کے حصول پر سب سے زیادہ حریص تھے- حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس نے تیرے سامنے سچ بولا ہے حالانکہ وہ خود جھوٹا تھا۔ اے ابو ہریرہ! تجھے معلوم ہے کہ تین راتوں سے تم کس سے گفتگو کر رہے تھے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

وہ شیطان تھا۔

-☆-

رات کو اگر کوئی مومن سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کرے تو یہ اس کے لئے کافی ہوں گی

عَنْ اَبِی مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اَلْآیَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ مَنْ قَرَأَ بِھِمَا فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۵۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۲۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۵۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۲۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۵
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۲
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۷
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۹۶۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۹۶۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۹۶۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۰

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو مسعود انصاری - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جس نے رات کو انکی تلاوت کی تو یہ دو آیتیں اس کیلئے کافی ہوں گی۔

-☆-

السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۳۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۵۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۴۸۶)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۴۸۷)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۴۸۸)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۴۸۹)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۶۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۷۵)	جلد ۶	صفحہ ۳۱۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرطهما		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۷۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۶۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۰
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۳
قال محمود محمود محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۳۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۲۸)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۶۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۰۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۵۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۳۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۶۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۳۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۶۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۳۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۶۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۴۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۰۳
قال الالبانی	صحیح		

سورۃ البقرہ کی آخری آیات تحت العرش خزانہ میں سے ہیں

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلَاثٍ : جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا ، وَ جُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا ، وَاُوْتِیْتُ هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ یُعْطَهُ اَحَدٌ قَبْلِیْ ، وَلَا یُعْطٰی اَحَدٌ بَعْدِیْ .

ترجمة الحديث:

سیدنا حذیفہ بن الیمان- رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ہمیں تین چیزوں کی وجہ سے لوگوں پر- باقی امتوں پر- فضیلت وشرف عطا فرمایا گیا، ہماری

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۵۹۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۵۱)	جلد ۳۸	صفحہ ۲۸۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی مالک الاشجعی- واسمہ سعد بن طارق- فمن رجال مسلم بالفاظ مختلفۃ		

صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنایا گیا، ہمارے لئے ساری زمین مسجد بنادی گئی اور اس زمین کی مٹی ہمارے لئے طہور۔ پاکیزگی کا ذریعہ بنادیا گیا کہ پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کرلیں اور یہ سورۃ البقرہ کی آخری آیات مجھے تحت العرش خزانے سے عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئیں اور نہ ہی میرے بعد کسی کو عطا کی جاسکتی ہیں۔

-☆-

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً آیت مبارکہ حجۃ الوداع کے موقع پر جمعۃ المبارک کے دن میدان عرفات میں نازل ہوئی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – :

اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْیَهُوْدِ قَالَ لَهُ : یَااَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ ! آیَةٌ فِیْ کِتَابِکُمْ تَقْرَؤُوْنَهَا ، لَوْ عَلَیْنَا مَعْشَرَ الْیَهُوْدِ نَزَلَتْ ، لَاتَّخَذْنَا ذَالِکَ الْیَوْمَ عِیْداً . قَالَ : اَیُّ آیَةٍ ؟ قَالَ : اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً . قَالَ عُمَرُ : قَدْ عَرَفْنَا ذَالِکَ الْیَوْمَ ، وَالْمَکَانَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِیْهِ عَلَی النَّبِیِّ –صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ یَوْمَ جُمُعَةٍ .

ترجمة الحدیث:

سیدنا عمر بن الخطاب –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ:

صحیح البخاری رقم الحدیث (٣٦) جلد١ صفحہ٣٩

ایک یہودی نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! تمہاری کتاب -قرآنِ کریم- میں ایک ایسی آیت ہے جسے تم پڑھتے رہتے ہو اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے۔ سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی بولا: یہ آیت:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْناً .

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنا انعام تم پر تمام کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ہم اس دن کو اور اس مقام کو جانتے ہیں جس میں یہ آیت حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر نازل ہوئی۔ اور یہ آیت جمعہ کے دن اتری جب حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- عرفات میں کھڑے تھے۔

-☆-

سورۃ الکھف کی پہلی دس آیات یاد رکھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ و مامون ہوگا

عَنْ أَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابودرداء -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے سورہ کھف کی پہلی دس آیات یاد کرلیں اسے دجال کے فتنہ سے بچالیا جائے گا۔

-☆-

صحیح مسلم رقم الحدیث (۸۰۹) جلد۱ صفحہ۲۹۲

سورہ الکھف کی ابتدائی آیات پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانِ الْكِلَابِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – الدَّجَّالَ ، فَقَالَ :

إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيْكُمْ ؛ فَأَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ ؛ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ ؛ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ ، فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهٖ . قُلْنَا : وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ ؟ قَالَ : أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ ، وَسَائِرُ أَيَّامِهٖ كَأَيَّامِكُمْ فَقُلْنَا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ ؛ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ؟ قَالَ : لَا اُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ ، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ ؛ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ ، فَيَقْتُلُهُ .

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۱۳۷) جلد ۴ صفحہ ۶۸۳ طویل

ترجمة الحديث:

سیدنا نواس بن سمعان کلابی -رضی اللہ عنہ- نے بیان فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ایک دن دجال کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا:

اگر وہ تم میں نکلا جبکہ میں تم میں ہوا - اگر میری موجودگی میں وہ نکلا - تو میں تمہاری طرف سے اس سے دلیل و بحث کروں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم میں نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے خود اس سے بحث و دلیل کرے گا اور ہر مسلمان پر اللہ میرا خلیفہ ہے - جب میں نہ ہوا تو اللہ ہر مسلمان کی مدد و اعانت فرمانے والا ہے -۔

پس تم میں سے جو بھی اسے پائے اسے چاہئے کہ وہ اس پر سورہ کھف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔ یہ آیات تمہیں اس کے فتنہ سے بچانے والی ہیں۔

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ یعنی دجال زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

چالیس دن، ایک دن اس کا ایک سال کی طرح ہوگا اور ایک دن اس کا ایک مہینہ کی طرح ہوگا اور ایک دن اس کا ایک ہفتہ کی طرح ہوگا اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔

ھم نے عرض کی:

صحیح سنن ابوداود	رقم الحدیث (۴۳۲۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداود	رقم الحدیث (۴۳۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۲
قال الالبانی	صحیح طویلا		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰۷۵)	جلد ۴	صفحہ ۴۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث: صحیح طویلا		

یارسول اللہ! وہ دن جو ایک سال کا ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن اور رات کی نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

نہیں بلکہ تم اس کیلئے اندازہ لگا کر نمازیں ادا کرو گے۔ پھر سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سفید منارے پر اتریں گے، دمشق کی مشرق کی جانب تو اسے - دجال کو - باب لد کے پاس پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے۔

-☆-

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا یعنی سورہ الفتح

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج چمکتا ہے

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِیْہِ :

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – کَانَ یَسِیْرُ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ – وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – یَسِیْرُ مَعَہٗ لَیْلًا – فَسَاَلَہٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – عَنْ شَیْءٍ فَلَمْ یُجِبْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – ثُمَّ سَاَلَہٗ فَلَمْ یُجِبْہُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – : ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا عُمَرُ، نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کُلَّ ذٰلِکَ لَا یُجِیْبُکَ. قَالَ عُمَرُ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – : فَحَرَّکْتُ بَعِیْرِیْ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ اَمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ، وَخَشِیْتُ اَنْ یَنْزِلَ فِیَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا یَصْرُخُ بِیْ، قَالَ : فَقُلْتُ : لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَکُوْنَ نَزَلَ فِیَّ قُرْآنٌ، وَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ:

لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ، لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. ثُمَّ قَرَاَ: اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِيْنًا.

ترجمة الحديث:

جناب زید بن اسلم اپنے والد گرامی -رضی اللہ عنہ- سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کسی سفر پر جا رہے تھے جبکہ حضرت عمر بن خطاب -رضی اللہ عنہ- آپ کے ساتھ رات کے وقت چل رہے تھے تو سیدنا عمر بن خطاب -رضی اللہ عنہ- نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس کا جواب نہ دیا۔ انہوں نے پھر پوچھا آپ نے پھر جواب نہ دیا تو حضرت عمر بن خطاب -رضی اللہ عنہ- نے -اپنے آپ سے کہا-:

اے عمر! تیری ماں تجھے روئے -تو مر جائے- تو نے تین مرتبہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے اصرار کیا -مسئلہ پوچھنے میں- تو ہر مرتبہ آپ نے تجھے جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور مسلمانوں سے آگے ہو گیا اور مجھے ڈر ہوا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن نازل نہ ہو جائے تو تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ میں نے سنا ایک بلند آواز سے بلانے والا مجھے بلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا:

میں نے اپنے آپ سے کہا: مجھے ڈر ہے کہ میرے بارے میں قرآن نازل ہو گیا اور میں حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ کو سلام عرض کیا تو

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۷۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۷۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۸۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۳۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۱۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۱۶

آپ نے ارشاد فرمایا:

مجھ پر آج رات ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ہر اس چیز سے پیاری ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یعنی دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار ہے پھر آپ نے تلاوت فرمائی:

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُبِيْنًا .

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہے

عَنْ قَتَادَةَ ؛ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا – حَدَّثَھُمْ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ: اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَلَکَ اللّٰہُ اِلٰی قَوْلِہٖ : فَوْزًا عَظِیْمًا. الفتح:۱-۵ مَرْجِعَہٗ مِنَ الْحُدَیْبِیَةِ ، وَھُمْ یُخَالِطُھُمُ الْحُزْنُ وَالْکَآبَةُ ، وَقَدْ نَحَرَ الْھَدْیَ بِالْحُدَیْبِیَةِ ، فَقَالَ :

لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ آیَةٌ ھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا جَمِیْعًا .

ترجمة الحديث:

جناب قتادہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- نے انہیں حدیث بیان فرمائی تو فرمایا:

جب اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَلَکَ اللّٰہُ سے لے کر فَوْزًا عَظِیْمًا تک

صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۷۸۶) جلد۳ صفحہ۳۲۲

سورہ الفتح کی ابتدائی پانچ آیات نازل ہوئیں تو آپ اس وقت حدیبیہ سے واپس لوٹ رہے تھے اور ان -صحابہ کرام رضی اللہ عنہم- پر حزن وملال چھایا ہوا تھا جبکہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے قربانی کے جانور کو حدیبیہ میں ذبح فرما دیا تھا تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو حکم ہوا کہ سیدنا اُبی بن کعب -رضی اللہ عنہ- کو لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ پڑھ کر سنائیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – لِاُبَيٍّ :

اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ : لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ. قَالَ : وَسَمَّانِيْ لَكَ ؟ قَالَ :

نَعَمْ ، قَالَ : فَبَكٰى .

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ:

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے سیدنا اُبی بن کعب -رضی اللہ عنہ- سے

صحیح مسلم رقم الحدیث (۷۹۹) جلد۱ صفحہ ۶۸۵

ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں **لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ** پڑھ کر سناؤں۔ انہوں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیکر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ سیدنا اُبی بن کعب۔ رضی اللہ عنہ۔ اتنا سن کر۔ رہنے لگے۔

-☆-

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک تہائی قرآن کریم کے برابر ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَاَ فِی لَیْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ ؟ قَالُوا : وَ کَیْفَ یَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ . تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو درداء- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی ایک رات ایک تہائی قرآن کریم نہیں پڑھ سکتا؟ حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے عرض کی:

کوئی ایک تہائی قرآن کریم کیسے پڑھ سکتا ہے؟ تو آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک تہائی قرآن کریم کے برابر ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث (۸۱۱/۲۵۹) جلد۱ صفحہ۶۹۳

قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے تین حصوں میں تقسیم فرمایا
ان میں ایک جزو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَزَّاَ الْقُرْآنَ ثَلاَثَةَ اَجْزَاءٍ ، فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جُزْءً ا مِنْ اَجْزَاءِ الْقُرْآنِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو درداء- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم تین اجزاء-حصوں- میں تقسیم فرمایا ہے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو قران کے-تین-اجزاء-حصوں- میں سے ایک جز-حصہ- بنایا ہے۔

-☆-

صحیح مسلم رقم الحدیث (۸۱۱/۲۶۰) جلد۱ صفحہ۶۹۳

سورہ اخلاص تہائی قرآن کریم کے برابر ہے

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – :
اَنَّ رَجُلاً سَمِعَ رَجُلاً یَقْـرَأُ : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ . یُرَدِّدُهَا ، فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَی النَّبِيِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَذَکَرَ ذَالِکَ لَهُ ، وَکَانَ الرَّجُلَ یَتَقَالُّهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :
وَالَّذِي نَفْسِي بِیَدِهٖ ، اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوسعید خدری – رضی اللہ عنہ – نے روایت فرمایا کہ:

ایک آدمی نے ایک آدمی کو سنا وہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ رہا تھا اور اسے بار بار دوہرا رہا تھا پس صبح کو وہ آدمی حضور سیدنا نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے یہ ماجرا

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۱۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۴۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۷۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳۷۴)	جلد۴	صفحہ۲۳۰۱

آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے ذکر کر دیا گویا کہ وہ آدمی اس -سورت کے تکرار- کو معمولی سمجھ رہا تھا۔

تو حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ -سورہ اخلاص- تہائی قرآن کے برابر ہے۔

-☆-

سورہ اخلاص کی تلاوت کرنے والے سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – :
اَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِ : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ . فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :
سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَالِكَ . فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ : لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ ، وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :
اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ .

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین -رضی اللہ عنہا- نے بیان فرمایا:
حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ایک آدمی کو ایک لشکر پر بھیجا اور وہ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے ہوئے اپنی نماز کی قراءت قل ھو اللہ احد پر ختم کرتا جب واپس لوٹے تو لوگوں

صحیح البخاری رقم الحدیث (۷۳۷۵) جلد۴ صفحہ۲۳۰۲

نے اس کا ذکر حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے کر دیا تو آپ نے فرمایا:

اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ انہوں نے پوچھا تو اس نے جواب دیا:

یہ اللہ رحمان کی صفت ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میں اس کی تلاوت کروں تو حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اسے بتادو اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سیدنا ابودرداء - رضی اللہ عنہ - کو ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:
اَمَرَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۵۱۴)	جلد۴	صفحہ۱۹
صحیح سنن ابوداؤد واللفظ لہ	رقم الحدیث (۱۵۲۳)	جلد۱	صفحہ۴۱۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۰۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۷۱۹)	جلد۱۳	صفحہ۴۹۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۲۶۰)	جلد۲	صفحہ۹۴
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۹۸۹۰)	جلد۹	صفحہ۲۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۰۴)	جلد۵	صفحہ۳۳۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		

ترجمة الحديث:

سیدنا عقبہ بن عامر۔ رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر فرض نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

-☆-

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۹
قال الالبانی	صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۰۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۳

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بے مثال سورتیں ہیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ ؟ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا عقبہ بن عامر – رضی اللہ عنہ – نے روایت فرمایا کہ حضور سیدنا رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

کیا تمہیں علم نہیں کہ آج رات مجھ پر چند آیتیں نازل ہوئیں، ان جیسی آیات پہلے کبھی نہیں دیکھیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

صحیح مسلم رقم الحدیث (۸۱۴/۲۶۴) جلد۱ صفحہ۶۹۴

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب سورت ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

تَبِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَهُوَ رَاكِبٌ فَجَعَلْتُ يَدِیْ عَلٰی قَدَمِهٖ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَقْرِئْنِیْ اِمَّا مِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ ، وَاِمَّا مِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ فَقَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ ! اِنَّکَ لَنْ تَقْرَاَ سُوْرَةً اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ ، وَلَا اَبْلَغَ عِنْدَهٗ ، مِنْ اَنْ تَقْرَاَ : قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَفُوْتَکَ فِیْ صَلَاةٍ فَافْعَلْ .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸۴۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۵۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی، اسلم بن عمران: وباقی السند من رجال الشیخین غیر حرملة، فانه من رجال مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح، رجاله ثقات رجال الشیخین غیر اسلم بن یزید ابی عمران التجیبی، فقد روی له اصحاب السنن وھو ثقة۔	بالفاظ مختلفة	
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۹
قال الالبانی	صحیح	بالفاظ مختلفة	

ترجمة الحديث:

سیدنا عقبہ بن عامر - رضی اللہ عنہ - نے روایت فرمایا:

میں حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے پیچھے چلا جبکہ آپ سوار تھے اور میں نے ہاتھ آپ کے قدم پر رکھ دیئے تو میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! مجھے سورہ ھود پڑھایئے یا سورہ یوسف تو حضور سیدنا نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

اے عقبہ بن عامر! کہ تم کوئی سورت تلاوت نہیں کرو گے جو اللہ رب العزت کو زیادہ پیاری اور اس کی بارگاہ میں زیادہ پہنچنے والی ہو اس سے کہ تو پڑھے:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور اگر تم سے ہو سکے کہ کسی نماز میں بھی یہ تم سے نہ چھوٹے تو ایسا ہی کرنا۔

* * *

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۸۴۲) جلد ۳ صفحہ ۳۲۵

قال الالبانی صحیح

تکلیف کے وقت معوذات پڑھنا سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہے

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – :

أَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ ، فَإِذَا اشْتَدَّ وَجَعُهُ ، كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ ، وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۳۹)	جلد۳	صفحہ۱۳۴۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۳۵)	جلد۴	صفحہ۱۸۳۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۵۱)	جلد۴	صفحہ۱۸۳۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۹۲)	جلد۴	صفحہ۱۷۲۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۰۴۹)	جلد۶	صفحہ۳۸۴
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۴۸۸)	جلد۷	صفحہ۶۹
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۵۰۷)	جلد۷	صفحہ۷۷
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۵۰۲)	جلد۷	صفحہ۷۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۳۳)	جلد۷	صفحہ۲۳۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ:

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو جب تکلیف ہوتی تو آپ اپنے آپ پر معوذات پڑھتے اور پھونک لگاتے۔ پس جب آپ کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں آپ پر وہ پڑھتی اور آپ کے ہاتھوں سے مسح کرتی ان کی برکت کی امید کرتے ہوئے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۹۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۵۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۵۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۹۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۶۰۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۱۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۷۱۲)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۴۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۷۸۱)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۸۰۸)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۶۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۲۱۱)	جلد ۱۷	صفحہ ۵۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۳۵۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۶۰۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۰۶۷)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۵۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- روزانہ رات سوتے وقت سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں میں پھونک لگا کر پھر اپنے جسم اطہر پر پھیرتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – :

اَنَّ النَّبِیَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ، ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا :

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ ، يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ ، وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ ، يَفْعَلُ ذَالِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۱۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۴۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۳۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۱۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۸۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۵۶)	جلد ۹	صفحہ ۲۸۹

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ:

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہر رات کو جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے، پھر ان میں پھونکتے تو ان میں یہ سورتیں پڑھتے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور پھر جسم کے جس حصے تک ہتھیلیاں پھر سکتیں پھیرتے اور جسم پر ہتھیلیاں پھیرنے کی ابتدا اپنے سر، چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے کرتے، یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۴۳)	جلد۱۲	صفحہ۳۵۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۴۴)	جلد۱۲	صفحہ۳۵۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۰۵۶)	جلد۳	صفحہ۲۴۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۰۲)	جلد۳	صفحہ۳۹۷
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۷۵)	جلد۴	صفحہ۳۲۷
قال محمود محمود محمود	الحدیث صحیح		

قرآن کریم ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول ہوگی

عَنْ جَابِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ: اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ، مَنْ جَعَلَهُ اِمَامَهُ، قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ، وَ مَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ.

ترجمة الحديث:

سیدنا جابر – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۴)	جلد۱	صفحہ۳۳۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ جید، رجالہ رجال الشیخین غیر عبداللہ بن الاجلح، فانہ لم یخرج لہ، ولا احدھما، وھو صدوق		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۴)	جلد۱	صفحہ۲۲۴
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۰۱۹)	جلد۵	صفحہ۳۱
قال الالبانی	قلت: واسنادہ جید، رجالہ ثقات		

قرآن کریم شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت قبول ہوگی اور -منافع کو مربوط کیلئے- ایسا مدمقابل -دشمنی کرنے والا- ہے جس کی بات مانی جائے گی۔ جس نے اسے اپنا امام بنایا -اس کے احکامات پر چلا- یہ اسے جنت لے جائے گا اور جس نے اسے پیٹھ کے پیچھے کردیا -اس کے احکامات نہ مانے، احکامات کا تمسخر اڑایا- اسے یہ جہنم ہانک کر لے جائے گا۔

-☆-

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی رسی ہے، قرآنِ کریم کی پیروی کرنے والا ہدایت پر ہے اور اس کو ترک کرنے والا گمراہی پر ہے

عَنْ يَزِيْدِ بْنِ حَيَّان ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَم – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : دَخَلْنَا عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا لَهُ : لَقَدْ رَاَيْتَ خَيْرًا ؛ لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، وَاِنَّه – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – خَطَبَنَا فَقَالَ :

اَلَا وَاِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى ، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۰۸/۳۷)	جلد۴	صفحہ۲۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۳)	جلد۱	صفحہ۳۳۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۳)	جلد۱	صفحہ۲۲۳
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

جناب یزید بن حیان کا بیان ہے کہ:

ہم سیدنا زید بن ارقم -رضی اللہ عنہ- کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ان سے عرض کی: یقیناً آپ نے خیر و بھلائی دیکھی ہے اور آپ نے حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی صحبتِ مبارکہ حاصل کی اور آپ کے پیچھے نمازیں بھی پڑھیں تو انہوں نے فرمایا:

ہاں اور آپ اور حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا:

سن لیجئے! میں تم میں اللہ کی کتاب چھوڑ کر جارہا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہے۔

-☆-

تلاوت قرآن آسمان میں انسان کیلئے خوشی وراحت ہے اور زمین میں ذکر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – :

اَنَّ رَجُلًا جَاءَہٗ فَقَالَ : اَوْصِنِیْ ، فَقَالَ : سَاَلْتَ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ –صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ – مِنْ قَبْلِکَ فَقَالَ :

اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ شَیْءٍ وَعَلَیْکَ بِالْجِہَادِ فَاِنَّہٗ رَہْبَانِیَّۃُ الْاِسْلَامِ ، وَعَلَیْکَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ فَاِنَّہٗ رَوْحُکَ فِی السَّمَاءِ وَذِکْرُکَ فِی الْاَرْضِ .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۷۷۴)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۹۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ ضعیف		
نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم		جلد ۳	صفحہ ۱۱۱۰
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۵۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۹۴
قال الالبانی:	ورجالہ ثقات غیر الحجاج بن مروان الکلاعی		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو سعید خدری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ:

ایک آدمی آیا تو اس نے ان سے عرض کی: مجھے کچھ وصیت کیجئے تو آپ نے فرمایا:

تو نے وہی مجھ سے مانگا جو میں تجھ سے پہلے حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے مانگ چکا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

میں تجھے اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ ہر چیز کی اصل ہے اور جہاد کو لازم رکھنا کیونکہ یہ اسلام کی رھبانیت ہے اور تجھ پر اللہ کا ذکر اور تلاوت قرآن لازم ہے کیونکہ یہ تیرے لئے آسمان میں خوشی وراحت ہے اور زمین میں تیرا ذکر ہے۔

-☆-

آیت الکرسی جنات سے محفوظ رکھتی ہے

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

اَنَّهُ كَانَ لَهُمْ جَرِينٌ فِيهِ تَمْرٌ ، وَكَانَ مِمَّا يَتَعَاهَدُهُ ، فَيَجِدُهُ يَنْقُصُ فَحَرَسَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ ؛ فَاِذَا هُوَ بِدَابَّةٍ كَهَيْئَةِ الْغُلَامِ الْمُحْتَلِمِ ، قَالَ : فَسَلَّمْتُ ، فَرَدَّ السَّلَامَ ، فَقُلْتُ : مَا اَنْتَ جِنٌّ اَمْ اِنْسٌ ؟ قَالَ : جِنٌّ ، فَقُلْتُ : نَاوِلْنِي يَدَكَ ؛ فَاِذَا يَدُ كَلْبٍ ، وَشَعْرُ كَلْبٍ ، فَقُلْتُ : هٰكَذَا خُلِقَ الْجِنُّ ؟ فَقَالَ : لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنُّ اَنَّهُ مَا فِيهِمْ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنِّي ، فَقُلْتُ : مَا يَحْمِلُكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ ؟ فَقَالَ : بَلَغَنِي اَنَّكَ رَجُلٌ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُصِيبَ مِنْ طَعَامِكَ ، فَقُلْتُ : فَمَا الَّذِي يَحْرِزُنَا مِنْكُمْ ؟ قَالَ : هٰذِهِ الْآيَةُ : آيَةُ الْكُرْسِيِّ ، قَالَ : فَتَرَكْتُهُ ، وَغَدَا اُبَيٌّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – فَاَخْبَرَهُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

صَدَقَ الْخَبِيثُ .

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۷۸۴) جلد ۳ صفحہ ۶۳

قال شعیب الارنؤوط رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عبدالرحمٰن بن ابراہیم فمن رجال البخاری

ترجمة الحديث:

سیدنا اُبی بن کعب -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ:

ان کا ایک کھلیان تھا جس میں کھجوریں تھیں، آپ اس کی نگرانی کیا کرتے تھے۔ آپ نے محسوس کیا کہ یہ کھجوریں کم ہوتی جا رہی ہیں۔ ایک رات انہوں نے اس کی نگرانی کی تو انہوں نے ایک جانور دیکھا جو جوان لڑکے کی شکل کا تھا۔ آپ نے فرمایا:

میں نے اسے سلام کہا تو اس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے اس سے کہا: تو جن ہے یا انسان ہو؟ اس نے کہا: میں جن ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ:

اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ تو وہ کتے کا ہاتھ تھا اور کتے کے بال تھے۔ میں نے کہا: کیا جنات ایسے ہوتے ہیں؟ تو اس نے کہا:

جنات کو علم ہے ان میں کچھ مجھ سے بھی زیادہ سخت ہیں تو میں نے اس سے کہا: تو نے جو کام کیا ہے ایسا تو کیوں کرتا ہے؟ تو اس نے کہا:

مجھے خبر پہنچی کہ تم ایسے آدمی ہو جو صدقہ کرنا پسند کرتے ہو تو میرا جی چاہا کہ تمہارے کھانے میں سے میں بھی کچھ لے لوں تو میں نے اس سے کہا:

وہ کون سی چیز ہے جو ہمیں تم سے بچا سکتی ہے؟ تو اس نے کہا: یہ آیت، آیت الکرسی۔ آپ فرماتے ہیں:

میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح حضرت اُبی حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ان سے سارا ماجرا بیان کر دیا تو حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

خبیث نے سچ بولا ہے۔

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۷۸۱) جلد۲ صفحہ۱۸۲

قال الالبانی صحیح لغیرہ

فرض نمازوں کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرنے والا مرتے ہی جنت میں پہنچ جائے گا

عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ قَرَأَ آیَۃَ الْکُرْسِیِّ دُبُرَ کُلِّ صَلَاۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ ، لَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا اَنْ یَمُوْتَ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۴۶۴)	جلد۲	صفحہ۱۱۰۳
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۹۷۲)	جلد۲	صفحہ۶۶۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۵۳۲)	جلد۱	صفحہ۲۰۹
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۹۵)	جلد۲	صفحہ۲۵۸
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۷۳)	جلد۲	صفحہ۴۴۸
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۹۲۲)	جلد۱۰	صفحہ۹۵

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوامامہ۔ رضی اللہ عنہ۔ سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اس کے جنت داخل ہونے میں رکاوٹ اس کی اپنی موت ہے۔

☆

المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۸۰۶۸)	جلد ۶	صفحہ ۷۹
قال محمد حسن محمد	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۸۴۸)	جلد ۹	صفحہ ۴۴
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۴۰۲۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۴۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۶

جمعۃ المبارک کی رات سورۃ کہف کی تلاوت کرنے والے کیلئے
کعبہ شریف تک نور بکھیر دیا جاتا ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ، اَضَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ ، مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۴۷۱)	جلد۲	صفحہ۱۱۰۴
قال الالبانی	هذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۷۳۶)	جلد۱	صفحہ۴۵۵
قال الالبانی	هذا حدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۱۶)	جلد۲	صفحہ۳۸۸
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۴۷۰)	جلد۲	صفحہ۱۱۰۴
قال الالبانی	هذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۷۳۶)	جلد۱	صفحہ۴۵۵
قال الالبانی	هذا حدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو سعید خدری- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی جمعہ کی رات سورت کہف پڑھتا ہے اس کے لئے نور سے روشنی کر دی جاتی ہے اس کے اور بیت عتیق- کعبہ شریف- کے درمیان۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٠٨٦)	جلد١	صفحہ ٥٧٧
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٣٣٩٢)	جلد٤	صفحہ ١٢٧٥
الدر المنثور فی التفسیر الماثور		جلد٤	صفحہ ٢٠٩
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (٥٥١٦)	جلد٣	صفحہ ٢٠٦
کنز العمال	رقم الحدیث (٢٥٩٨)	جلد١	صفحہ ١٢٧

روزہ اور قرآنِ کریم قیامت کے دن شفاعت کرنے والے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ، یَقُوْلُ الصِّیَامُ : اَیْ رَبِّ ! مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّہْوَۃَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ ، وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ : مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ ، قَالَ: فَیُشَفَّعَانِ .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۲۶)	جلد۶	صفحہ۱۸۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۸۸۲)	جلد۲	صفحہ۷۲۰
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۰۸۱)	جلد۳	صفحہ۳۱۸
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۵۷۵)	جلد۱	صفحہ۸۶۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۱۷)	جلد۲	صفحہ۳۲۵
قال المنذری	صحیح علی شرط مسلم		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۳۶)	جلد۲	صفحہ۱۰
قال المنذری	حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمرو -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کیلئے سفارش کریں گے، روزہ کہے گا:

اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات -پوری کرنے- سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا:

اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات -قیام کیلئے- سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

☆

الدر المنثور		جلد ۱	صفحہ ۳۳۲
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۹
قال الالبانی	حسن صحیح		

قیامت کے دن قرآنِ کریم، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والوں کیلئے شفیع - شفاعت کرنے والا - بن کر آئے گا سورہ بقرہ کی تعلیم حاصل کرنا اس کی تلاوت کرنا برکت ہے اور اسے نظر انداز کرنا حسرت ہے

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُولُ :

اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ ، اِقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَومَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا ، اِقْرَؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ ، وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ . قَالَ مُعَاوِيَةُ : بَلَغَنِي اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۰۴)	جلد ۱	صفحہ ۶۸۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح رجالہ ثقات، رجالہ رجال مسلم		

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا ابوامامہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرمارہے تھے:

قرآن مجید کی تلاوت کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلئے سفارشی بن کر آئے گا۔ دو چمکتی -نور سے بھری- سورتوں -سورہ- بقرہ اور سورہ آل عمران کی تلاوت کیا کرو، یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا کہ دو بادل ہیں یا قطار میں -اڑنے والے- پرندوں کے دو غول ہیں اور یہ دونوں اپنے -پڑھنے- والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ سورہ بقرہ کی تلاوت کرو، اسے پڑھنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت، جادوگر اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۱۶)	جلد۱	صفحہ۲۲۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۱۴۶)	جلد۳۶	صفحہ۴۶۲
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۱۴۷)	جلد۳۶	صفحہ۴۶۴
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۱۵۷)	جلد۳۶	صفحہ۴۸۱
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۱۹۳)	جلد۳۶	صفحہ۵۳۱
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۱۳)	جلد۳۶	صفحہ۵۴۶
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۱۶۵)	جلد۱	صفحہ۲۵۷
قال الالبانی	صحیح		

سورۃ ملک جس کی شفاعت کرے گی اس کی مغفرت ہوجائے گی

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهُ ، وَهِیَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ الَّذِی بِيَدِهِ الْمُلْكُ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۹۱)	جلد۳	صفحہ۱۵۶
قال الالبانی	حسن		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۴۰۰)	جلد۱	صفحہ۳۸۷
قال الالبانی	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۸۶)	جلد۴	صفحہ۲۷۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث: صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۸۶)	جلد۴	صفحہ۷۰۳
قال شعیب الارنؤوط	حسن لغیرہ، ورجال اسنادہ ثقات		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۷۵)	جلد۱۳	صفحہ۳۵۲
قال شعیب الارنؤوط	حسن لغیرہ، رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۷۶)	جلد۱۴	صفحہ۲۸
قال شعیب الارنؤوط	حسن لغیرہ، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عباس الجشمي فمن رجال السنن		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بیشک قرآنِ کریم کی ایک سورت تیس آیات کی ہے وہ آدمی کی شفاعت کرے گی حتی کہ اس کی مغفرت کردی جائے گی اور یہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

☆

السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۴۷۸)	جلد۹	صفحہ۲۶۲
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۷۵)	جلد۲	صفحہ۷۸۷
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
قال الذھبی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۸۷)	جلد۳	صفحہ۶۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن، وباقی رجالہ ثقات رجال الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۸۸)	جلد۳	صفحہ۶۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۸۴)	جلد۲	صفحہ۱۸۳
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۸۸)	جلد۲	صفحہ۱۸۴
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۱۵۴۸)	جلد۱۰	صفحہ۳۰۹

سورہ اخلاص سے محبت جنت لے جاتی ہے

عَنْ اَنَسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – :

کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَؤُمُّھُمْ فِی مَسْجِدِ قُبَاءٍ ، وَکَانَ کُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَۃً یَقْرَاُ بِھَا لَھُمْ فِی الصَّلَاۃِ مِمَّا یُقْرَاُ بِہٖ ، افْتَتَحَ بِ : قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ . حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا ، ثُمَّ یَقْرَاُ سُوْرَۃً اُخْرٰی مَعَھَا وَکَانَ یَصْنَعُ ذَالِکَ فِی کُلِّ رَکْعَۃٍ فَکَلَّمَہُ اَصْحَابُہُ فَقَالُوا : اِنَّکَ تَفْتَتِحُ بِھٰذِہِ السُّورَۃِ ، ثُمَّ لَا تَرٰی اَنَّھَا تُجْزِئُکَ حَتّٰی تَقْرَاَ بِاُخْرٰی ، فَاِمَّا اَنْ تَقْرَاَ بِھَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَھَا وَتَقْرَاَ بِاُخْرٰی فَقَالَ :

مَا اَنَا بِتَارِکِھَا ، اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّکُمْ بِذَالِکَ فَعَلْتُ ، وَاِنْ کَرِھْتُمْ تَرَکْتُکُمْ ، وَکَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّہُ مِنْ اَفْضَلِھِمْ ، وَکَرِھُوا اَنْ یَؤُمَّھُمْ غَیْرُہُ ، فَلَمَّا اَتَاھُمُ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – اَخْبَرُوْہُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ :

یَا فُلَانُ ، مَا یَمْنَعُکَ اَنْ تَفْعَلَ مَا یَاْمُرُکَ بِہٖ اَصْحَابُکَ ، وَمَا یَحْمِلُکَ عَلٰی لُزُومِ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ فِی کُلِّ رَکْعَۃٍ ؟ فَقَالَ : اِنِّی اُحِبُّھَا ، فَقَالَ :

حُبُّکَ اِیَّاھَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا:

انصار کا ایک آدمی انہیں مسجد قبا میں امامت کراتا تھا جب بھی وہ سورت پڑھنا چاہتا جس سے ان کیلئے نماز میں تلاوت کرے تو قل ھو اللہ احد سے شروع کرتا حتی کہ اس سے فارغ ہو جاتا پھر اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھتا اور ایسا وہ ہر رکعت میں کرتا تھا تو اس کے ساتھیوں نے اس سے بات کی تو کہا تو اسی سورت سے افتتاح کرتا ہے پھر تمہیں پتہ نہیں کہ تجھے یہی کافی ہے لیکن تو ایک اور سورت پڑھ دیتا ہے یا تو یہی سورت پڑھو یا اسے چھوڑ دو اور کوئی دوسری سورت پڑھو اس نے جواب دیا:

میں اس سورت کو چھوڑنے والا نہیں - میں اس سورت کو ضرور پڑھوں گا - اگر تم پسند کرتے ہو کہ میں اس کے ساتھ تمہاری امامت کرواؤں تو ایسا کرلوں گا اگر تم اس کو ناپسند کرتے ہو تو میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں اور ان کا خیال تھا کہ یہ ان میں سے افضل ہے اور اس بات کو بھی ناپسند کرتے تھے کہ اس کے علاوہ کوئی ان کی امامت کروائے۔ پس جب حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے یہ بات حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے کردی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اے فلاں! تجھے کیا چیز مانع ہے کہ تو وہ کام کرے جس کا تجھے تیرے ساتھی حکم دے رہے ہیں اور تیرا کیا جذبہ ہے کہ تو ہر رکعت میں اسی سورت کو پڑھتا جاتا ہے تو اس نے عرض کی:

میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تیری اس سورت سے محبت تجھے جنت لے جائے گی۔

-☆-

صحیح البخاری رقم الحدیث (۷۷۴) جلد۱ صفحہ۲۳۸

صاحبِ قرآن سے جنت میں کہا جائے گا: قرآنِ کریم پڑھتے جایئے اور چڑھتے جایئے اور ایسے ترتیل سے پڑھئے جیسے آپ دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتے تھے جہاں آپ کی تلاوت ختم ہوگی وہیں آپ کی منزل ہوگی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : اِقْرَأْ ، وَارْتَقِ ، وَرَتِّلْ ، كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِيْ الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا .

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۲۶)	جلد۲	صفحہ۱۶۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۶۲)	جلد۳	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۲۴۰)	جلد۵	صفحہ۲۸۱
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۴۶۴)	جلد۱	صفحہ۴۰۳
قال الالبانی	حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص- رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

صاحب قرآن سے کہا جائے گا:

قرآن کی تلاوت شروع کرو اور اُوپر چڑھنا شروع کرو اور قرآن ترتیل سے پڑھو جیسا تم دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتے تھے یقیناً تمہاری منزل آخری آیت کے پاس ہے جو تم پڑھو گے۔

-☆-

الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث(۱۸۴۰)	جلد۳	صفحہ۳۹۷
قال المحقق	اسنادہ رجالہ ثقات		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۹۱۴)	جلد۳	صفحہ۱۶۴
قال الالبانی	حسن صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۲۰۳۰)	جلد۲	صفحہ۷۷۱
قال الحاکم	ہذا صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث۲۰۷۶)	جلد۲	صفحہ۳۷۲
قال الالبانی	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۶۶)	جلد۳	صفحہ۴۳
قال شعیب الارنوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۶۷۹۹)	جلد۶	صفحہ۳۱۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث(۸۰۰۲)	جلد۷	صفحہ۲۷۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۶۳)	جلد۲	صفحہ۱۷۱
قال الالبانی	حسن صحیح		
المہذب السنن الکبیر	رقم الحدیث(۲۱۸۱)	جلد۱	صفحہ۸۰۳
الادب المفرد	رقم الحدیث(۸۱۲۲)	جلد۲	صفحہ۱۳۳۹

صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا قرآنِ کریم پڑھتے جایئے اور جنت کی منازل طے کرتے جایئے اور ہر آیت کے بدلے اس کیلئے ایک درجہ ہوگا

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ : اِقْرَأْ وَاصْعَدْ ، فَیَقْرَأُ وَیَصْعَدُ بِکُلِّ آیَۃٍ دَرَجَۃً حَتّٰی یَقْرَأَ آخِرَ شَیْءٍ مَعَہُ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۱۲۱)	جلد۲	صفحہ۱۳۴۹
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۳۱)	جلد۱	صفحہ۱۱۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۲۹۹)	جلد۱۰	صفحہ۱۲۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۸۰)	جلد۴	صفحہ۴۲۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۲۲۶)	جلد۳	صفحہ۴۲۲

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو سعید خدری - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

صاحب قرآن جب جنت میں داخل ہوگا تو اسے کہا جائے گا:

- قرآن کریم - پڑھتے جایئے اور چڑھتے جایئے۔ پس وہ تلاوت قرآن کریم کرے گا اور جنت میں ہر آیت کے بدلے ایک درجہ چڑھے گا حتی کہ وہ اس کے پاس جو آخری آیت ہوگی وہ بھی پڑھ لے گا۔

-☆-

صاحبِ قرآن کو قیامت کے دن عزت وکرامت کا تاج اور عزت وکرامت کا لباس پہنایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور وہ تلاوت قرآنِ کریم کرتے ہوئے جنت کے درجات چڑھتا جائے گا اور اس کیلئے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

یَجِیْئُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ : یَارَبِّ حَلِّهٖ ، فَیُلْبَسُ تَاجَ الْکَرَامَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ : یَارَبِّ زِدْهُ ، فَیُلْبَسُ حُلَّةَ الْکَرَامَةِ ، ثُمَّ یَقُوْلُ : یَارَبِّ اَرْضَ عَنْهُ فَیَرْضٰی عَنْهُ ، فَیُقَالُ لَهٗ : اِقْرَاْ وَارْقَ وَتُزَادُ بِکُلِّ آیَةٍ حَسَنَةً.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۱۰)	جلد۲	صفحہ۳۲۲
قال الالبانی	حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۵)	جلد۳	صفحہ۱۶۵
قال الالبانی	حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

صاحب قرآن کو قیامت کے دن بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔ قرآن کہے گا:

اے پروردگار! اسے زیور پہنا، پس اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا:

اے پروردگار! اس کو اور دے۔ پس اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا:

اے پروردگار! اس سے راضی ہو جا پس اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اسے کہا جائے گا:

قرآن پڑھئے اور ترقی کرتے چلے جایئے اور اسے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ کر دیا جائے گا۔

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۲۹)	جلد۲	صفحہ۷۷۰
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۲۳)	جلد۱	صفحہ۱۲۲
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۲۵)	جلد۲	صفحہ۱۶۴
قال الالبانی	حسن		
صحیح الجامع الصغیر والزیادہ	رقم الحدیث (۸۰۳۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۳۳
قال الالبانی	صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۹۲۱)	جلد۲	صفحہ۶۰۹

رات میں دس آیات کی تلاوت کرنے والے کو ایک قنطار اجر وثواب اور ایک قنطار دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کو فرمائے گا: پڑھتے جایئے اور چڑھتے جایئے اور اس ہاتھ سے جنت الخلد اور اس ہاتھ سے جنۃ النعیم لیجئے

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَتَمِيمٍ الدَّارِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ لَهُ :

اِقْرَأْ وَارْقَ لِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتَّى يَنْتَهِيَ اِلَى آخِرِ آيَةٍ مَعَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ : اقْبِضْ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ بِيَدِهِ :يَارَبِّ ! اَنْتَ اَعْلَمُ فَيَقُوْلُ :

بِهٰذِهِ الْخُلْدُ وَبِهٰذِهِ النَّعِيْمُ.

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۱۲۵۳) جلد ۲ صفحہ ۵۱

ترجمة الحديث:

سیدنا فضالہ بن عبید اور سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی رات کو دس آیات تلاوت کرتا ہے اسے ایک قنطار ثواب ملتا ہے اور قنطار دنیا اور جو کچھ دنیا کے اوپر ہے، بہتر ہے۔

جب قیامت کا دن ہوگا تو آپ کا رب عزوجل اسے ارشاد فرمائے گا پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ ہر آیت کا ایک درجہ ہے یہاںتک کہ وہ پہنچ جائے گا اس آخری آیت تک جو اس کے پاس ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

قبضہ جمالے، بندہ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے عرض کرے گا:

اے میرے رب تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

اس ہاتھ سے جنتِ خلد اور اس ہاتھ سے جنتِ نعیم پر قبضہ جمالے۔

-☆-

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۱	صفحہ۳۹۴
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۸)	جلد۱	صفحہ۳۰۶
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۱۱)	جلد۲	صفحہ۳۵۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۱۳۵۸)	جلد۱	صفحہ۷۸۸

علم جو پھیلایا، نیک اولاد، قرآن کریم کا نسخہ جس کا کسی کو وارث بنایا مسجد تعمیر کروائی، مسافروں کیلئے گھر بنایا، نہر جاری کروائی اور صدقہ جو زندگی میں حالت صحت میں نکالا ان سب کا اجر وثواب مرنے والے کو اس کی موت کے بعد ملتا ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ ، عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ ، وَوَلَدًا صَالِحاً تَرَکَهُ ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَیْتًا لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ ، أَوْ نَهْراً أَجْرَاهُ ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَیَاتِهٖ ، یَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۲۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۳
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

مومن کو اس کے مرنے کے بعد جو اس کے اعمال صالحہ اور اسکی نیکیاں اسے پہنچتی ہیں ان میں سے یہ بھی ہیں:

۱- علم جس کی اس نے تعلیم دی اور اسے پھیلایا

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۲۲۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۳
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۱۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۶
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۲۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۱۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۱۸۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۳۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۶
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۲۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۲۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۶
قال محمود محمد محمود:	حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۲۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۹۷
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث(۲۴۹۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۱
قال المحقق:	اسنادہ حسن		

۲- نیک وصالح اولاد جو پیچھے چھوڑ گیا

۳- قرآنِ کریم کا نسخہ جسکا کسی کو وارث بنایا

۴- مسجد جو اس نے تعمیر کی

۵- گھر- رہائش گاہ- جو اس نے مسافروں کیلیئے بنایا

۶- نہر جو اس نے جاری کی یا

۷- صدقہ جو اس نے اپنے مال سے نکالا اپنی زندگی میں اپنی صحت کی حالت میں

ان سب چیزوں کا اجر وثواب اسے اسکی موت کے بعد ملتا رہتا ہے۔

-☆-

مومن کچھ نیک کام اس لیئے سرانجام دیتا ہے کہ انکا اجر وثواب مومن کے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ اس حدیث پاک میں چند کا ذکر کیا گیا ہے۔

عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ ،

علم انسانیت کی بزرگی اور شرف ہے یہ علم ہی مومن کی متاعِ عزیز ہے۔ اسی علم کی بدولت انسان کو برتری نصیب ہوئی ہے۔ علم سے آراستہ افراد کی دو قسمیں ہیں:

۱- وہ علماء جن کا علم صرف انکی ذات تک ہے اس سے وہ خود آراستہ ہوئے اور تہذیب واخلاق کی دولت نصیب ہوئی لیکن اپنے کچھ مشاغل کے باعث وہ علم دوسروں تک منتقل نہ کر سکے۔

۲- وہ علماء جو علم سے آراستہ ہونے کے ساتھ اس علم کی دولت کو بانٹتے بھی ہیں۔ صبح وشام قال اللہ اور قال الرسول- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا درس دیتے ہیں، طلباء ان سے اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔ ایسے خوش نصیب افراد جب دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو فیض یافتگان کی ایک کثیر تعداد چھوڑ جاتے ہیں۔ ان علماء کے مرنے کے بعد اگر ان کے شاگردوں میں سے کوئی اس علم پر عمل کرتا

ہے یا اس کو مزید آگے بانٹتا ہے تو اس کا فائدہ اور اجر اس عالم کو اس کی قبر میں بھی پہنچتا ہے۔ ان کا دیا ہوا علم جیسے جیسے پھیلتا ہے اللہ تعالیٰ قبر میں ان کے ویسے درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

کچھ علماء تصنیف وتالیف کی طرف مائل ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد اپنی ایک کتاب یا چند کتابیں بطور یادگار چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ ملتِ اسلامیہ جیسے جیسے ان کی تصانیف سے، ان کی تالیفات سے مستفیض ہوتی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ویسے ہی ان کے قبر میں درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

وَلَداً صَالِحاً تَرَکَهُ

نیک اولاد اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے یہ وہ انعام ہے کہ جسے یہ نصیب ہوا گر وہ اس کا شکر ادا کرنا چاہے تو شاید نہ کر سکے۔ مومن کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اس کی نیک اولاد اس کے بڑے کام آتی ہے۔ اولاد جو بھی نیکی کرتی جائے گی باپ کو قبر میں اس کا فائدہ پہنچتا جائے گا۔

اولاد اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو تو ماں باپ کی قبر منور ہو جاتی ہے۔ اولاد علم کی خیرات بانٹے یا صدقہ وخیرات کرے، کسی راہ چلتے کو راہ بتائے یا کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آئے، غرباء ومساکین کی خدمت کرے یا مہمان نوازی اور سخاوت کو اپنا شعار بنائے ان تمام صورتوں میں نیک اولاد کا اجر اس کے ماں باپ کو قبر میں ملتا ہے اور ان کے درجات بلند ہوتے جاتے ہیں۔

مُصْحَفاً وَرَّثَهُ

اولاد کو وراثۃً قرآن مل گیا اب اولاد اس قرآنِ کریم کی تلاوت کرتی ہے اپنے باطن کو اس سے منور کرتی ہے تو اس کا اجر وثواب اس کے وارث بنانے والے کو اس کی قبر میں ملتا رہتا ہے۔

مَسْجِداً بَنَاهُ

ایک مسلم نے مسجد بنائی اور وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا اب اس مسجد کی وجہ سے اسے مسلسل ثواب پہنچتا رہے گا۔

مسجد کے میناروں سے پانچ وقت اذان کی آواز سے اس کی قبر پر رحمتوں کا نزول ہوگا کیونکہ اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے اور نیک روحیں مسجد کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو اس کا اجر اس صورت میں بھی ہوسکتا ہے کہ اس کی قبر سے عذاب دور کردیا جائے اور جنت کے منتظم فرشتے مقرر کردیئے جائیں۔

مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کی جاتی ہے اس کا ثواب اس بنانے والے کو بھی مسلسل ملتا رہے گا پھر جماعت جتنی بڑی ہوگی اجروثواب بھی اتنا زیادہ ہوگا۔ مسجد میں قرآنِ کریم کی تعلیم دی جاتی ہے، بچے اپنے سینے قرآنِ کریم سے معطر کرتے ہیں تو یقیناً اس بنانے والے کو بھی اللہ تعالیٰ معطر کرے گا اور قرآنِ کریم کی برکات سے اسے معمور کرے گا۔

مسجد میں وعظ ونصیحت کی جاتی ہے، دین کا درس دیا جاتا ہے، نامعلوم کتنے لوگ اس وعظ ونصیحت سے متاثر ہوتے ہیں تو ان سب کا اجروثواب اس مسجد بنانے والے کو بھی ملتا رہے گا۔

بعض مساجد میں صلاۃ الجمعہ ادا کی جاتی ہے، صلاۃ الجمعہ میں اھلِ ایمان کی کثیر تعداد شرکت کرتی ہے اور سب ایک امام کے پیچھے سجدہ ریز ہوجاتے ہیں تو اس کا اجروثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔

مسجد میں یہ نیکیاں دن دودن کی بات نہیں بلکہ جب تک مسجد ہے اور اس میں اللہ کی بندگی کرنے والے آتے رہتے ہیں اس وقت تک اس بنانے والے کے درجات بلند وبرتر ہوتے رہیں گے۔

بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ

مسافروں کیلئے ایک گھر بنایا کہ جس میں سفر سے تھکے ماندے مسافر چند گھڑیاں آرام کرلیں اس کا اجروثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔ یہ مسافر خانہ جب تک رہے گا اور مسافر اس میں آرام کرتے رہیں گے اس بنانے والے کی قبر کو راحت وآرام سے بھر دیا جائیگا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بنانے والے نے اسے بنایا اور اس سے مسافروں سے سفر کی کلفت میں کمی آئی ان کی تھکاوٹ دور

اوران کی پریشانی کا ازالہ ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے عالمِ برزخ کے سفر کو آسان کر دے اس کی پریشانیاں ختم کر دے اور اس کی قبر کو جنت کا باغ بنا کر اسے راحت وآرام سے ہمکنار کر دے۔

نَهْراً اَجْرَاهُ

کوئی نہر کھدوا کر جاری کر دی، نہر جاری ہو تو اس کا پانی جہاں جہاں جائے گا وہاں زندگی کے آثار ہونگے، سبزہ ہوگا، چرند و پرند اس سے مستفیض ہونگے، انسان خود پیاس بجھائے گا، اپنے کھیتوں کو سیراب کرے گا اور اپنے جانوروں کو پلائے گا۔

الغرض اس نہر سے جو بھی فائدہ حاصل کرے چاہے وہ جانور ہی کیوں نہ ہو اس کا اجر وثواب اس نہر جاری کرنے والے کو ہوگا اور اگر وہ اس دنیا سے چلا جائے تو جیسے جیسے اللہ کی مخلوق اس نہر سے فائدہ حاصل کرتی رہے گی ویسے ہی اس کے قبر میں درجات بلند ہوتے رہیں گے۔

صَدَقَةٌ اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ

زندگی میں اور حالتِ صحت میں نکالے جانے والے صدقے کا اجر وثواب بھی مومن کو اس کی قبر میں پہنچتا رہتا ہے۔ صحت اور حیات کی شرط اس لیئے لگائی گئی کہ اگر کوئی زندگی کے آخری سانسوں میں بیماری کی حالت میں یعنی مرض الموت میں کہے کہ میرا یہ مال صدقہ ہے یہ مال صدقہ ہے تو اس کی بات نہ مانی جائے گی کیونکہ اب یہ مال اس کا نہیں رہا بلکہ اسکے ورثاء کا ہو گیا ہے۔

-☆-

جس نے کسی کو علم سکھایا، جس نے کسی کو قرآن کا وارث بنایا یا بیٹا چھوڑا جو اس کی موت کے بعد اس کیلئے استغفار کرتا رہا اس کے مرنے کے بعد بھی اسے قبر کے اندر اجر وثواب ملتا رہتا ہے

عَنْ اَنَسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

سَبْعٌ يَجْرِیْ لِلْعَبْدِ اَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِیْ قَبْرِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ:

مَنْ عَلَّمَ عِلْماً ، اوكَرَی نَهراً ، اَوْحَفَرَ بِئْراً ، اَوْ غَرَسَ نَخلاً ، اَوْ بَنٰی مَسْجِداً اَوْ وَرَّثَ مُصْحَفاً ، اَوْ تَرَکَ وَلَداً يَسْتَغْفِرُلَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ .

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۱۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۲۴
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۱۳۰۸)	جلد۱	صفحہ۷۲۵
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۳۸۲۶)	جلد۳	صفحہ۳۵۶
صحيح الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۷۳)	جلد۱	صفحہ۱۴۰
قال الالبانی	هذا حديث حسن لغيره		

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر بندے کیلئے جاری ہوتا ہے حالانکہ وہ اپنی موت کے بعد اپنی قبر میں ہوتا ہے۔

جس نے کسی کو علم سکھایا،

نہر کھدوائی،

کنواں کھدوایا،

کوئی کھجور کا درخت لگایا،

مسجد بنائی،

کسی کو مصحف -قرآن کریم- کا وارث بنایا

یا بیٹا چھوڑا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کرے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۵۹)	جلد۱	صفحہ۵۲۶
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن لغیرہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۶۰۰)	جلد۲	صفحہ۶۹۹
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن لغیرہ		
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۶۶۲)	جلد۲	صفحہ۱۶۶۲
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۶۷۱)	جلد۲	صفحہ۱۶۶۲
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۶۰۲)	جلد۱	صفحہ۶۷۴
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		

ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے بعد میں شیاطین انہیں گمراہ کر دیتے ہیں قرآن کریم اللہ کی وہ ذیشان کتاب ہے جسے پانی سے دھویا نہیں جا سکتا عدل وانصاف کرنے والا حکمران، رقیق القلب، پاکدامن تینوں جنتی ہیں، اللہ کی راہ میں خرچ کیجئے اللہ تعالیٰ تم پر خرچ کرے گا

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ – : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِىْ خُطْبَتِهٖ :

اَلَا اِنَّ رَبِّىْ اَمَرَنِىْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِىْ فِىْ يَوْمِىْ هَذَا ، كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ ، وَاِنِّى خَلَقْتُ عِبَادِىْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ ، وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ ، وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوْا بِىْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا. وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ ، اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ ، وَقَالَ : اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ ، وَاَبْتَلِيَ بِكَ ، وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ

کِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ ، تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ ، وَإِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ : رَبِّ ! اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِىْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً ، فَقَالَ : اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوْکَ ، وَاغْزُهُمْ نُغْزِکَ ، وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقْ عَلَيْکَ ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ ، وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَکَ مَنْ عَصَاکَ قَالَ : وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ : ذُوْسُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِىْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ . قَالَ : وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ : الضَّعِيْفُ الَّذِىْ لَا زَبْرَ لَهُ ، الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَا يَتْبَعُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا ، وَالْخَائِنُ الَّذِىْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهُ ، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِىْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُکَ عَنْ اَهْلِکَ وَمَالِکَ . وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِالْكَذِبَ ، وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۶۵)	جلد۴	صفحہ۲۱۹۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۲۰۷)	جلد۴	صفحہ۳۳۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۲۰۸)	جلد۴	صفحہ۳۳۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۲۰۹)	جلد۴	صفحہ۳۳۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۲۱۰)	جلد۴	صفحہ۳۳۳
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد۳	صفحہ۱۰۲
قال الحق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۱۸۳)	جلد۲	صفحہ۵۱۹
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۱۶)	جلد۷	صفحہ۲۷۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۵۳)	جلد۱۶	صفحہ۴۹۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ علی شرط مسلم		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۱۷)	جلد۷	صفحہ۲۷۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۵۶)	جلد۱۴	صفحہ۱۴۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۴۱۴)	جلد۱۳	صفحہ۳۸۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عیاض بن حمار- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ایک دن خطبہ میں ارشاد فرمایا:

سن لیجئے! بے شک میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں دین کی وہ باتیں سکھاؤں جن سے تم لاعلم ہو ان باتوں میں سے جو اس نے مجھے آج کے دن سکھائی ہیں۔ جو مال میں اپنے بندے کو دوں وہ حلال وطیب ہے۔ میں نے اپنے تمام بندوں کو ملتِ حنفیہ، اسلام پر پیدا فرمایا ہے۔ شیطان ان کے پاس آ جاتے ہیں انہیں ان کے دین سے برگشتہ کر دیتے ہیں اور ان پر وہ چیزیں حرام کر دیتے ہیں جو میں نے ان کیلئے حلال کی ہیں۔ وہ شیاطین انسانوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کی میں نے کوئی سند، کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔

اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا۔ عرب کے ہوں یا عجم کے سوائے ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے آپ کو اس لئے بھیجا کہ آپ کو آزماؤں اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس آپ کو بھیجا اور میں نے آپ پر

المصنف	رقم الحدیث (۲۰۲۵۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۵۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۴۱۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۸۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۵۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۴۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۵۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۴۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

کتاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوسکتا اور آپ اس کی تلاوت کریں گے سوئے بھی اور حالت بیداری میں بھی اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں قریش کو جلا دوں۔ میں نے عرض کی:

اے رب! تب وہ میرا سر کچل دیں گے اور اسے روئی کی طرح کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو نکال دیجئے جیسے انہوں نے آپ کو نکالا اور جہاد کیجئے ان سے ہم آپ کی مدد کریں گے اور خرچ کیجئے ہم آپ پر خرچ کریں گے اور جہاد کیلئے لشکر بھیجئے ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے۔ فرشتوں کے۔ اور جو لوگ آپ کی اطاعت کریں ان کو لے کر ان سے جہاد کیجئے جو آپ کی نافرمانی کریں۔

ارشاد فرمایا:

اہل جنت تین ہیں: حاکم انصاف کرنے والا، صدقہ کرنے والا، اللہ کی طرف سے توفیق یافتہ اور نرم دل آدمی جو ہر قریبی رشتہ دار، ہر مسلمان پر رحم کرنے والا ہو اور پاک دل، پاک دامن اہل وعیال والا۔

اھلِ نار۔ جہنمی لوگ۔ پانچ قسم کے ہیں: وہ ضعیف جس کے پاس عقل نہ ہو، جو تمہارے ماتحت ہوں نہ وہ اھل وعیال چاہتے ہیں اور نہ مال۔ وہ خائن۔ خیانت کرنے والا۔ جس کی طمع ولالچ پوشیدہ نہ ہو جو معمولی سی چیز میں بھی خیانت کرے، وہ آدمی جو صبح وشام تمہارے ساتھ دھوکہ کرے، تمہارے اھل اور تمہارے مال کے معاملہ میں اور اللہ تعالیٰ نے بخل یا جھوٹ کا ذکر کیا اور شنظیر، فحش گو کہتے ہیں۔

-☆-

طھارت ایمان کا حصہ ہے، الحمدللہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمدللہ زمین وآسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے، قرآنِ کریم عمل کرنے والے کے حق میں اور بے عمل کے خلاف حجت ودلیل ہے

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ ، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَآنِ – اَوْتَمْلَأُ – مَا بَیْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ، وَالصَّلَاۃُ نُوْرٌ ، وَالصَّدَقَۃُ بُرھَانٌ ، وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ ، وَالْقُرْآنُ حُجَّۃٌ لَکَ اَوْعَلَیْکَ ، کُلُّ النَّاسِ یَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَہُ فَمُعْتِقُھَا اَوْ مُوْبِقُھَا .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
قال الحق:	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو مالک اشعری- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

وضو ایمان کا حصہ ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمد للہ یہ دونوں زمین وآسمان کے مابین کو بھر دیتے ہیں۔ صلاۃ- نماز- نور ہے، صدقہ برھان- دلیل- ہے، صبر روشنی ہے، قرآن کریم- اگر تو اس پر عمل کرے تو- تیرے حق میں حجت ہے یا- اگر تو اس کی مخالفت کرے تو- تیرے خلاف حجت ہے۔

ہر آدمی صبح کے وقت اپنے نفس کا سودا کرتا ہے پس ان میں سے کچھ اپنے نفس کو عذاب سے بچا لیتے ہیں اور باقی لوگ اپنے نفسوں کو نافرمانی کے باعث ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۳۰۱)	جلد۱	صفحہ۲۱۷
قال الحقق:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۳۰۰)	جلد۲	صفحہ۴۱۱
قال الحقق:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۴۹۷۱)	جلد۴	صفحہ۱۲۹
قال الحقق:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۷۳۰۴)	جلد۷	صفحہ۲۹۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۲۸۰)	جلد۱	صفحہ۱۲۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۲۲۹)	جلد۱	صفحہ۱۰۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۵۱۷)	جلد۵	صفحہ۵۳۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۵۱۷)	جلد۳	صفحہ۴۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث(۲۴۳۳)	جلد۵	صفحہ۶

شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۹
قال البغوی:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۴۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۴
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹۰۲)	جلد ۳۷	صفحہ ۵۳۶
قال شعیب الارنووط:	حدیث صحیح، وھذا اسناد رجالہ ثقات رجال الصحیح الا انہ منقطع		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹۰۸)	جلد ۳۷	صفحہ ۵۴۲
قال شعیب الارنووط:	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح رجالہ ثقات رجال الصحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۹۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی	صحیح		

قیامت کے دن ہر قوم کا ایک گواہ انہیں میں سے ہوگا اور حضور سیدنا نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ان سب پر گواہ ہوں گے اور قرآنِ کریم میں ہر چیز کا بیان ہے، یہ سراپا ھدایت ورحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کیلئے

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْداً عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْداً عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَاناً لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝[۱]

ترجمہ:

اور اس دن جب ہم اٹھائیں گے ہر امت .سے ایک گواہ ان پر انہیں میں سے اور ہم لے آئیں گے آپ کو بطور گواہ ان سب پر اور ہم نے اتاری ہے آپ پر کتاب اس میں بیان ہے ہر چیز کا اور یہ سراپا ہدایت ورحمت ہے اور خوش خبری ہے اہل اسلام کیلئے۔

-☆-

(۱) سورۃ النحل : ۸۹/۱۶

قرآنِ کریم متقین کیلئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، جن کا قرآن کریم پر ایمان ہے اور پہلے انبیاء کرام کی کتابوں پر ایمان ہے اور آخرت -قیامت- پر یقین رکھتے ہیں

الٓمّٓ o ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ o الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ o وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ o

الف لام میم۔ یہ ذی شان کتاب ذرا شک نہیں اس میں، یہ ہدایت ہے پرہیزگاروں کیلئے۔ وہ جو ایمان لائے ہیں غیب پر اور صحیح صحیح ادا کرتے ہیں نماز اور اس سے جو ہم نے انہیں روزی دی خرچ کرتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے ہیں اس پر -اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جو اتارا گیا ہے آپ پر اور جو اتارا گیا آپ سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔

سورہ بقرہ: آیت ۱تا۴

قرآنِ کریم اس لئے نازل کیا گیا تا کہ مکہ مکرمہ اور اس کے اطراف -اطراف عالم- میں بسنے والوں کو قیامت کے دِن سے خبردار کیا جائے اس دِن ایک فریق جنت میں اور ایک فریق جہنم میں ہوگا

وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْهِ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ٥

ترجمہ:

اور یونہی ہم نے وحی کے ذریعے اتارا ہے آپ کی طرف قرآن عربی زبان میں تا کہ آپ ڈرائیں اہل مکہ کو اور جو اس کے آس پاس -آباد- ہیں اور تا کہ آپ ڈرائیں اکٹھے ہونے کے دن سے جس -کی آمد- میں کچھ شبہ نہیں ۔ -اس دن- ایک فریق جنت میں اور دوسرا فریق بھڑکتی آگ میں ہوگا۔

-☆-

سورہ شوریٰ: آیت ۷

امتِ مسلمہ کا م تھوڑا اجروثواب زیادہ، قرآنِ کریم والوں کو دودو قیراط اجروثواب دیا جائے گا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – أَنَّه سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ :

اِنَّمَا بَقَاؤُکُمْ فِیْمَا سَلَفَ قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ ، کَمَا بَیْنَ صَلاَةِ الْعَصْرِ اِلَی غُرُوْبِ الشَّمْسِ، اُوْتِیَ اَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ ، فَعَمِلُوْا حَتَّی اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِیْرَاطًا قِیْرَاطًا ، ثُمَّ اُوْتِیَ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ الْاِنْجِیْلَ ، فَعَمِلُوا اِلَی صَلاَةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِیْرَاطًا قِیْرَاطًا ، ثُمَّ اُوْتِیْنَا الْقُرْآنَ ، فَعَمِلْنَا اِلَی غُرُوْبِ الشَّمْسِ ، فَاُعْطِیْنَا قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ ، فَقَالَ اَهْلُ الْکِتَابَیْنِ : اَیْ رَبَّنَا ، اَعْطَیْتَ هٰؤُلَاءِ قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ ، وَاَعْطَیْتَنَا قِیْرَاطًا قِیْرَاطًا ، وَنَحْنُ کُنَّا اَکْثَرَ عَمَلًا ؟ قَالَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : هَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ اَجْرِکُمْ مِنْ شَیْءٍ ؟ قَالُوْا: لَا ، قَالَ : فَهُوَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَاءُ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۷)	جلد۱	صفحہ۱۸۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۲۶۹)	جلد۲	صفحہ۲۶۸

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرما رہے تھے:

تمہارے اس دنیا میں باقی رہنے کی مدت جو امتیں تم سے پہلے گزر گئی ہیں کی نسبت اس طرح ہے جس طرح نماز عصر سے لیکر نماز مغرب کی درمیانی مدت۔ اہل تورات کو تورات دی گئی اور انہوں نے نصف دن عمل کیا اور تھک گئے اور ان کو ایک ایک قیراط مزدوری دی گئی۔ پھر اہل انجیل کو انجیل ملی اور انہوں نے نماز عصر تک کام کیا اور ان کو ایک ایک قیراط مزدوری ملی اور اس کے بعد ہمیں قرآن عطا کیا گیا اور ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا تو ہمیں -بطور اجرت- دو دو قیراط دیئے گئے۔

تورات اور انجیل والوں نے کہا: اے ہمارے رب! تو نے ان کو -قرآن والوں کو- دو دو قیراط دیئے اور ہمیں ایک ایک قیراط دیا حالانکہ ہمارا کام بہت زیادہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں نے تمہیں اجرت و مزدوری دیتے کوئی ظلم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۶۷)	جلد۴	صفحہ۲۳۳۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۳۳)	جلد۴	صفحہ۲۳۵۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۳۹)	جلد۱۵	صفحہ۱۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۲۳۱)	جلد۱۶	صفحہ۲۰۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۰۵)	جلد۹	صفحہ۳۲۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۱۷۷)	جلد۱۰	صفحہ۲۸۳
قال الالبانی	صحیح		

قرآنِ کریم کی اتباع کرنے والے اور اللہ رحمان سے بن دیکھے ڈرنے والے کیلئے مغفرت اور اجرِ عظیم کی خوش خبری ہے

اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكۡرَ وَخَشِيَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ فَبَشِّرۡهُ بِمَغۡفِرَةٍ وَّاَجۡرٍ كَرِيۡمٍ ۝

ترجمہ:

آپ تو صرف اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو اتباع کرتا ہے قرآن کا اور ڈرتا ہے۔ خداوند۔ رحمٰن سے بن دیکھے۔ پس مژدہ سنایئے ایسے آدمی کو مغفرت کا اور بہترین اجر کا۔

-☆-

سورہ یٰسین آیت ۱۱

وہ مومن جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دِل کانپ جاتے ہیں
جب قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے
جو نماز قائم کرتے ہیں اور رزقِ الٰہی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں
ان کیلئے جنت میں درجات ہیں، مغفرت ہے اور باعزت روزی ہے

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ο الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ο أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ο[1]

ترجمہ:

صرف وہی سچے ایمان دار ہیں کہ جب ذکر کیا اللہ تعالیٰ کا تو کانپ اٹھتے ہیں ان کے دل اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر اللہ کی آیتیں تو یہ بڑھا دیتی ہیں ان کے ایمان کو اور صرف اپنے رب پر وہ بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۱) سورۃ الانفال: آیت نمبر ۲ تا ۴

جو صحیح صحیح ادا کرتے ہیں نماز کو، نیز اس سے جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ انہی کیلئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور باعزت روزی۔

☆

اے میرے حبیب!
آپ نصیحت فرماتے رہیے اس قرآن سے ہر اس آدمی کو
جو اللہ کے عذاب سے ڈرتا ہے

اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیٖ وَنُمِیۡتُ وَاِلَیۡنَا الۡمَصِیۡرُ ۝ یَوۡمَ تَشَقَّقُ الۡاَرۡضُ عَنۡهُمۡ سِرَاعًا ذٰلِکَ حَشۡرٌ عَلَیۡنَا یَسِیۡرٌ ۝ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَقُوۡلُوۡنَ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِجَبَّارٍ فَذَکِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ یَّخَافُ وَعِیۡدِ ۝.

ترجمہ:

بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی (سب نے) لوٹنا ہے۔ جس روز زمین پھٹ جائے گی ان کے اوپر سے جلدی سے نکل پڑیں گے۔ یہی حشر ہے یہ ہمارے لیے بالکل آسان ہے۔

ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں۔ پس آپ نصیحت کرتے رہیے اس قرآن سے ہر اس شخص کو جو (میرے) عذاب سے ڈرتا ہے۔

سورہ ق: (۴۳-۴۵)

جبریلِ امین-علیہ السلام-حضور سیدنا نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ ہر سال رمضان المبارک میں قرآن کریم کا دور کرتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِی رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ – عَلَيْهِ السَّلَام – وَكَانَ يَلْقَاهُ فِی كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶)	جلد۱	صفحہ۲۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۹۰۲)	جلد۲	صفحہ۵۶۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۲۰)	جلد۲	صفحہ۹۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۵۴)	جلد۳	صفحہ۱۱۰۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۹۷)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۰۸)	جلد۴	صفحہ۱۸۰۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۵۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۸۷
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، خصوصاً رمضان المبارک میں جب جبریل امین -علیہ السلام- آپ سے ملاقات کرتے تو اس وقت سب سے زیادہ سخی ہوتے۔

جبریل امین -علیہ السلام- آپ سے رمضان المبارک کی ہر رات ملتے تھے اور آپ سے قرآنِ کریم کا دور کرتے تھے تو حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- خیر و بھلائی میں چھوڑی ہوئی -تیز- ہوا سے زیادہ سخی ہوتے۔

-☆-

السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۳۱۶)	جلد۳	صفحہ۹۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۳۹)	جلد۷	صفحہ۲۳۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴۲)	جلد۲	صفحہ۴۹۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۷۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۴۰)	جلد۸	صفحہ۲۲۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۴۱)	جلد۲	صفحہ۳۵۷
قال الالبانی	متفق علیہ		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۷۸۰۵)	جلد۲	صفحہ۲۸۷

جبریلِ امین - علیہ السلام - حضور سیدنا نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - سے قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے

رَوَی اَبُوْهُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوہریرہ اور سیدہ فاطمۃ الزہراء - رضی اللہ عنہما - سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - نے:

حضرت جبرائیل - علیہ السلام - ان سے قرآنِ پاک کا دور کرتے تھے۔

-☆-

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۲۲۰) جلد۲ صفحہ۹۹۵

قیامت کے دن قرآنِ کریم اوراس پر عمل کرنے والے یوں آئیں گے کہ آگے آگے سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران ہوں گی یہ دونوں سوتیں گویا کہ دو بادل ہیں، دو سیاہ رنگ کے سائبان ہیں جن میں چمک ہے یا صف باندھے پرندوں کی دو قطاریں ہیں، یہ دو سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی شکایت کریں گی

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَان الْكِلَابِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ :

يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ . وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ :

كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ ، اَوْ كَاَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا .

ترجمة الحديث:

سیدنا نواس بن سمعان کلابی -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرمارہے تھے:

قیامت کے دن قرآنِ کریم اور قرآنِ کریم والے وہ لوگ جو اس پر عمل کیا کرتے تھے، کو لایا جائے گا اور اس -قرآنِ کریم- کے آگے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ہوں گی۔ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ان دونوں سورتوں کیلئے تین مثالیں بیان فرمائیں جنہیں میں ابھی تک بھول نہ پایا۔ وہ دونوں سورتیں -سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران- گویا کہ دو بادل ہوں یا دو سیاہ رنگ کے سائبان جن کے درمیان چمک ہو یا گویا کہ وہ دو سورتیں صف باندھے ہوئے پرندوں کی دو قطاریں ہوں جو وہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے دلیل و حجت دیں گی- انکی شفاعت کریں گی-۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۰۵)	جلد۱	صفحہ۶۹۰
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۸۳)	جلد۳	صفحہ۱۵۴
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۶۳۷)	جلد۲۹	صفحہ۱۸۵
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، الولید بن مسلم- وان کان ی بتدلیس التسویۃ- وقد توبع		

قرآنِ کریم قرآنِ کریم پرعمل کرنے والے کے حق میں ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور قرآنِ کریم قرآنِ کریم پر عمل نہ کرنے والے کے خلاف ایسا مدمقابل ہوگا جس کی تصدیق کی جائے گی ،قرآنِ کریم عمل کرنے والوں کو جنت اور اسے پسِ پشت ڈالنے والوں کو جہنم کی طرف لے جائے گا

عَنْ جَابِرٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ: اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ ، وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ ، مَنْ جَعَلَہُ اِمَامَہُ ، قَادَہُ اِلَی الْجَنَّۃِ ، وَ مَنْ جَعَلَہُ خَلْفَ ظَھْرِہٖ سَاقَہُ اِلَی النَّارِ .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۴)	جلد۱	صفحہ۳۳۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ جید، رجالہ رجال الشیخین غیر عبداللہ بن الاجلح، فانہ لم یخرج لہ، ولا احدھما، وھو صدوق		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۴)	جلد۱	صفحہ۲۲۴
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۰۱۹)	جلد۵	صفحہ۳۱
قال الالبانی	قلت: واسنادہ جید، رجالہ ثقات		

ترجمة الحديث:

سیدنا جابر بن عبداللہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قرآنِ کریم -عمل کرنے والے کے حق میں- ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور -عمل نہ کرنے والے کے خلاف- ایسا مدمقابل ہے جس کی تصدیق کی جائے گی۔ جس نے اسے اپنا امام وقائد مانا یہ اسے جنت تک لے جائے گا اور جس نے اسے پسِ پشت ڈالا اسے جہنم تک لے جائے گا۔

-☆-

سیدنا حارثہ بن نعمان -رضی اللہ عنہ- جنت میں تلاوت قرآن میں مشغول

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاْءَةً فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا : حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذَالِكُمُ الْبِرُّ ، كَذَالِكُمُ الْبِرُّ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۳۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۶۳۶
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۹۲۹)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۳۵
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
جمع الجوامع	رقم الحدیث (۱۲۰۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۷۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۲۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۲۱۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۵۷۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں تلاوتِ قرآن سنی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟

انہوں نے عرض کی:

یہ حارثہ بن نعمان ہے۔ نیکی کا اجر ایسے ہی ہوتا ہے۔ نیکی کا اجر ایسے ہی ہوتا ہے۔

-☆-

نیکی ایمان والے کو جنت لے جاتی ہے، پھر نیکی نیکی میں فرق ہے۔ بعض نیکیوں پر ان کے

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۷۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۲۷
قال الالبانی	صحیح بالفاظ مختلفۃ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۱۴)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۷۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۱۵)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۷۹
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح بالفاظ مختلفۃ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۰۶۰)	جلد ۱۷	صفحہ ۵۳۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۹۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۸۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۹۶۲)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۲۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۸۵۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۰۸۰)	جلد ۴۰	صفحہ ۹۶
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۱۸۲)	جلد ۴۲	صفحہ ۱۰۰
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین	بالفاظ مختلفۃ	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۳۳۷)	جلد ۴۲	صفحہ ۲۰۶
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح بالفاظ مختلفۃ		

عوض انعامات ملتے ہیں لیکن بعض نیکیاں ایسی ہیں جن پر جب انعام ملتے ہیں تو ان کو احاطہ تحریر میں نہیں لایا جاسکتا۔

ماں سے نیکی کرنا، اسے خوش رکھنا اور اسکی فرمانبرداری کر کے اسکا دل جیتنا ایسی نیکی ہے جس کا انعام کون بیان کرسکتا ہے۔

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے سیدنا حارثہ بن نعمان کو جنت میں دیکھا یہ ایک مومن کیلئے تھوڑا شرف نہیں کہ اس کے جنتی ہونے کی گواہی اللہ کے پیارے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دے دیں لیکن اس پر مستزاد یہ کہ حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے اسے جس حالت میں دیکھا اور اسکی جو کیفیت مشاھدہ کی وہ قابلِ صد رشک ہے۔ حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے اسے قرآن کی تلاوت کرتے دیکھا۔

سبحان اللہ! کیا مرتبہ ہے اس مومن کا جسے جنت میں قرانِ کریم کی تلاوت نصیب ہو اور تلاوتِ کلامِ الٰہی کے مزے جنت کی بہاروں میں بھی لے رہا ہو۔ یہ سب کچھ ماں کی خدمت کا صلہ ہے اور ماں کی خدمت کے صلہ کو زمینی پیمانوں میں تولا نہیں جاسکتا۔

-☆-

نماز ادا کرنے والا جب مسواک کر کے نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے، اس کی قراءت سنتا ہے، قریب آتا ہے حتی کہ اپنا منہ نماز پڑھنے والے کے منہ سے لگالیتا ہے پھر نمازی کے منہ سے جو قرآن کریم نکلتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں چلا جاتا ہے

عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْمَلَكُ خَلْفَهُ فَيَسْتَمِعُ لِقَرَاءَ تِهِ ، فَيَدْنُوْ مِنْهُ حَتّٰى يَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيْهِ ، فَمَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا صَارَ فِي جَوْفِ الْمَلَكِ ، فَطَهِّرُوْا أَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْآنِ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۵)	جلد۱	صفحہ۲۳۰
قال المحقق	حذا حدیث حسن		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۲۱۳)	جلد۳	صفحہ۲۱۴
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۵)	جلد۱	صفحہ۲۰۴
قال الالبانی	حذا حدیث حسن صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۵۶۴)	جلد۲	صفحہ۲۱۶

ترجمة الحديث:

سیدنا علی المرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی قرات سنتا ہے اور اس کے بہت قریب آ جاتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس پڑھنے والے کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔ قرآن کریم کا جو بھی کلمہ اس نمازی کے منہ سے نکلتا ہے فرشتے کے پیٹ میں پہنچتا ہے۔ اس لئے تم اپنے مونہوں کو پاک وصاف رکھو تلاوت قرآن کے لئے۔

-☆-

سبحان اللہ! حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی امت کیلئے یہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔ اب بھی اگر کوئی کلمہ گو اپنی محرومی کا ذکر کرے تو اس پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے ورنہ نبی رحمت -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنی امت کو نوازنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

انسان کبھی غور تو کرے! شاید اسکا بیٹا یا بھائی اس کے قریب بیٹھنا پسند نہ کرے لیکن قربان جائیں حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے کہ جن کی نگاہِ کرم نے اس درجہ نواز دیا کہ با مسواک وضو کر کے انسان صلاۃ کیلئے کھڑا ہو اور تلاوت قرآن کریم شروع کرے تو اللہ کی نوری مخلوق اس کی تلاوت قران پر گرویدہ ہو جاتی ہے جیسے ہی وہ قرآن کریم کے چند کلمات ادا کرتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ دیتا ہے۔ اب قرآن کریم کی جو تلاوت بھی ہے اس کے منہ سے نکل کر پاک مخلوق کے منہ کے ذریعے اس کے پیٹ میں چلی جاتی ہے۔ گویا اس امت کی تلاوت قرآن نوری مخلوق کی غذا بنتی ہے۔ اگر آج اللہ کے فرشتے منہ پر منہ رکھ کر پیار و محبت سے تلاوت قرآن کی سماعت کے مزے لیتے ہیں تو کل قیامت کو انشاء اللہ یہی فرشتے اس محبت کی لاج رکھیں گے اور در جنت تک اس کے مدد و معاون ہونگے۔

سیدنا ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - رقیق القلب تھے جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا - قَالَ:

لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - وَجَعُہٗ، قِیْلَ لَہٗ فِی الصَّلَاۃِ، فَقَالَ:

مُرُوا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَتْ عَائِشَۃُ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا -:

اِنَّ اَبَابَکْرٍ رَجُلٌ رَقِیْقٌ اِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ غَلَبَہُ الْبُکَاءُ، فَقَالَ:

مُرُوْہُ فَلْیُصَلِّ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۴)	(۷۱۲)	(۷۱۳)	
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۱۸)		جلد ۱	صفحہ ۳۱۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۴۰)		جلد ۱	صفحہ ۲۸۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۰۹)		جلد ۱	صفحہ ۴۳۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۲۰)		جلد ۵	صفحہ ۴۸۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح			

ترجمة الحديث:

سیدنا ابن عمر -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا:

جب حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا درد شدت اختیار کر گیا تو آپ سے نماز پڑھانے کے متعلق عرض کی گئی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر کو میرا حکم پہنچا دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا نے- عرض کی: حضرت ابوبکر رقیق القلب ہیں نرم دل آدمی ہیں۔ جب وہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے تو ان پر گریہ -رونا- غالب آجائے گا۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

انہیں میرا حکم پہنچا دو کہ وہ نماز کی امامت کروائیں۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۲۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرطھما		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۵۳۹)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۵
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۱۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۲۲۷)	جلد ۸	صفحہ ۳۰۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۲۲۸)	جلد ۸	صفحہ ۳۰۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۴۱۹)	جلد ۸	صفحہ ۳۵۲
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۹۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۲۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۷۵۲)	جلد ۱۸	صفحہ ۷۸
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۶۳۷)	جلد ۱۸	صفحہ ۴۵
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

حضرت سفیان ثوری۔ رحمۃ اللہ علیہ۔
قرآن کریم کی ایک آیت کی تلاوت کرتے جاتے اور مسلسل روتے جاتے

حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ الصَّقْرِ السَّدُوْسِيُّ قَالَ:

كَـانَ اَبِیْ خَاصًّا بِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِ . قَالَ اَبِيْ : فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَى سُفْيَانَ فِیْ نَحْوِ الظُّهِيْرَةِ ، فَاَذِنَتْ لِيْ امْرَاَةٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْكِيْ ، وَهُوَ يَقُوْلُ :

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ٥

[سورہ زخرف:۸۰]

ثُـمَّ يَقُوْلُ : بَلَى يَارَبِّ ! بَلَى يَارَبِّ ! وَيَنْتَحِبُ وَيَنْظُرُ اِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ دُمُوْعُهُ تَسِيْلُ . فَمَكَثْتُ جَالِسًا مَا شَاءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَیَّ فَجَلَسَ مَعِيَ فَقَالَ:

مُنْذُ كَمْ اَنْتَ هٰهُنَا ؟ مَا شَعُرْتُ بِمَكَانِکَ.

الرقۃ والبکاء صفحہ ۳۵۸

ترجمہ:

جناب خالد بن صقر سدوسی نے فرمایا:

میرے والد گرامی حضرت سفیان ثوری - رحمۃ اللہ علیہ - کے خاص احباب میں سے تھے

میرے والد صاحب نے فرمایا:

میں نے دوپہر کے وقت حضرت سفیان ثوری کی خدمت میں حاضر ہو کر اندر آنے کی اجازت مانگی تو ایک عورت نے مجھے اجازت دے دی میں آپ کے ہاں داخل ہوا تو آپ رو رہے تھے اور کہتے جا رہے تھے:

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ○

کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کے باطن اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے حالانکہ ہمارے لکھنے والے معزز فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں (ان کے اعمال) پھر کہتے:

اے میرے رب! کیوں نہیں آپ ضرور سنتے ہیں۔ اے میرے رب! کیوں نہیں آپ ضرور سنتے ہیں۔

اور پھوٹ پھوٹ کر روتے جاتے تھے اور چھت کی طرف دیکھتے جاتے اس حال میں کہ ان کے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں جتنی دیر اللہ نے چاہا بیٹھا رہا پھر میری طرف متوجہ ہوئے تو میرے پاس آ کر بیٹھ گئے فرمایا:

کتنی دیر سے آپ یہاں ہیں؟ مجھے آپ کے آنے کا احساس تک نہیں ہوا۔

-☆-

حضرت فضیل بن عیاض -رضی اللہ عنہ- قرآن کریم کی ایک آیت کی تلاوت کرکے بے ہوش ہوگئے

قَالَ يَحْيَ بْنُ اَيُّوْبَ:

دَخَلْتُ مَعَ زَافِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ بِالْكُوْفَةِ، فَاِذَا الْفُضَيْلُ وَشَيْخٌ مَعَهُ ، قَالَ:

فَدَخَلَ زَافِرٌ وَاَقْعَدَنِيْ عَلَى الْبَابِ . قَالَ زَافِرٌ : فَجَعَلَ الْفُضَيْلُ يَنْظُرُ اِلَيَّ ، ثُمَّ قَالَ : يَااَبَا سُلَيْمَانَ ! هٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ ، لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ قُرْبِ الْاَسْنَادِ اَلا اُخْبِرُكَ بِاِسْنَادٍ لَاشَكَّ فِيْهِ ، رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– عَنْ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام ، عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ ....

قَرَاَ الْاٰيَةَ – فَاَنَا وَاَنْتَ يَا اَبَا سُلَيْمَان مِنَ النَّاسِ . قَالَ :

ثُمَّ غُشِيَ عَلَيْهِ وَعَلَى الشَّيْخِ ، وَجَعَلَ زَافِرٌ يَنْظُرُ اِلَيْهِمَا .قَالَ:

ثُمَّ تَحَرَّكَ الْفُضَيْلُ ، فَخَرَجَ زَافِرٌ وَخَرَجْتُ مَعَهُ ، وَالشَّيْخُ مَغْشِيٌّ عَلَيْهِ.

ترجمہ:

جناب یحی بن ایوب نے فرمایا:

میں ایک مرتبہ جناب زافر بن سلیمان کے ہمراہ حضرت فضیل بن عیاض -رحمۃ اللہ علیہ- کے پاس حاضر ہوا جبکہ آپ ان دنوں کوفہ میں تھے تو آپ کے پاس ایک بزرگ بھی موجود تھے۔

راوی یحی کا بیان ہے کہ

زافر تو اندر حضرت فضیل کے پاس حاضر ہوئے اور مجھے دروازے پر بٹھا دیا۔ جناب زافر کا بیان ہے کہ حضرت فضیل -رضی اللہ عنہ- نے مجھے دیکھنا شروع کر دیا پھر ارشاد فرمایا:

اے ابوسلیمان! یہ محدثین کرام ان کے ہاں قرب اسناد سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں کیا میں تمہیں ایسی سند نہ بتاؤں جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- حضرت جبریل -علیہ السلام- سے اور وہ اللہ تعالیٰ کا کلام بیان کرتے ہیں:

نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ …………

آگ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں اس آگ پر فرشتے مقرر ہیں جو بڑے سخت اور شدید ہیں۔ آیت تلاوت فرمائی۔

اے ابوسلیمان! میں اور تو لوگوں میں سے ہیں۔

پھر حضرت فضیل اور ان کے پاس جو بزرگ بیٹھے ہوئے تھے ان پر غشی طاری ہوگئی اور جناب زافران دونوں کی طرف دیکھنے لگے۔ انہوں نے فرمایا:

پھر حضرت فضیل -رحمۃ اللہ علیہ- کو کچھ افاقہ ہوا جناب زافر اور میں وہاں سے نکل آئے لیکن وہ بزرگ ابھی تک غشی کی حالت میں تھے۔

-☆-

ثلاث شعب من الجامع لشعب الایمان ۱/۲۶۰

صلاح الامۃ ۴/۲۰۵

حضرت فضیل بن عیاض- رضی اللہ عنہ-

ایک آیت کریمہ کی بار بار تلاوت کرکے روتے جاتے تھے

حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاق اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْاَشْعَثْ قَالَ:

سَمِعْتُ فُضَيْلاً يَقُوْلُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ مُحَمَّدٍ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَيَبْكِيْ، وَيُرَدِّدُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ .[1]

وَجَعَلَ يَقُوْلُ:

وَتَبْلُوْ اَخْبَارَنَا وَيُرَدِّدُ : وَتَبْلُوْ اَخْبَارَنَا اِنْ بَلَوْتَ اَخْبَارَنَا فَضَحْتَنَا وَهَتَكْتَ اَسْتَارَنَا اِنْ بَلَوْتَ اَخْبَارَنَا اَهْلَكْتَنَا وَعَذَّبْتَنَا وَيَبْكِيْ.

(۱) سورہ محمد: ۴۷/۳۱

حلیۃ الاولیاء ۸/۱۱۱

الرقۃ والبکاء صفحہ ۳۵۵

ترجمہ:

جناب ابواسحاق ابراہیم بن اشعث کا بیان ہے کہ

میں نے سنا حضرت فضیل رضی اللہ عنہ ایک رات کہہ رہے تھے جبکہ وہ سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوت کر رہے تھے وہ رو رہے تھے اور اس آیت کو بار بار دھرا رہے تھے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ.

اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے حتی کہ ہم جان لیں تم میں سے مجاہدین کو اور صابرین کو اور ہم تمہاری خبروں ۔ باتوں ۔ کی ضرور چھان بین کریں گے۔

اور حضرت فضیل رضی اللہ عنہ کہتے جارہے تھے:

تو ہماری باتوں کی چھان بین کرے گا اور بار بار کہتے جاتے تھے:

تو ہماری باتوں کی چھان بین کرے گا، اگر تو نے ہماری باتوں کی چھان بین کی تو تو ہمیں رسوا کر دے گا اور ہمارے پردے پھاڑ دے گا۔ اگر تو نے ہماری باتوں کی چھان بین کی تو تو ہمیں ہلاک و برباد کر دے گا اور ہمیں عذاب دے گا اور روتے جاتے تھے۔

-☆-

حضرت فضیل بن عیاض -رضی اللہ عنہ- کے صاحبزادے حضرت علی بن فضیل -رضی اللہ عنہ- کا قرآنِ کریم کی آیت سن کر انتقال ہوا

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَارٍ:

اَلْآيَةُ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا عَلِيُّ بْنُ الْفُضَيْلِ فِي الْاَنْعَامِ :

وَلَوْ تَرَى اِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يَالَيْتَنَا نُرَدُّ......الآية [الانعام:۲۷]

مَعَ هَذَا الْمَوْضِعِ مَاتَ ، وَكُنْتُ فِيْمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ، رَحِمَهُ اللّٰهُ .

ترجمہ:

حضرت ابراہیم بن بشار نے فرمایا:

وہ آیت جسے سن کر علی بن فضیل -رضی اللہ عنہما- کا انتقال ہوا وہ سورۃ انعام میں ہے:

وَلَوْ تَرَى اِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يَالَيْتَنَا نُرَدُّ...... [الانعام:۲۷]

السیر ۸/۴۴۶، وطبقات الصوفیۃ ۱۷۴

صلاح الامۃ ۴/ ۲۰۸

اور اگر آپ دیکھتے جب انہیں جہنم پر کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کاش کہ ہمیں واپس دنیا میں لوٹا دیا جائے۔

تو قرآن کریم کی اس آیت کی سماعت پر ان کا انتقال ہوا تھا اور میں ان افراد میں تھا جنہوں نے ان پر نماز جنازہ ادا کی۔ رحمہ اللہ۔

-☆-

حضرت محمد بن المنکدر ر-رحمۃ اللہ علیہ- کا رات نماز پڑھتے ہوئے رونا اور بہت زیادہ رونا حضرت ابوحازم -رحمۃ اللہ علیہ- کا پوچھنا کہ کیوں روتے ہو تو آیت پڑھ کر سنانا جس سے دونوں بزرگوں کا رونے لگنا

قَالَ يَحْيَ بْنُ الْفَضْلِ الْاُنَيْسِيُّ :

سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَائِمٌ يُصَلِّي اِذِ اسْتَبْكٰى ، فَكَثُرَ بَكَاؤُهُ حَتّٰى فَزِعَ لَهُ اَهْلُهُ ، وَسَاَلُوْهُ فَاسْتَعْجَمَ عَلَيْهِمْ ، وَتَمَادٰى فِي الْبُكَاءِ ، فَارْسَلُوْا اِلَى اَبِي حَازِمٍ فَجَاءَ اِلَيْهِ ، فَقَالَ :

مَا الَّذِیْ اَبْکَاکَ ؟ قَالَ : مَرَّتْ بِیْ آيَةٌ .قَالَ : وَمَا هِیَ ؟ قَالَ :

...... وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوا يَحْتَسِبُوْنَ ۝ [الزمر:۴۷] فَبَكٰى اَبُوْ حَازِمٍ وَاشْتَدَّ بَكَاؤُهُمَا.

السیر ۵/۳۵۵

صلاح الامۃ ۴/۲۱۵

ترجمہ:

حضرت محمد بن المنکدر ر- رحمۃ اللہ علیہ- ایک رات کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے رونا شروع کر دیا تو بہت زیادہ روئے حتی کہ آپ کے اھل خانہ ڈر گئے۔ انہوں نے رونے کا سبب پوچھا تو آپ نے انہیں خاموش رہنے کا کہا اور رونے میں حد سے بڑھ گئے تو اھل خانہ نے حضرت ابوحازم کو بلا بھیجا وہ تشریف لائے تو فرمایا:

تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

میری تلاوت قرآن کے دوران ایک آیت کا گزر ہوا انہوں نے پوچھا:

وہ کونسی آیت ہے تو انہوں نے فرمایا:

...... وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوا يَحْتَسِبُوْنَ ○

اور ظاہر ہو جائے گا ان کیلئے وہ (عذاب) جس کا گمان نہیں کرتے تھے۔

تو ابوحازم بھی رونے لگے اور ان دونوں کا رونا شدید ہو گیا۔

-☆-

بصرہ کے قاضی حضرت زرارہ بن اوفی - رحمۃ اللہ علیہ - مسجد میں امامت کراتے ہوئے سورہ مدثر کی تلاوت کرتے ہوئے انتقال کر گئے

قَالَ بَهْزُبْنُ حَكِيمٍ:

اَمَّنَا زُرَارَةُ بْنُ اَوْفَى فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ قُشَيْرٍ ، فَقَرَاَ : اَلْمُدَّثِّرُ ، فَلَمَّا انْتَهَى اِلَى هَذِهِ الْاٰيَة :

فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ، [المدثر:٨] خَرَّ مَيتًا . قَالَ بَهْزٌ : فَكُنْتُ فِيمَنْ حَضَرَهُ.

اخرجہ احمد فی الزہد عن ابی خباب القصاب
وابن سعد فی الطبقات والحاکم فی المستدرک
وابن الجوزی فی صفۃ الصفوۃ ۳/ ۲۳۰
والذہبی فی السیر ۴/ ۵۱۶ وقال: صح
وابو نعیم فی الحلیۃ، صلاح الامۃ ۳/ ۲۰۸

ترجمہ:

جناب بھز بن حکیم نے فرمایا:

بصرہ کے قاضی جناب زرارہ بن اوفی -رحمۃ اللہ علیہ- نے ہمیں مسجد بنی قشیر میں نماز کی امامت فرمائی تو آپ نے سورت المدثر کی تلاوت شروع کی جب آپ اس آیت پر پہنچے:

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ

جب صور میں پھونکا جائے گا

تو آپ امامت کرواتے ہوئے گر گئے اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔ جناب بھز نے فرمایا:

میں اس نماز میں موجود تھا۔

-☆-

جو خوش نصیب رات بھر تلاوتِ قرآنِ کریم کرتا رہے وہ کسی صورت جہنم نہیں جائے گا

قَالَ ثَابِتُ بْنُ مَعْبَدٍ – وَكَانَ مِنْ خَيَارِ النَّاسِ:

ثَلاَثُ اَعْيُنٍ لاَ يَسْهَرْنَ فِيْ جَهَنَّمَ اَبَدًا : عَيْنٌ حَرَسَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ، وَعَيْنٌ سَهَرَتْ بِكِتَابِ اللّٰهِ.

ترجمہ:

جناب ثابت بن معبد جو نیک و صالح لوگوں میں سے ہیں فرماتے ہیں:

تین آنکھیں ایسی ہیں جو کبھی بھی جہنم میں نہ کھلیں گی۔

۱- وہ آنکھ جس نے فی سبیل اللہ پہرہ دیا۔

۲- وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رو پڑی۔

۳- وہ آنکھ جو رات کو اٹھ کر تلاوت قرآن کرتی رہی۔

کتاب التہجد	صفحہ ۵۰۳
رہبان اللیل	صفحہ ۱۰۰۲

وہ آدمی کتنا خوش نصیب، ہے جو فی سبیل اللہ پہرہ دیتا ہے صرف اور صرف اللہ ذوالجلال کو راضی کرنے کیلئے اسلام سلطنت کی حفاظت کرتا ہے۔ آج رات بھر اس کی آنکھ جاگتی ہے تو کل اللہ تعالیٰ اسے جنت کے نظارے کرائے گا اور اسے جہنم سے یوں بچائے گا کہ وہ جہنم دیکھے گی ہی نہیں۔

وہ خوش قسمت آدمی جو اسلامی سلطنت کی حفاظت وچوکیداری کرتا ہے اس پر عنایات ربانیہ کا جوبن نرالا ہے تو جو عالم دین رات بھر کتب کی ورق گردانی کرتا ہے۔ اسلام کی نظریات وعقائد کی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے اس پر عنایات الٰہیہ کا انداز کیا ہوگا۔

ہمارے اسلاف میں کتنے ایسے خوش نصیب علماء گزرے ہیں جو رات بھر احادیث مقدسہ کی ورق گردانی کرتے رہتے تھے بلکہ حفاظت حدیث اور خدمت حدیث کا وہ سودا ان کے ذھنوں پر سمایا تھا کہ نہ انہیں اپنی صحت کا خیال رھتا نہ وقت کا خیال ہوتا نہ اہل وعیال کا خیال۔ بس ان کے ذھن میں صرف اور صرف ایک ہی چیز سمائی ہوتی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین عالیہ آپ کے ارشادات مقدسہ من وعن امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا دیئے جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی فہرست میں اپنا نام لکھوا دیا جائے۔

دوسری وہ آنکھ جس سے خوف خدا کے باعث آنسو نکل آئیں وہ بھی قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے محفوظ ہوگی۔ یاد رہے خوف خدا سے نکلنے والا آنسو جہنم کی آگ کے دریا کے دریا بجھا دیتا ہے۔ جس دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف سما جائے وہ دونوں جہاں میں نیک بخت ہوتا ہے اور اس کے بختوں کو فرشتے بھی سلام کرتے ہیں۔

تیسری وہ آنکھ جو رات کو تلاوت قرآن کریم کے مزے لیتی رہی۔ رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اس کے پاک کلام کی تلاوت کرنا معمولی سعادت نہیں بلکہ یہ وہ دولت ہے جو کسی کسی کو عطا ہوتی ہے ایسے آدمی پر آتش جہنم حرام ہو جاتی ہے۔

تہجد گزار وہ سعید روح ہے جو قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ و مامون ہوگی۔ تہجد گزار اللہ

تعالیٰ کے کرم سے یوں مالا مال ہوگا کہ قیامت کے دن اس کی آنکھ نار جہنم دیکھے گی ہی نہیں بلکہ اسے اتنی سرعت سے پل صراط سے پار کر دیا جائے گا کہ اسے احساس تک نہیں ہوگا۔

جہنم جہنم ہے اس کے تصور سے ہی بڑوں بڑوں کی آہیں نکل جاتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کی جگہ ہے کہ جس آدمی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا اسے داخل جہنم کیا جائے گا۔ تہجد گزار کتنا خوش نصیب ہے کہ اس کا رحیم وکریم اللہ اس سے راضی ہی راضی ہے بلکہ یوں راضی ہے کہ اسے جہنم دکھائی تک نہ جائے گی گویا اسے میدان حشر میں پہنچتے ہی داخل جنت کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے ہر اہل ایمان کا ایمان محفوظ فرمائے اور اسے طویل راتوں میں تہجد کی سعادت نصیب فرمائے۔

-☆-

خوفِ خدا سے لبریز ایک عبادت گزار کا قرآن کریم کی دو آیتیں سننا اور سنتے ہی اس کی موت واقع ہو جانا

قَالَ صَالِحٌ:

قَرَأْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ :

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يَا لَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰه وَاطَعْنَا الرَّسُوْلَا.

(الاحزاب:٦٦)

فَصَعِقَ ثُمَّ اَفَاقَ ، فَقَالَ : زِدْنِي يَاصَالِح ، فَاِنِّي اَجِدُ غَمًّا . فَقَرَأْتُ :
كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوا فِيْهَا.......

(السجدۃ:٢٠)

فَخَرَّ مَيِّتًا.

ترجمہ:

حضرت صالح - رحمۃ اللہ علیہ - نے فرمایا:

صلاح الامۃ: ۳/۲۲۳

الاحیاء: ۴/۱۹۶

عبادت گزاروں میں سے ایک عبادت گزار پر میں نے یہ آیت تلاوت کی:

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا.

وہ چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے پھر افاقہ ہوا تو کہا:

اے صالح! کچھ اور سناؤ میں اپنے اندر غم پاتا ہوں۔ میں نے یہ آیت تلاوت کی:

كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا.......

تو وہ نیچے گر گئے اور روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

☆

دنیا کے زاہد اور آخرت کے راغب لوگ اور قرآنِ کریم کو اوڑھنا بچھونا بنانے والے کو مبارک ہو

يَقُوْلُ الْإِمَامُ عَلِيٌّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ – كَرَّمَ اللّٰهُ وَجهَهُ – :

طُوْبٰى لِلزَّاهِدِيْنَ فِي الدُّنْيَا لِلرَّاغِبِيْنَ فِي الآخِرَةِ ، أُوْلٰئِکَ قَوْمٌ اتَّخَذُوْا الْأَرْضَ بِسَاطاً ، وَتُرَابُهَا فِرَاشاً ، وَمَاءَ هَا طِيْباً ، وَالْقُرْآنَ شِعَاراً ، وَالدُّعَاءَ دِثَاراً .

ترجمہ:

سیدنا علی بن ابی طالب –رضی اللہ عنہ– فرماتے ہیں:

مبارک ہو دنیا کے زاہدوں اور آخرت کے راغبوں کے لئے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین کو بچھونا، اسکی خاک کو بستر، اسکے پانی کو خوشبو، قرآن کریم کو شعار اور دعا کو دثار بنالیا۔

-☆-

موسوعۃ الکسنزان=۱۰/۳۲۸

حقیقی زاھد وعابد وہ ہے خلوت جس کی مجلس ہو، قرآنِ کریم جس کی گفتگو ہو، اللہ تعالیٰ جس کا انیس ہو، ذکرِ الٰہی جس کا رفیق ہو اور صدیقین جس کے بھائی ہوں

يَقُوْلُ الزَّاهِدُ :

هُوَ الَّذِيْ قُوْتُهُ مَا وَجَدَ ، وَمَسْكَنُهُ حَيْثُ أَدْرَكَ ، وَلِبَاسُهُ مَاسَتَرَ ، وَالدُّنْيَا سِجْنُهُ ، وَالْقَلْبُ مَضْجَعُهُ وَالْخَلْوَةُ مَجْلِسُهُ ، وَالْقُرْآنُ حَدِيْثُهُ ، وَاللّٰهُ أَنِيْسُهُ ، وَالذِّكْرُ رَفِيْقُهُ وَالصِّدِّيْقُوْنَ إِخْوَانُهُ ، وَالْعَقْلُ دَلِيْلُهُ وَالتَّوَكُّلُ كَسْبُهُ ، وَالْبُكَاءُ مَذْهَبُهُ ، وَالْجُوْعُ إِدَامُهُ ، وَالْعِبَادَةُ حِرْفَتُهُ ، وَالتَّقْوٰى زَادُهُ .

ترجمہ:

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی-رحمۃ اللہ علیہ-فرماتے ہیں:

موسوعۃ الکسنزان=۳۲۲/۱۰

الشیخ محمد بن ملایاری- مخطوطہ جامع لانوار ونزہۃ لابصار- ص۱۰۱۔

زاہد وہ ہے جو اسے مل جائے وہ اسکی روزی، جو جگہ پائے وہی اس کا مسکن، جو اس کے جسم کو ڈھانپ دے وہ اس کا لباس، دنیا اسکا قید خانہ، دل اسکا ٹھکانا، خلوت اسکی مجلس، قرآن اسکی گفتگو، اللہ تعالیٰ اس کا انیس، ذکر اسکا رفیق، صدیقین اسکے بھائی، عقل اسکی دلیل، توکل اسکا کسب، بکاء- محبت الٰہی میں رونا- اسکا مذہب، بھوک اسکا کھانا، عبادت اسکا پیشہ اور تقویٰ اسکا زادِ راہ ہے۔

-☆-

جس جگہ تین مسلمان ہوں تو وہ بھی نماز باجماعت ادا کریں ان میں جو قرآنِ کریم کا زیادہ قاری ہے وہ ان کی امامت کروائے

عَـنْ أَبِـیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِذَا کَانُوا ثَلَاثَةً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُم ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُم .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۲۹۸)	جلد۱۷	صفحہ۴۰۰
قال شعیب الارؤوط	حدیث صحیح، وباقی رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۱۹۰)	جلد۱۷	صفحہ۲۸۵
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وباقی رجالہ ثقات رجال الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۲)	جلد۲	صفحہ۱۱۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۳۳۴)	جلد۳	صفحہ۴۶۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۳۷۲)	جلد۳	صفحہ۴۶۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۳۲)	جلد۵	صفحہ۵۰۴
قال شعیب الارناؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد۱	صفحہ۲۵۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوسعید خدری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کسی مقام پر بھی جب اھل ایمان کی تعداد تین ہو جائے تو ان میں ایک صلاۃ کی ادائیگی کے وقت ان کا امام بن جائے اور ان تینوں میں سے امامت کا حقدار وہ ہے جو ان میں قرآن کریم کا زیادہ قاری ہے۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کتنی وضاحت سے بیان فرمادیا کہ جہاں تین اھل ایمان بھی ہوں جب صلاۃ کا وقت آ جائے تو وہ تنہا تنہا صلاۃ ادا نہ کریں بلکہ ان میں سے ایک امام بن جائے اور باقی مقتدی بن کر اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں حاضری دیں۔

نماز باجماعت کی کتنی اہمیت وشان ہے! اگر یہ امر عظیم المرتبت نہ ہوتا تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہرگز ایسا حکم ارشاد نہ فرماتے۔ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا اس درجہ اہتمام سے اسے ذکر کرنا واضح کرتا ہے کہ صلاۃ مُتّھم بالشان امر ہے اور اسے جس اہتمام سے ادا کیا جائے گا اسی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازیوں سے نوازے گا۔

عرفان الٰہی کی مے سے سرشار عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی -رحمۃ اللہ علیہ- کا اسم مبارک نمایاں نظر آتا ہے کہ آپ نے زندگی بھر نماز باجماعت کا اہتمام فرمایا بلکہ اس عمل کو حالتِ سفر میں بھی ترک نہ فرمایا یہاں تک کہ دورانِ سفر کسی نہ کسی کو محض اس غرض سے ساتھ رکھتے تھے کہ جہاں کہیں بھی صلاۃ کا وقت آ جائے تو صلاۃ باجماعت ادا کی جائے۔ آپ کے اسی پرخلوص عمل

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۱۲۹) جلد۳ صفحہ۳۲
قال الالبانی: صحیح

کا نتیجہ ہے کہ آپ کے ارادت مند آج بھی دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن انہیں بھی صلاۃ با جماعت کے بغیر چین نہیں آتا بلکہ بعض خوش بخت تو ایسے بھی ہیں کہ زندگی کا اتار چڑھاؤ ماہ وسال کا قصہ ماضی بنتے جانا بھی ان سے صلاۃ با جماعت کی سعادت کو ایک وقت کیلئے بھی نہ چھین سکا۔

وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُم .

انکی امامت کا حقدار وہ ہے جو قرآن کا زیادہ قاری ہے۔

بڑا ہونا کبھی عمر کے اعتبار سے ہوتا ہے اور کبھی تجربہ کی بناء پر اور کبھی علم کی بنا پر اور کبھی عمل کی بنا پر۔ حضور سیدنا نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے کبھی عمر والے کو آگے کر دیا تو کبھی علم والے کے سر پر عزت کا تاج سجا دیا۔

-☆-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حافظِ قرآن

امام الانبیاء کی نظر میں

از

محمد کریم سلطانی

ناشر
مکتبہ صبحِ نور
جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء پیپلز کالونی فیصل آباد
فون:-041-8730833-34

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد از تو می خواہم خدارا
خدایا از تو حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عارف باللہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمہ اللہ

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

عارف باللہ حضرت علامہ بوصیری رحمہ اللہ

انتساب

سیدی مرشدی حضور قبلہ عالم دامت برکاتہم وفیوضاتہم

کے جد امجد عارف باللہ

حضرت خواجہ قاضی محمد اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ رحمۃ سرمدیہ

کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتا ہوں جن کے حفظ قرآن کے فیوض و برکات آج تک
محسوس کئے جا رہے ہیں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد کریم سلطانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا دین پاک ہمیشہ رہنے والا ہے اس لئے اللہ جل جلالہ نے آپ پر نازل شدہ کتاب قران کریم کو بھی محفوظ فرمالیا اور اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۝[۱]

ترجمة:

بے شک ہم ہی نے قرآن کریم کو نازل فرمایا اور اس کی حفاظت بھی ہم ہی کریں گے۔

-☆-

اس وعدۂ حفاظت کو پورا کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ نے بنی نوع انسان میں سے محض اپنے لطف وکرم اور نظرِ رحمت سے کچھ افراد کو منتخب کرلیا اور ان کے سینوں کو اپنے پاک کلام سے سرفراز فرمادیا۔

(۱) سورہ الحجر: آیت ۹

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۔[١]

ترجمة:

پھر ہم نے کتاب، قرآن کریم کا اپنے ان بندوں کو وارث بنایا جنہیں ہم نے منتخب فرمالیا۔

☆

وہ خوش قسمت افراد جن کے سینوں میں قرآن کریم محفوظ ہوگیا، وہ سعادت مند انسان جنہیں اللہ نے اپنے پاک کلام کی حفاظت کیلئے چن لیا "حافظ قرآن" کہلاتے ہیں۔ قرآن پاک اپنے دروازے جس پر کھول دے وہی علم وحکمت والا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۔[٢]

ترجمة:

بلکہ وہ واضح آیات ہیں اہل علم کے سینوں میں۔

وہ فرزند آدم بڑا معزز ومکرم ہے جسے اللہ وحدہ لاشریک کی نظرِ رحمت اپنے کلام کیلئے مخصوص فرمالیتی ہے۔

آیئے اس ناپائیدار زندگی میں پائیدار چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس حیات مستعار کے چند دنوں میں جن کا بھروسہ بھی نہیں اس ابدی سعادت کو حاصل کرنے کیلئے تگ ودو کریں ہوسکتا ہے اس ذاتِ رحمٰن ورحیم کی بے پناہ رحمتوں کا ایک چھینٹا ادھر آجائے اور ازلی سعادت مندوں میں اپنا نام بھی لکھا جائے۔

(١) سورہ فاطر: آیت ٣٢

(٢) سورہ عنکبوت: آیت ٤٩

اگر اپنے لئے حفظ قرآن اب ممکن نہ ہو تو آیئے اپنی اولاد کو اس جانب لگائیں تا کہ ان کے حفظ قرآن کی برکت سے قیامت کے روز آپ کے سروں کو عزت و سرفرازی کے تاج سے مزین کر دیا جائے۔ اگر اولاد کیلئے بھی ممکن نہ رہا ہو تو اولاد کی اولاد یا کسی عزیز و رشتہ دار یا اپنے کسی دوست کی اولاد کو اس سعادت عظمیٰ کے حصول کی ترغیب دیجئے کیونکہ حضور سیدنا نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ.

نیکی کی ترغیب دینے والے کو اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا نیکی کرنے والے کو ملتا ہے۔

آئندہ صفحات میں حفظ قرآن کی فضیلت احادیثِ مقدسہ کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

مقرب بارگاہِ الٰہی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ . قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ .

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۱۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۰۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۴۶)	جلد ۲	صفحہ ۷۷۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۳۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۲
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۷۷)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۱۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۲
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔ صحابہ کرام- رضی اللہ عنہم- نے عرض کی: یارسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ! وہ کون ہیں؟ حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

وہ قرآن والے ہیں- وہی- اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔

-☆-

انسان کی ملکیت میں ایک محل ہو جو کئی کمروں پر مشتمل ہو ان میں سے ایک کمرہ اس نے اپنے آرام کیلئے مخصوص کیا ہو تو اس انسان کو اپنے اس کمرہ سے ایک خاص انس ہوگا۔ حالانکہ مالک وہ سب کمروں کا ہے۔

مخلوق تو سب اللہ کی ہے اور وہ ہر ایک کا خالق و مالک ہے لیکن جسکے سینے میں اس کا اپنا کلام ہوگا اور جو زبان اس کے قرآن سے تروتازہ رہتی ہو اللہ جل جلالہ کو ایسا آدمی بہت محبوب ہے اور وہ اس کے مقربین سے ہے۔

ہر سلیم الطبع انسان کی یہ خواہش ہے کہ وہ اللہ والا بن جائے۔ آیئے اس خواہش کی تکمیل کیلئے قرآنِ کریم سے محبت کریں اور اسے حفظ کرنے کی کوشش کریں۔

صحیح الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۴۳۲) جلد۲ صفحہ۱۶۸
قال الالبانی صحیح

رشک صرف دو آدمیوں پر کرنا چاہئے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے
قرآنِ کریم کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا وہ رات کی ساعتوں میں
اور دن کی ساعتوں میں اسی کی تلاوت کر کے قیام کرتا ہے اور دوسرا
وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا اسے وہ رات و دن
کی ساعتوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۵)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۲۹)	جلد۴	صفحہ۲۳۵۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۱۵)	جلد۱	صفحہ۵۵۹

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر- رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

رشک دو آدمیوں پر ہونا چاہیے ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن کی دولت سے سرفراز فرمایا پس وہ دن اور رات کی طویل گھڑیوں میں اس کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا کیا اور وہ رات دن اسے فی سبیل اللہ خرچ کرتا رہتا ہے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۱۶)	جلد۱	صفحہ۶۹۵
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۴۸۷)	جلد۲	صفحہ۱۲۳۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۱۲)	جلد۲	صفحہ۳۲۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۲۷)	جلد۲	صفحہ۱۶۶
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۰۹)	جلد۴	صفحہ۵۱۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۴۵۹۹)	جلد۳	صفحہ۳۱۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۱۸)	جلد۷	صفحہ۲۸۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۱۹)	جلد۷	صفحہ۲۸۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۵۵۰)	جلد۴	صفحہ۳۰۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۵۵۰)	جلد۸	صفحہ۱۵۱
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبیر	رقم الحدیث (۲۸۶۶)	جلد۳	صفحہ۱۵۵
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۶)	جلد۲	صفحہ۳۵۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۵)	جلد۱	صفحہ۳۳۲
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

حسد مذموم ہے اور رشک محمود ہے۔ یہ خواہش اور تمنا کرنا کہ فلاں آدمی کے پاس جو نعمت ہے وہ اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے بڑی ناشائستہ بات ہے اور اگر کسی کی نعمت کو دیکھ کر بارگاہ ذوالجلال میں عرض کی جائے کہ اے اللہ وہ انعام واکرام جو تو نے فلاں آدمی کو عطا فرمایا ہے اس آدمی کو اس انعام سے محروم کئے بغیر مجھے بھی عنایت فرمادے۔ یہ بڑی عمدہ بات ہے۔

جس آدمی کو یہ سعادت ملے کہ قرآن کریم اسے یاد ہو اور وہ دن رات کی طویل گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا رہے یقیناً وہ فرزند آدمی قابلِ رشک ہے۔ اللہ یہ دولت ہر ایک مسلمان کو نصیب فرمائے۔ ملا علی قاری -رحمہ اللہ- اس بات کو یوں بیان فرماتے ہیں:

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۶)	جلد۱	صفحہ۳۲۴	
قال شعیب الارؤط	اسنادہ صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۵)	جلد۱	صفحہ۲۲۵	
قال الالبانی	صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۶)	جلد۱	صفحہ۲۲۵	
قال الالبانی	صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۶۱۸)	جلد۵	صفحہ۱۴۳	
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۶۱۸)	جلد۹	صفحہ۴۴۰	
قال شعیب الارؤط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۰۳)	جلد۵	صفحہ۵۵۴	
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۰۳)	جلد۱۰	صفحہ۴۵۷	
قال شعیب الارؤط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۱۶۷)	جلد۵	صفحہ۴۰۷	
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح بالفاظ مختلفۃ			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۱۶۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۰۸	
قال شعیب الارؤط	حدیث قوی، اسماعیل بن عیاش -وان ضعف فی روایۃ عن اھل الحجاز- متابع کما سیاتی، وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر علی بن عیاش فھو من رجال البخاری			بالفاظ مختلفۃ
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۴۲)	جلد۲	صفحہ۴۳۷	

اَلْحَسَدُ قِسْمَانِ : حَقِيْقِيٌّ وَمَجَازِيٌّ ، فَالْحَقِيْقِيُّ تَمَنِّى زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا وَهُوَ حَرَامٌ بِاجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَأَمَّا الْمَجَازِيُّ فَهُوَ الْغِبْطَةُ وَهِيَ تَمَنِّى مِثْلِ النِّعْمَةِ الَّتِيْ عَلَى الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ تَمَنِّى زَوَالٍ عَنْ صَاحِبِهَا۔[1]

حسد کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی اور دوسری مجازی، حقیقی حسد یہ ہے کہ صاحب نعمت سے نعمت کے زوال کی تمنا کی جائے اور یہ باجماع المسلمین حرام ہے لیکن مجازی حسد وہ دوسرے لفظوں میں رشک ہے اور رشک کسی کے ہاں نعمت دیکھ کر اس کی آرزو کرنا ہے بغیر اس کے کہ صاحب نعمت سے زوال نعمت کی تمنا کی جائے۔

اس حدیثِ پاک میں حسد بمعنی مجازی ہے جسے رشک کہا جاتا ہے۔ وحدہ لاشریک کا ارشاد گرامی ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ. القران

نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے بڑھ جاؤ۔

-☆-

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۱۶۲)	جلد۱۲	صفحہ۲۲۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۳۵۱)	جلد۱۲	صفحہ۲۷۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۴۲)	جلد۲	صفحہ۴۳۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۹۲۴)	جلد۴	صفحہ۴۵۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۹۲۴)	جلد۹	صفحہ۵۲۰
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

(۱) المرقاۃ جلد۴ صفحہ۳۳۷

نورِ الٰہی سے معمور

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور کلام الٰہی کے نور ہونے میں کیسے شک وشبہ ہے؟ بلکہ اس کی تلاوت کرنے والا، اسے زبانی یاد کرنے والا، اس پر عمل کرنے والا اور رات کی طویل گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرنے والا اور نماز تہجد میں اس کی تلاوت سے لطف اندوز ہونے والا یقیناً سراپا نور و رحمت بن جاتا ہے اور یہ سعادت ایسے ہی لوگوں کو نہیں ملتی جو دین وایمان سے غافل ہوں بلکہ یہ سعادت ان سعید لوگوں کے حصہ میں آتی ہے جن کا اوڑھنا بچھونا قرآن کریم ہو جاتا ہے اور ان کی رگ رگ میں قرآن رچ بس جاتا ہے۔ وہی حقیقت میں اللہ کے ولی اور دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ ان ہی سے محبت فرماتا ہے۔

*

قرآنِ کریم کے حفاظ محبت الٰہی کو جیت لیتے ہیں پھر ان کا دوست اللہ تعالیٰ کا دوست ٹھہرتا ہے اور ان سے دشمنی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ٹھہرتا ہے

قرآن کریم کو حفظ کرنے والا نورِ الٰہی سے معمور ہوتا ہے، صبح وشام اس کی تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور پھر اس کی عنایات وکرم نوازیوں کے موتی چن چن کر لاتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا ولی ودوست ہے، اللہ تعالیٰ کے دوست سے دوستی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیت لیا کرتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ اللّٰهَ قَالَ : مَنْ عَادٰى لِی وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ ، وَ مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِی بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِی يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِی يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِی يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِی يَبْطِشُ بِهَا،

وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا ، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ ، وَ لَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَ تَهُ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔ میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند فرض عبادتیں ہیں۔- فرائض کے بعد- نفل عبادت کرتے کرتے میرا بندہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جب میں بندے سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔

میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ میں آنا چاہے تو میں ضرور اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہوں اور میں کسی

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۰۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۳۹
المھذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۶۷۷)	جلد۳	صفحہ۱۲۷۲
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۲۴۱)	جلد۳	صفحہ۶۷
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۱۷۸۲)	جلد۱	صفحہ۳۶۷
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۶۴۰)	جلد۴	صفحہ۱۸۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۳۹۹)	جلد۲	صفحہ۴۲۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۰۶)	جلد۲	صفحہ۴۲۰

چیز میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردُّد نہیں کرتا جتنا تردُّد اس کی جان -نکالنے- کے بارے میں کرتا ہوں۔ وہ موت -کی سختی- کو ناپسند سمجھتا ہے اور میں اس کے رنجیدہ ہونے کو ناپسند کرتا ہوں۔

-☆-

جو اللہ تعالیٰ کے ولی سے دشمنی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جنگ کرتا ہے اور ظاہر بات ہے جو اللہ تعالیٰ کے ولی سے محبت والفت کرتا ہے ساری کائنات کا خالق ومالک بھی اس سے محبت فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ جس سے محبت فرماتا ہے اس کے کان بن جاتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہے۔

وہ خاک کا پتلا کتنا خوش نصیب ہے کہ نورِ الٰہی جس کی آنکھوں میں اور کانوں میں سرایت کر جائے پھر وہ سنتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نور سے اور دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نور سے۔ نورِ الٰہی سے معمور لوگ ہی اس کائنات کا سرمایہ ہیں، ان کے دم قدم سے ہی جملہ بہاریں ہیں، یہ دنیا کی رونقیں یہ چہل پہل سب ان کے وجود مسعود کے طفیل ہے۔

اے حفاظ کرام! اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کیجئے اس کی محبت کو معمولی نہ سمجھئے۔ یہ محبت دنیا اور متاع دنیا سے افضل واعلیٰ ہے، اسی محبت کے دم قدم سے جملہ بہاریں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیاں ہیں۔

-☆-

طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیرتے ہیں اور آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں جو وہ علم حاصل کر رہا ہے اس سے محبت کی بنا پر

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مُتَّكِىءٌ عَلٰى بُرْدٍ لَهُ أَحْمَرَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنِّي جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ ، فَقَالَ : مَرْحَباً بِطَالِبِ الْعِلْمِ إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ تَحُفُّهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغُوْا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۰۰۷)	جلد ۱۴	صفحہ ۶۷
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا صفوان بن عسّال مُرَادِی- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں حضور سیدنا نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا آپ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مسجد میں سرخ چادر پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی:

یارسول اللہ- صلی اللہ علیک وسلم-! میں علم حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

طالب علم کیلئے خوش آمدید! بے شک طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔ پھر ایک دوسرے پر چڑھتے ہیں یہاں تک کہ آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ فرشتوں کو محبت ہے اس علم سے جو وہ طالب علم حاصل کرتا ہے۔

-☆-

اگر قرانِ کریم کی تعلیم حاصل کرنے والے پر فرشتے اپنے بازوں سے سایہ کردیتے ہیں تو قرآن کے معلم پر یقیناً وہ سایہ کرتے ہوں گے۔

ان کا تمام جسم اللہ جل جلالہ کے انوار میں ڈوبا ہوتا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں ان کی زبان میں ان کے کانوں اور آنکھوں میں انوار الٰہی چمک رہے ہوتے ہیں۔ جس کے تمام اعضاء انوار الٰہی سے بھرے ہوئے ہوں اس سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا وہ فرشتوں کی طرح پاک وصاف ہوتا ہے

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۷
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۷۳۵۲)	جلد ۸	صفحہ ۷۳۵۲
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۷۳۴۷)	جلد ۸	صفحہ ۵۴
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۷۴۷۳)	جلد ۸	صفحہ ۶۳
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۷۳۸۲)	جلد ۸	صفحہ ۶۵
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۷۳۸۸)	جلد ۸	صفحہ ۶۶
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۹
قال الالبانی	حسن لغیرہ		

اس کے ہاتھ پاؤں اس کی زبان وکان ہمیشہ اطاعتِ خداوندی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

اے وہ سعید روح جسے حفظ قرآن کی دولت سے نوازا گیا ایسی کوئی حرکت ومعصیت نہ کرنا جس سے انوارِ الٰہیہ تجھ سے دور ہو جائیں بلکہ ہمیشہ اطاعت وفرمانبرداری کی چادر کے سایہ تلے رہنا تاکہ قرآنِ کریم کے بے پناہ انوار سے تجھے مزید نوازا جائے۔

انوارِ قرآنِ کریم کی برکت یہاں تک ہوتی ہے کہ اس حافظ کی دوستی اللہ کی دوستی قرار پاتی ہے اور اس سے دشمنی براہِ راست اللہ سے دشمنی کے مترادف ہے۔

☆

قرآنِ کریم یاد کر کے اس کی تلاوت کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے اولیاء کرام کے عظیم المرتبت زمرہ میں شامل ہیں

قرآنِ کریم کے حفاظ یقیناً ایمان وتقویٰ کی دولت سے لبریز ہیں، جن کا سینہ انوار قرآن سے موجزن ہو بھلا ان سے افضل و برتر کون ہوگا اور جو اپنے سینے کو کلام الٰہی سے مزین وآراستہ کر دیں تو پھر قرآنِ کریم اپنے انوار وتجلیات سے اسے یوں بہرہ ور فرماتا ہے کہ جو بھی حافظ قرآن سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے گا اور جو ان سے بغض ونفرت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہو جائے گا۔ العیاذ باللہ!

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

سنو! بے شک اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان

سورۃ یونس: ۶۲ تا ۶۴

لائے اور۔عمر بھر۔پرہیز گاری کرتے رہے۔ انہیں کیلئے بشارت ہے دنیوی زندگی میں اور آخرت میں۔ نہیں بدلتیں اللہ تعالیٰ کی باتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

-☆-

حضراتِ اولیاء کرام کو نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے تو بات واضح ہوئی کہ حفاظِ کرام زمرہ اولیاء اللہ میں شامل ہیں۔ قیامت کے دن کے خوف کی بجائے امن میں ہوں گے اور غم کی بجائے راحت وسکون میں ہوں گے کیونکہ قرآن کریم نے انہیں ایمان کی حقیقی دولت سے سرفراز فرمادیا ہے اور تقویٰ کے دریا ان کے سینے سے موجزن ہیں۔ یہی وہ سعید روحیں ہیں کہ دنیا وآخرت میں ان کیلئے راحتیں اور خوشخبریاں ہیں، فرشتے ان کی سلامی کیلئے تیار ہیں اور انعاماتِ الٰہیہ ان کی راہ دیکھ رہے ہیں۔

اللہ وحدہ لاشریک کس محبت سے حفاظ کرام سے مخاطب ہے اور فرماتا ہے:

اے اللہ کی کتاب کو سینوں میں محفوظ کرنے والو! اللہ کے احکامات پر عمل پیرا ہو جاؤ اس نے تمہیں یہ عزت بخشی کہ اپنے کلام سے تمہیں سرفراز کر دیا اب تم پر لازم ہے کہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہو کیونکہ کتاب اللہ کی عزت وحرمت یہی تقاضا کرتی ہے۔

نیکی کے راستہ پر چلنے سے اللہ تعالیٰ اپنی محبت بطور انعام عطا فرماتا ہے۔

جس سے اس کا خالق ومالک محبت کرے اس جیسا نیک بخت بھری کائنات میں کوئی نہیں۔

دوسرا انعام یہ ہے اللہ کی مخلوق بھی اس سے محبت وچاہت سے پیش آئے گی۔

اے قرآن کریم کو اپنے سینوں میں جگہ دینے والے! تیرا ذکر خیر قدسی زبانوں سے اللہ کی بارگاہ میں ہوتا رہتا ہے۔ یہ تیری شان قرآن کریم کے سبب سے ہے اس لئے اسی حرمت وعزت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ کے احکامات واوامر پر عمل پیرا رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تجھے اسی دنیاوی زیب وزینت کا دھوکہ دے کر راہِ حق سے بُھلا دے۔

حافظِ قرآن مستجاب الدعوات ہے

دعائیں ان لوگوں کی قبول ہوتی ہیں جو قربِ الٰہی کی دولت سے مالا مال ہیں، جن کا سینہ انوارِ ربانیہ اور تجلیات الٰہیہ سے معمور ہے اور جو خود پاک ہیں، ان کا باطن پاک ہے، ان کے اقوال وافعال پاک ہیں تو ان کے تفکرات وخیالات بھی پاک ہیں۔

حافظِ قرآن ان نعمتوں میں مالا مال ہے وہ غنی ہے کیونکہ اس کا سینہ قرآنِ کریم کی دولت سے لبریز ہے، وہ قربِ الٰہی کی دولت سے مالا مال ہے کیونکہ قرآنِ کریم کے انوار سے ان کا باطن جگمگ جگمگ کر رہا ہے، وہ پاک باطن ہیں کیونکہ پاک اللہ کا پاک کلام ان کے اجسام میں موجود ہے، ان کے خیالات وتفکرات بھی طیب وطاہر ہیں کیونکہ جس بوتل میں کستوری بھری ہو وہاں سے کستوری ہی کی خوشبو آئے گی۔

یہ سعید روحیں جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتی ہیں تو رحمتِ الٰہی انہیں قبول فرماتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازتا ہے بلکہ ان پر وہ کرم فرماتا ہے جس کا انہیں تصور تک نہیں ہوتا۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ [1]

ترجمہ:

اور جب آپ سے پوچھیں - اے میرے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میرے بندے میرے متعلق تو - انہیں بتا دیجئے - کہ میں قریب ہوں۔ قبول کرتا ہوں دعا، دعا کرنے والے کی جب وہ مجھ سے مانگتا ہے۔ پس انہیں چاہیے کہ میرے حکم مانیں اور ایمان لائیں مجھ پر تا کہ وہ ہدایت پا جائیں۔

-☆-

حافظِ قرآن سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا بندہ کون ہوگا، وہ تلاوت قرآن کے مزے لے لے کر جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی، اپنے اھل خانہ کی، اپنے احباب کی کوئی حاجت پیش کرتا ہے تو رحیم وکریم اللہ اس کی زبان سے نکلنے سے پہلے ہی اسے شرف قبولیت عطا فرماتا ہے وہ کیوں؟ اس لئے کہ وہ کریم ہے کرم کو پسند فرماتا ہے وہ رحیم ہے رحم کو محبوب رکھتا ہے۔

قرآنِ کریم اس کا کلام ہے اور جس سینے میں کلامِ الٰہی ہوگا وہ سینہ اس کی رحمتوں اور برکتوں سے لبریز ہوگا۔

کلامِ الٰہی کا یہ فیضان ہے کہ اسے حفظ کرنے والے خوش نصیب کی زبان میں یہ تاثیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو رد نہیں کرتا بھلا وہ زبان جو کلام اللہ سے تر وتازہ رہے وہی زبان اگر اپنے پروردگار سے کچھ مانگے تو اللہ وحدہ لاشریک ضرور اس کی سنتا ہے اور عطا بھی فرماتا ہے۔

بعض اوقات حافظ قرآن سوچتا ہے کہ دعا مانگتے مانگتے عرصہ گزر رہا ہے لیکن قبولیت کے آثار نظر نہیں آرہے تو یاد رہے کہ درج بالا حدیث سے قبولیت کا یہ مفہوم ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو دنیا میں اس کی دعا کا ثمر عطا فرما دے اور اگر چاہے تو اسے آخرت میں اس کے اجر سے سرفراز فرما دے۔

-☆-

---

(۱) البقرۃ ۲/۱۸۶

مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کا درس لینے دینے والوں کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ان سے ذکر کرتا ہے جو اس کی بارگاہ میں ہیں

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰی ، یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ ، وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ ، وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۹۶۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۰۸)	جلد۵	صفحہ۱۹۶
قال الالبانی	صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح سنن ابوداؤد واللفظ لہ	رقم الحدیث (۱۴۵۵)	جلد۱	صفحہ۳۰۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جو بھی قوم کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور اس کتاب کے درس وتدریس کیلئے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو جائے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں جھرمٹ میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے جو اس کی بارگاہ میں ہیں، ان کا ذکر خیر کرتا ہے۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۰۹۸)		جلد۲	صفحہ۳۱۸	
قال الحق	صحیح				
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۹/۳۸)		جلد۴	صفحہ۲۰۷۴	طویلا
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۹/۳۸)		جلد۴	صفحہ۴۶۸	طویلا
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۵)		جلد۱	صفحہ۱۳۷	
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح	طویلا			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۲۱)		جلد۷	صفحہ۲۲۹	
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح				
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۲۷)		جلد۱۲	صفحہ۳۹۳	
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	طویلا			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۴۵)		جلد۹	صفحہ۱۵۸	
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح				
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۷۴)		جلد۱۵	صفحہ۱۵۷	
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین				
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۴۵)		جلد۳	صفحہ۱۷۶	
قال الالبانی	صحیح	طویلا			
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۱۷)		جلد۲	صفحہ۱۶۱	
قال الالبانی	صحیح				
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۵)		جلد۱	صفحہ۱۱۹	
قال الحق	صحیح	طویلا			

ان قدسیوں میں جو اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں، جن مدارس یا مساجد میں حفظ قرآن کی تدریس کا انتظام ہے ان کیلئے اور اساتذہ وطلباء کیلئے اس حدیث پاک میں عظیم نوید ہے۔

اے کتاب الٰہی کی تلاوت اور اس کی درس وتدریس سے اللہ کے گھروں کو رونق بخشنے والو! تم بڑے خوش نصیب ہو کہ رحمت حق تمہاری طرف جھوم جھوم کر آتی ہے، سکینت تم پر سایہ فگن ہوتی ہے اور اللہ کی نوری مخلوق تم پر اپنے پروں کو پھیلا دیتی ہے اور سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک جو صمد بھی ہے اور غنی بھی وہ فرشتوں کی محفل میں تمہارا ذکر فرماتا ہے اور **فَاذْكُرُوْنِي اَذْكُرْكُمْ** کا وعدہ پورا فرماتا ہے۔

قَالَ النَّوَوِيُّ :

اَلْمُخْتَارُ اَنَّهَا مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ فِيْهِ طَمَانِيْنَةٌ وَرَحْمَةٌ وَمَعَهُ الْمَلَائِكَةُ .

علامہ نووی –رحمۃ اللہ علیہ– فرماتے ہیں کہ:

سکینت سے مراد وہ غیر مرئی مخلوق ہے جس کے نزول سے اطمینان وسکون نصیب ہوتا ہے اور ان کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

-☆-

تلاوت قرآن کریم کے وقت سکینت نازل ہوگی

عَنِ الْبَرَاءِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ ، وَإِلَى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ ، فَجَعَلَتْ تَدُوْرُ وَتَدْنُوْ ، وَجَعَلَ فَرَسُه يَنْفِرُ مِنْهَا ، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ :

تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ .

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۵۹)	جلد۲	صفحہ۳۶۶
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۱۴)	جلد۳	صفحہ۱۱۱۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۸۳۶)	جلد۲	صفحہ۴۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۶۹)	جلد۳	صفحہ۴۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۵)	جلد۱	صفحہ۴۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۸۶)	جلد۱۴	صفحہ۱۸۴
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا براء بن عازب -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ایک آدمی سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اس کے قریب ہی ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک بادل نے اس پر سایہ کر دیا اور وہ بادل قریب تر ہوتا گیا اور گھوڑے نے اُچھلنا شروع کر دیا۔ بوقت صبح وہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس سارے واقعہ کا ذکر کر دیا اس پر آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

وہ سکینت تھی جو قرآن کریم کیلئے نازل ہوئی تھی۔

-☆-

یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی شانِ کریمی ہے کہ وہ تلاوت قرآن کریم کے وقت رحمت سے بھرپور سکینت کو نازل فرماتا ہے اور بعض نظر والوں کو بادل کی صورت میں دکھا بھی دیتا ہے۔ ایسے مناظر دیکھ کر قرآن کے قاری ایمان کی وہ دولت سینے میں سمیٹ لیتے ہیں کہ بڑی سے بڑی تحریص بھی ان کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ جب رحمت الٰہی جوبن پر آتی ہے اللہ کی نوری مخلوق فرشتے بنفس نفیس مرئی صورت میں قرآن سننے کیلئے تشریف لے آتے ہیں۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۱۸)	جلد۱۴	صفحہ۱۹۴
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۸۳۹)	جلد۳	صفحہ۱۵۳۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۹۹)	جلد۴	صفحہ۲۱۷
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۴۴)	جلد۱۴	صفحہ۲۳۲
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح السنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۸۵)	جلد۳	صفحہ۱۵۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۱۱)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۵

صحابی رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تلاوت سننے کیلئے فرشتے نازل ہوئے اگر وہ مزید تلاوت کرتے رہتے تو لوگ ان فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے

عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ :

بَیْنَمَا ھُوَ یَقْرَأُ مِنَ اللَّیْلِ سُورَۃَ الْبَقَرَۃِ ، وَفَرَسُہٗ مَرْبُوْطٌ عِنْدَہٗ ، اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ ، فَسَکَتَ فَسَکَتَتْ ، فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ ، فَسَکَتَ وَسَکَتَ الْفَرَسُ ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ ، فَانْصَرَفَ ، وَکَانَ ابْنُہٗ یَحْیٰ قَرِیْباً مِنْھَا ، فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَہٗ ، فَلَمَّا اَجْتَرَّہٗ رَفَعَ رَأْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی مَا یَرَاھَا ، فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :

اقْرَأْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ ، اقْرَأْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ . قَالَ : فَاَشْفَقْتُ یَارَسُولَ اللّٰہِ ! اَنْ تَطَأَ یَحْیٰ وَکَانَ مِنْھَا قَرِیْباً فَرَفَعْتُ رَاْسِی فَانْصَرَفْتُ اِلَیْہِ ، فَرَفَعْتُ رَاْسِی اِلَی السَّمَاءِ ، فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ ، فَخَرَجْتُ حَتّٰی لَا اَرَاھَا قَالَ : وَتَدْرِی مَاذَاکَ .

قَالَ : لَا ، قَالَ :

تِلْکَ الْمَلآئِکَةُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا ، لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ .

ترجمة الحديث:

سیدنا اُسَید بن حضیر -رضی اللہ عنہ- نے بیان فرمایا:

وہ رات کے وقت سورۃ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے قریب بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑے نے گھومنا شروع کر دیا۔ انہوں نے یہ دیکھ کر قرأت کو موقوف کر دیا تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا انہوں نے دوبارہ پڑھا گھوڑا پھر گھومنے لگا پھر وہ نماز سے فارغ ہو گئے اور ان کا لڑکا یحییٰ گھوڑے کے قریب -سویا ہوا- تھا۔ انہیں اندیشہ ہوا کہ گھوڑا اسے تکلیف نہ پہنچا دے۔ جب انہوں نے اپنے لڑکے

صحیح البخاری واللفظ لہ	رقم الحدیث(۵۰۱۸)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۷۹۶)	جلد۱	صفحہ۵۴۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۱۱۸)	جلد۲	صفحہ۳۲۶
قال الحقق	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۲۰۳۵)	جلد۲	صفحہ۷۷
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۱۴۳۰)	جلد۲	صفحہ۱۶۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۱۴۳۱)	جلد۲	صفحہ۱۶۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۱۷۰۵)	جلد۱۰	صفحہ۲۵۴
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۷۹)	جلد۳	صفحہ۵۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث(۵۶۶)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
المعجم الکبیر	رقم الحدیث(۵۶۷)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
المعجم الکبیر	رقم الحدیث(۵۶۴)	جلد۱	صفحہ۲۰۷
المعجم الاوسط	رقم الحدیث(۶۵۴۷)	جلد۵	صفحہ۴۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۲۰۵۸)	جلد۲	صفحہ۳۶۵

کو گھوڑے سے دور کیا اپنا چہرہ آسمان کی طرف کیا تو دیکھا کہ ایک سائبان میں قندیلیں روشن ہیں۔ صبح کے وقت حضور سیدنا نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ سے یہ تمام ماجرا عرض کر دیا۔ آپ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے فرمایا:

اے حُضیر کے بیٹے! تم نے قرآن پڑھتے رہنا تھا۔ اے حضیر کے بیٹے! تم نے قرآن کی تلاوت جاری رکھنی تھی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ۔صلی اللہ علیک وسلم۔! میرا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا میں ڈر گیا کہ کہیں گھوڑا میرے بیٹے کو روند نہ ڈالے۔ تو میں نے اپنا سر اٹھایا پس میں نے اپنے لڑکے کو گھوڑے سے دور کیا۔ تو اپنا چہرہ آسمان کی طرف کیا تو دیکھا کہ ایک سائبان میں قندیلیں روشن ہیں۔ آپ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

جانتے ہو یہ کیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ حضور ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے فرمایا:

تِلْکَ الْمَلآئِکَةُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ ، وَلَوْ قَرَأتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْهَا ، لَا تَتَوَارَی مِنْهُمْ .

اے اُسَید! وہ اللہ کی نوری مخلوق فرشتے تھے جو تیری تلاوت قرآن کی آواز سننے کے لئے آئے تھے اگر تو تلاوتِ قرآن کو جاری رکھتا تو لوگ اپنی آنکھوں سے فرشتوں کا دیدار کر لیتے اور وہ ان سے مخفی ۔پوشیدہ۔ نہ رہتے۔

-☆-

عشقِ الٰہی سے سرشار مومن جب اللہ سے مناجات کا تصور کر کے قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو نوری مخلوق میں ایک ہلچل پیدا ہو جاتی ہے اور وہ فرشتے بحکمِ الٰہی اس قرآن کو سننے اور قاری کے دیدار کیلئے زمین کی طرف کوچ کر لیتے ہیں۔ حافظ قرآن جب قران کی تلاوت دلِ دردمند اور چشم پرنم سے کرتا ہے تو اللہ کی رحمتیں اس کی طرف جوق در جوق لپکتی ہیں کبھی وہ سکینت کی صورت اختیار کرتی ہیں اور کبھی فرشتوں کے روپ میں ظاہر ہوتی ہیں۔

قرآن کریم کی روانی سے تلاوت کرنے والا نیک فرشتوں کا ساتھی ہے اور جو اٹک اٹک کر تلاوت کرے اور اس پر دشوار ہو تو اس کیلئے دگنا اجر و ثواب ہے

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ ، وَالَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ .

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۵۴)	جلد۲	صفحہ۳۶۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۳۷)	جلد۳	صفحہ۱۵۸۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۸)	جلد۱	صفحہ۵۵۰
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۰۴)	جلد۳	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۰۹۳)	جلد۱۷	صفحہ۲۶۱
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۵۴)	جلد۱	صفحہ۴۰۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ - رضی اللہ عنہا - سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

ماہر حافظ قرآن عزت والے اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ آدمی جو قرآن پڑھے اور اس میں اٹک جائے اور اس پر تلاوت کرنا دشوار ہو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

-☆-

یہ حدیثِ پاک ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

اَلَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ ، وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ عَلَیْهِ شَدِیْدٌ لَهٗ اَجْرَانِ.

وہ فرزند آدم جو قرآن کی تلاوت کرے اور وہ حافظ ہو تو وہ معزز اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ تلاوت کرے اور تلاوت اس پر شدید ہو تو اسے دو چند اجر ملے گا۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۳۷۷۹)	جلد۴	صفحہ۲۷۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۴۵۱۵)	جلد۱۷	صفحہ۳۸۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۴۵۴۸)	جلد۱۷	صفحہ۳۹۸
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۴۶۶۹)	جلد۱۷	صفحہ۴۲۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۵۲۴۱)	جلد۱۷	صفحہ۵۷۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۵۴۶۷)	جلد۱۷	صفحہ۶۳۳
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث(۱۱۶۸)	جلد۳	صفحہ۴

ماہر کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

هُوَ الْكَامِلُ الْحِفْظِ الَّذِیْ لَا یَتَوَقَّفُ فِی الْقِرَاءَ ةِ وَلَا یَشُقُّ عَلَیْهِ ۔[1]

ماہر اس کامل حافظ کو کہتے ہیں جو اس روانی سے تلاوت کرتا ہو کہ دورانِ تلاوت نہ رکتا ہو اور نہ ہی اس پر دشوار ہو۔

یہی علامہ موصوف رحمہ اللہ السفر ۃ کے ضمن میں لکھتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِهَا الْمَلَائِكَةُ الَّذِیْنَ هُمْ حَمَلَةُ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظ ۔[2]

سفرۃ سے مراد فرشتے ہیں جو لوح محفوظ کے حافظ ہیں۔

علامہ بغوی ــ رحمۃ اللہ علیہ ــ فرماتے ہیں:

اَلسَّفَرَةُ : هُمُ الْمَلَائِكَةُ لِاَنَّهُمْ یَنْزِلُوْنَ بِوَحْیِ اللّٰهِ وَمَا یَقَعُ بِهِ الصَّلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ كَالسَّفِیْرِ یُصْلِحُ بَیْنَ الْقَوْمِ ۔[3]

سفرہ سے مراد فرشتے ہیں کیونکہ یہ اللہ کی وحی اور وہ احکام جس سے لوگوں میں اصلاح ہو لے کر آتے ہیں جیسے سفیر قوم میں صلح کرواتا ہے۔

یہ بات واضح ہوئی کہ حافظ قرآن فرشتوں کے ساتھ ہے وہ جہاں بھی جائے اللہ کے معزز فرشتے اس کے رفیق ہیں اور کسی بھی خطرے کے موقع پر اس کے ایمان وایقان کی حفاظت کرتے ہیں۔

ایک اور نظریہ ملاحظہ ہو:

قَالَ الْقَاضِیْ عَیَاضٌ :

یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ الْمُرَادُ بِكَوْنِهٖ مَعَ الْمَلَائِكَةِ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مَنَازِلُ یَكُوْنُ فِیْهَا رَفِیْقًا لِلْمَلَائِكَةِ ۔[4]

---

(۱) المرقاۃ شرح المشکوۃ صفحہ ۳۳۶ جلد ۴

(۲) المرقاۃ صفحہ ۳۳۶ جلد ۴

(۳) شرح السنہ للبغوی صفحہ ۴۳۰ جلد ۴

(۴) المرقاۃ صفحہ ۳۳۶ جلد ۴

قاضی عیاض- رحمۃ اللہ علیہ- فرماتے ہیں کہ:

اس بات کا بھی احتمال ہے کہ فرشتوں کی معیت سے مراد حافظ قرآن کیلئے آخرت میں ایسی منازل ہوں جہاں وہ ملائکہ کا رفیق وصدیق ہوگا۔

فرشتے گناہوں سے پاک ہیں اور فرشتوں کا ہمنشین بھی وہی ہوگا جو گناہوں سے پاک ہوگا تو اس بات سے یہ واضح اشارہ ہے کہ حافظ قرآن کریم کی برکت سے دنیا سے رخصت ہوتے وقت گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا جس طرح اللہ کی نوری مخلوق گناہوں سے پاک ہے۔

زیرِ نظر حدیثِ پاک میں اٹک کر پڑھنے والوں کیلئے دوگنا اجر کا ذکر ہے۔ اس میں ان لوگوں کیلئے تسلی کا سامان ہے جو روانی سے نہیں پڑھ سکتے پروردگارِ عالم جل جلالہ نے انہیں اپنی رحمت سے محروم نہیں فرمایا بلکہ دوگنے اجر کی نوید سنائی ہے۔ اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ جو روانی سے پڑھتا ہے اس کا اجر اٹک کر پڑھنے والے سے کم ہے بلکہ روانی سے پڑھنے والا اجر میں اس سے کہیں زیادہ ہے۔

حضرت ملا علی قاری حنفی نقشبندی- رحمۃ اللہ علیہ- یوں فرماتے ہیں:

لَيْسَ مَعْنَاهُ الَّذِیْ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ لَهُ مِنَ الاَجْرِ اَكْثَرُ مِنَ الْمَاهِرِ بَلِ الْمَاهِرُ اَفْضَلُ وَاَكْثَرُ اَجْراً مَعَ السَّفَرَةِ وَلَهُ اُجُوْرٌ كَثِيْرَةٌ حَيْثُ اُنْدُرِجَ فِیْ سِلْكِ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ۔[1]

اس کا یہ مفہوم نہیں کہ جو اٹک کر پڑھتا ہے اس کا اجر ماہر سے زیادہ ہے بلکہ ماہر قرآن افضل ہے اور اجر میں بھی زیادہ ہے۔ اسے تو قدسیوں کی معیت نصیب ہے اور وہ بہت زیادہ اجروں کا مستحق ہے۔ اس طرح کہ وہ تو ملائکہ مقربین کی مقدس لڑی میں منسلک ہوگیا ہے۔

انسان کو قرآن کریم سے محبت کرنی چاہیے قطع نظر اس کے کہ وہ ماہر ہے یا اٹک کر پڑھنے والا ہے۔ وہ ہر صورت میں اجر کا مستحق ہے اور اللہ کی رضا و خوشنودی کا سزاوار ہے۔

-☆-

(۱) المرقاۃ شرح مشکوۃ صفحہ ۳۳۹

حافظِ قرآن اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والا ہے

قَالَ الْفُضَیْلُ بْنُ عَیَاضٍ :

حَـامِلُ الْقُرْآنِ حَامِلُ رَاْیَةِ الإِسْلَامِ لَا یَـنْبَـغِیْ اَنْ یَّلْهُوَ مَعَ مَنْ یَّلْهُوْ وَ لَا یَسْهُوَ مَعَ مَنْ یَّسْهُوْ وَ لَا یَلْغُوَ مَعَ مَنْ یَّلْغُوْ تَعْظِیْماً لِحَقِ الْقُرْآنِ .[۱]

سیدنا فضیل بن عیاض –رحمۃ اللہ علیہ– نے فرمایا:

قرآن کا حافظ اسلام کا علمبردار ہے۔ حق قرآن کی تعظیم کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کیلئے مناسب نہیں کہ کسی لہو ولعب میں مشغول آدمی کے ساتھ مل کر لہو ولعب میں یا غافل کے ساتھ مل کر غفلت میں یا لغو باتیں کرنے والے کے ساتھ مل کر لغویات میں مشغول ہو جائے۔

-☆-

جہاد کے موقع پر جس کے ہاتھ میں جھنڈا ہوتا ہے وہی عزت اسلام کا امین ہوتا ہے۔ یہ جھنڈا اسلام کی سربلندی کا نشان ہے، یہ جھنڈا جتنا بلند ہوگا اتنا ہی عزت ووقار میں اضافہ کی علامت ہوگا۔

(۱) التبیان للامام النووی: ۲۹

اخرجہ الحاوی فی تفسیر القرآن الکریم کاملا ج ۳۰۲/ص ۹۳

یہ رزم گاہِ حیات ہے یہاں اسلام کی عزت وناموس کا جھنڈا حافظِ قرآن کے ہاتھ میں ہے، گویا حافظِ قرآن کا کردار اسلام کا کردار تصور ہوتا ہے اس لئے حفاظِ کرام کو چاہئے کہ وہ ایسی کوئی حرکت نہ کریں جس سے دامن اسلام کو داغدار کہنے کا کسی کو موقع ملے۔ اپنے آپ کو یوں طیب وطاہر کیجئے، سیرت وکردار کا ایسا اعلیٰ نمونہ بن جایئے کہ جو بھی غیر مسلم دیکھتا جائے اس کا دل اسلام کی صداقت کی گواہی دیتا جائے اور جس بھی تاریک باطن کی نظر حافظِ قرآن پر پڑے اس کا مَن نور ایمان سے روشن وفروزاں ہو جائے۔

-☆-

حافظ قرآن کو اپنی دولت قرآن کی حفاظت کرنی ہے اور اسے ان لوگوں سے راہ ورسم نہیں رکھنا جو اس دولت کے ضائع ہونے کا سبب بن سکتے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

لَا یَنْبَغِیْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اَنْ یَجِدَ مَعَ مَنْ جَدَّ وَ لَا یَجْهَلَ مَعَ مَنْ جَهِلَ وَفِیْ جَوْفِهٖ کَلَامٌ.

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر – رضی اللہ عنہما – سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ – صلی اللہ علیہ

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۲۸)	جلد۲	صفحہ۷۷۰
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
قال الذھبی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۳۷)	جلد۱	صفحہ۱۱۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۱۱۶)	جلد۲	صفحہ۳۲۵
قال المحقق	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۶۳۲)	جلد۷	صفحہ۲۳۸

وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

حافظ قرآن کیلئے مناسب نہیں کہ وہ کسی اُلجھنے والے سے اُلجھے اور نہ کسی نادان کے ساتھ نادانی کرے کیونکہ اس کے پیٹ میں اللہ کا کلام ہے۔

-☆-

جس جگہ کوئی قیمتی چیز ہو اس جگہ کی حفاظت کی جاتی ہے، اگر کسی خزانہ میں ہیرے اور جواھرات ہیں تو اس خزانہ پر پہرے دار بٹھائے جاتے ہیں۔ جہاں سونے اور چاندی کے ذخائر ہوں وہاں مکمل حفاظت کا انتظام ہوتا ہے۔ اسی طرح جس سینہ میں قرآنِ کریم محفوظ ہے، جو سینہ قرآنِ کریم کے انوار سے دمک رہا ہے اس سینہ کی حفاظت کی جاتی ہے۔ ایسی قیمتی نعمت کو دامن میں سمیٹنے والا چوروں اور مال لوٹنے والوں کے درمیان بے خوف نہیں پھرا کرتا کیونکہ چور اور لٹیرے کو جب بھی موقع ملے گا وہ چوری سے اور مال لوٹنے سے باز نہیں آئے گا۔

حافظِ قرآن کا سینہ انوارِ ربانیہ کا گنجینہ ہے، دنیا کی کوئی قیمتی سے قیمتی چیز اس سینے کی مثل نہیں ہوسکتی، وحدہ لاشریک کا کلام بے مثل و بے مثال کلام ہے، وہ انوارِ سرمدیہ سے لبریز ہے، اس کے خزانے لامحدود ہیں اور اس کے ہیرے اور موتی انمول ہیں اس لئے حافظِ قرآن کو اپنے سینے میں محفوظ دولت کی قدر کرنی ہے اسے ضائع ہونے سے بچانا ہے اس لئے ایسے لوگوں سے میل جول ترک کرنا ہے جو اس نعمت کے ضائع ہونے کا سبب بن سکتے ہیں۔

شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے، اس کی دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، اس کا وار بڑا گہرا ہوتا ہے اس لئے اس کے داؤ و پیچ سے بھی بچ کر رہنا ہے، اس کے حمایتیوں سے کنارہ کشی اختیار کرنی ہے اور ان لوگوں سے راہ و رسم رکھنا ہے جن کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے، جو معرفتِ الٰہی کی دولت اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ جن کی زبان پاک، جن کا سینہ طیب و طاہر اور جن کا دل مھبطِ انوار ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اھلِ ایمان کو اپنے ایمان اور خداداد نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآنِ کریم کے حافظ اور قاری کو لوگوں سے نہیں مانگنا چاہیے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصِیْنٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – :
اَنَّہُ مَرَّ عَلٰی قَارِیءٍ یَقْرَأُ ، ثُمَّ سَأَلَ ، فَاسْتَرْجَعَ ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ :
مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ؛ فَلْیَسْأَلِ اللّٰہَ بِہٖ ؛ فَاِنَّہُ سَیَجِیْئُ اَقْوَامٌ یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ ؛ یَسْئَالُوْنَ بِہِ النَّاسَ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۴۶۷)	جلد۲	صفحہ۱۱۰۳
قال الالبانی	حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۷۷۱)	جلد۱۵	صفحہ۶۵
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۷)	جلد۳	صفحہ۱۶۶
قال الالبانی	حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۸۲۹)	جلد۱۵	صفحہ۸۳
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۸۰۳)	جلد۱۵	صفحہ۷۵
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عمران بن حصین -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ:

وہ ایک قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا۔ تلاوت کے بعد اس نے مانگنا شروع کر دیا تو آپ نے اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ پھر فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جو قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے مانگے، عنقریب ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے۔

-☆-

امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب -رضی اللہ عنہ- کا یہ ارشاد گرامی بھی اس بات کو مزید واضح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۵۷)	جلد۱	صفحہ۳۶۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۸۸۵)	جلد۳۳	صفحہ۱۱۵
قال شعیب الارنووط	حسن لغیرہ........................		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۱۷)	جلد۳۳	صفحہ۱۴۶
قال شعیب الارنووط	حسن لغیرہ........................	بالفاظ مختلفۃ	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۴۴)	جلد۳۳	صفحہ۱۶۷
قال شعیب الارنووط	حسن لغیرہ........................		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۹۷)	جلد۳۳	صفحہ۲۰۲
قال شعیب الارنووط	حسن لغیرہ........................	بالفاظ مختلفۃ	
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۲۴)	جلد۲	صفحہ۳۴۸
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۳۳)	جلد۲	صفحہ۱۶۹
قال الالبانی	حسن		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۱۷۸)	جلد۳	صفحہ۱۱
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۹۳۰)	جلد۲	صفحہ۶۱۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۵۷)	جلد۲	صفحہ۳۰۲

کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاء ! ارْفَعُوْا رُؤُوْسَكُمْ فَقَدْ وَضَحَ لَكُمُ الطَّرِيْقُ فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ لَا يَكُوْنُوْا عَيَالاً عَلَى النَّاسِ[۱]

اے قرآن کے قاریو! اپنے سروں کو بلند رکھو تمہارے سامنے راستہ بالکل واضح ہے۔ پس نیکیاں کرنے میں مسابقت اختیار کرو اور لوگوں پر بوجھ نہ بن جاؤ۔

-☆-

سوال وہ کرتا ہے جس کے پاس مال و دولت کی کمی ہو، حافظ قرآن کو اللہ نے وہ دولت عطا فرمائی ہے جس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔

سیدنا علی المرتضی امیر المؤمنین - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ:

ہر قاری کیلئے مسلمانوں کے بیت المال میں دو سو دینار یا دو ہزار درہم مقرر ہیں۔ اگر حکومت اس کو عطا کرے تو فبہا ورنہ آخرت میں دیئے جائیں گے۔

علامہ عبد الرؤوف مناوی - رحمہ اللہ - لکھتے ہیں:

............اِلَّا وَزِيْدَ اَوْنُقِصَ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ وَالْمَصْلَحَةِ كَمَا دَلَّ عَلَيْهِ نُصُوْصٌ أُخْرىٰ.[۲]

حافظ قرآن کیلئے دو سو دینار سالانہ ہوں گے بشرطیکہ ان سے اس کی ضروریات پوری ہو جائیں ورنہ حاجت و مصلحت کے پیشِ نظر اس میں زیادتی یا کمی کی جا سکتی ہے۔ جیسے دیگر نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں۔

اور فتاویٰ کامل میں مرقوم ہے کہ:

(۱) التبیان للامام النووی: ۲۹

(۲) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر المناوی ۳۶۷ جلد سوم

ہر عالم و حافظ کا بیت المال سے حق ہے سالانہ دوسو دینار یا دو ہزار درہم اگر گورنر ان کو نہ دے گا تو آخرت میں اس کی نیکیوں سے دلایا جائے گا اور اگر وہ گورنر نیکیاں نہ رکھتا ہو تو ان کے گناہوں کا بار اس-گورنر-پر ڈالا جائے گا[۱]

-☆-

---

(۱) تنویر اللمعان، لمعہ پنجم

سیدنا عبداللہ بن مسعود- رضی اللہ عنہ- سے تلاوتِ قرآن سن کر حضور سیدنا نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- آبدیدہ ہو گئے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ لِیَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

إِقْرأ عَلَیَّ الْقُرْآنَ . قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! أَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ أُنْزِلَ ؟ قَالَ: إِنِّیْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَہُ مِنْ غَیْرِیْ. فَقَرَأْتُ عَلَیْہِ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ، حَتّٰی جِئْتُ إِلٰی ھٰذِہِ الْآیَۃِ:

فَکَیْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ أُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰؤُلَآءِ شَہِیْداً. [النساء:۴۱]

قَالَ : حَسْبُکَ الْآنَ . فَالْتَفَتُّ إِلَیْہِ ، فَإِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۰۵۵)	جلد۳	صفحہ۱۶۲۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۴۵۸۲)	جلد۳	صفحہ۱۳۹۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۰۴۹)	جلد۳	صفحہ۱۶۲۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۰۵۰)	جلد۳	صفحہ۱۶۲۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۰۵۶)	جلد۳	صفحہ۱۶۲۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۸۶۷)	جلد۱	صفحہ

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ ابن مسعود -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

مجھ پر قرآن کریم پڑھئے- مجھے قرآن کریم پڑھ کر سنایئے- میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! میں آپ پر قرآن پڑھوں؟- آپ کو قرآن کریم پڑھ کر سناؤں- حالانکہ قرآن کریم آپ پر نازل کیا گیا ہے۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں پسند کرتا ہوں کہ قرآن کریم کسی اور سے بھی سنوں۔ پس میں نے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو سورۃ النساء پڑھ کر سنائی حتی کہ جب میں اس آیت:

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَآءِ شَهِيدًا. [النساء:۴۱]

کیسا ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور لائیں گے آپ کو گواہ ان سب پر۔

پر پہنچا تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اب بس کافی ہے تو میں حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو چھلک رہے تھے۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۲۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۲۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۳۹۴)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۹۱
قال الحاکم	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه	طویلا	
قال الذهبی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۲۲)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۵۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۸۰
قال حمزه احمد الزین	اسناده صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۵۵۱)	جلد ۳	صفحہ ۴۸۱
قال حمزه احمد الزین	اسناده صحیح		

علامہ بدرالدین عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں ایک اور حدیث پاک ذکر کرتے ہیں:

اِنَّ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – اَتَاھُمْ فِیْ بَنِیْ ظُفُرٍ وَمَعَہٗ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَاَمَرَ قَارِئًا فَقَرَاَہٗ فَاَتٰی ھٰذِہِ الآیَۃَ : فَکَیْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ أُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ ۔ فَبَکٰی حَتّٰی ضَرَبَ لِحْیَاہُ وَوَجْنَتَاہُ فَقَالَ : یَارَبِّ ! ھٰذَا شَھِدْتُّ عَلٰی مَنْ اَنَا بَیْنَ ظَھْرَیْہِ فَکَیْفَ عَلٰی مَنْ لَمْ أَرَہٗ ۱؎

حضور سیدنا نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – ان کے پاس قبیلہ بنی ظفر میں تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ سیدنا عبداللہ بن مسعود اور چند صحابہ تھے پس آپ نے ایک قاری کو پڑھنے کا حکم دیا جب وہ اس آیت **فَکَیْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ أُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ** پر پہنچا تو آپ رو دیئے یہاں تک کہ

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۸۰۲۳)		جلد ۷	صفحہ ۲۸۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۰۶)		جلد ۳	صفحہ ۵۰۸
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۱۸)		جلد ۴	صفحہ ۱۴۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۹۴)		جلد ۴	صفحہ ۵۰۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ			
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۶۸)		جلد ۲	صفحہ ۴۱۳
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۲۵)		جلد ۳	صفحہ ۲۱۷
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۲۵)		جلد ۳	صفحہ ۲۱۷
قال الالبانی	صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۳۵)		جلد ۳	صفحہ ۹
قال شعیب الأرنؤوط	اسنادہ صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۶۵)		جلد ۱۵	صفحہ ۵۴۱
قال شعیب الأرنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	بالفاظ مختلفۃ		
(۱) کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۴۵)		جلد ۱	صفحہ ۱۹۳
عمدۃ القاری شرح بخاری للعینی			جلد ۲۰	صفحہ ۶۰

آپ کی داڑھی مبارک اور رخسار آنسوؤں سے تر ہو گئے پس آپ نے عرض کی:

اے میرے پروردگار! میں تو جن کے درمیان ہوں ان کا تو گواہ ہوں جن کو میں نے نہیں دیکھا ان پر کیسے گواہی دوں گا۔

اس اشکال کو علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ درج ذیل حدیث پاک ذکر کر کے دور کرتے ہیں۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ :

لَیْسَ مِنْ یَوْمٍ اِلَّا وَیُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – اُمَّتُہٗ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً فَیَعْرِفُھُمْ بِسِیْمَاھُمْ وَاَعْمَالِھِمْ فَلِذَالِکَ یَشْھَدُ عَلَیْھِمْ [۱]

سیدنا سعید بن میتب فرماتے ہیں کہ:

ہر روز حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر آپ کی امت صبح وشام پیش کی جاتی ہے پس آپ اپنی امت کو ان کے چہروں اور اعمال سے پہچانتے ہیں اس وجہ سے آپ ان کی گواہی دیں گے۔

حیات ابدیہ سے متصف نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اے اُمتی تیری گواہی دے گا وہ تجھے تیرے اعمال اور تیری اشکال وصورت سے پہچانتا ہے اس لئے تو بھی امتی ہونے کی لاج رکھتے ہوئے آپ کی شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کر۔ یہ سعادت ہر آدمی کو نہیں ملتی بلکہ اس حافظ قرآن کو نصیب ہوتی ہے جو قرآن کریم کے ظاہری وباطنی حقوق کے ساتھ تلاوت کرتا ہو۔ اس کے دن اور رات آنسوؤں کی آمیزش سے قرآن کی تلاوت کرتے گزرتے ہوں، اس کا ہر قدم شریعت مطہرہ کے مطابق ہو، اللہ کے اوامر پر سختی سے کاربند ہو اور نواہی سے پوری شدت سے اجتناب برتا ہو۔

دو حفاظ کرام پر سرکار دو عالم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عنایت کا مشاہدہ کیجئے۔

سید عبداللہ اور ان کے ساتھی -رحمہما اللہ- قرآن کریم کی تلاوت میں مگن ہیں، ایک دوسرے کو

---

(۱) عمدۃ القاری شرح بخاری للعینی جلد۲۰ صفحہ۶۰

قرآن سنا رہے ہیں، دنیا و مافیہا سے بے خبر کلام الٰہی کی حلاوت میں گم ہیں۔ اچانک چند عرب سوار آئے اور قریب ہی کھڑے ہو کر قرآن سننا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ان میں سے جوان کا سردار تھا گویا ہوا۔ اے قرآن کے قاریو! تم نے قرآن کا حق ادا کر دیا۔ اتنا کہہ کر وہ قافلہ رخصت ہو گیا۔ یہ دونوں بزرگ بعد میں باتیں کرنے لگے کہ یار یہ کون لوگ تھے ان کے چہرے بڑے پُر رونق تھے خصوصاً ان کے رئیس کا چہرہ پرانوار کا ایسا جامہ تھا کہ نظر جما کر دیکھنا ممکن نہ تھا۔ میں تو دیکھ کر اپنے آپ کو قابو نہ رکھ سکا اور ان کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔

اسی دوران اسی عرب وضع قطع کا ایک اور سوار آیا اور ان حفاظ کرام سے مخاطب ہوا، اے قرآن کے قاریو! کیا رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- یہاں تشریف لائے تھے اگر تشریف لائے تھے تو اب کہاں تشریف لے جا چکے ہیں۔ ان حفاظ کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے۔ ہائے اللہ کے محبوب تشریف لائے تھے ہم ان کی قدم بوسی نہ کر سکے۔ جس ذات اقدس کا کلمہ پڑھتے ہیں اس نے کرم فرمایا ہم ان کا جی بھر کر دیدار بھی نہ کر سکے۔[۱]

وہ نو وارد عربی سوار ان حفاظ کی کیفیت کو بچشم سر ملاحظہ کر رہا تھا کہ وہ دونوں حفاظ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس کی سواری کی رکاب پکڑ کر کہتے ہیں کہ بتاؤ تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا جس کا پوچھنا تھا اس کا پوچھا نہیں میرا پوچھتے ہو؟ انہوں نے جواباً کہا: تم بھی کوئی معمولی آدمی معلوم نہیں ہوتے۔ اس نو وارد عربی سوار نے کہا! مجھے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا صحابی ابو ہریرہ کہتے ہیں -رضی اللہ عنہ- رات سرکار دو عالم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے روضہ شریف میں فرمایا تھا کہ صبح سرہند کے قاریوں کا قرآن سننے چلیں گے تم بھی ساتھ چلنا اور پھر صبح مجھے کسی اور کام بھیج دیا میں اس کام سے فارغ ہو کر آیا تو آپ روانہ ہو چکے تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہ -رحمہ اللہ- اپنے والد گرامی قدر حضرت شاہ عبدالرحیم -رحمہ اللہ- سے

---

(۱) انفاس العارفین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اس صحراء میں کئی دن تک بھینی بھینی خوشبو مہکتی رہی۔ [1]

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اے قرآن کریم کو اپنے سینے میں محفوظ کرنے والے!

رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت مطہرہ پر چلنا اپنی زندگی کا شعار بنالے، احکام شریعہ کے مطابق حیات مستعار کے چند روز گزارنے کی سعی کر، عشق الٰہی سے سرشار ہو کر قرآن کی تلاوت کو حرز جاں بنالے ہوسکتا ہے لطف وکرم والے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا کرم تجھ پر بھی ہو جائے اور تیرے بخت بھی آسمان سعادت پر ماہتاب بن کر چمکنا شروع کر دیں۔

-☆-

(۱) انفاس العارفین

نماز میں امامت کیلئے اس آدمی کو مقرر کیا جائے جو قرآن کا زیادہ قاری ہو

عَنْ اَبِی مَسْعُوْدِ الانْصَارِیّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۳)	جلد۱	صفحہ۴۶۵	طویلا
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۳)	جلد۱	صفحہ۵۷۵	طویلا
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۳۲)	جلد۱	صفحہ۴۲۲	طویلا
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۰۳۷۹)	جلد۱	صفحہ۷۵۷	طویلا
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۸۳۴)	جلد۲	صفحہ۳۹۷	طویلا
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۵۷)	جلد۱	صفحہ۴۱۸	طویلا
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۸۰)	جلد۱	صفحہ۲۵۸	
قال الالبانی	صحیح طویلا			
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۸۲)	جلد۱	صفحہ۱۷۳	
قال الالبانی	صحیح طویلا			
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۸۳)	جلد۱	صفحہ۱۷۳	
قال الالبانی	صحیح طویلا			

ترجمة الحدیث:

سیدنا ابو مسعود انصاری -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قوم کی امامت وہ آدمی کرائے جو قرآن کا زیادہ قاری ہو۔

-☆-

مصلیٰ امامت پر کھڑا ہونا بہت بڑا منصب ہے، ایسی جگہ جہاں کوئی امام مقرر نہ ہو وہاں جب افراد جماعت کیلئے کھڑے ہوں گے تو ان کی امامت وہی کروائے گا جو قرآن کا زیادہ حافظ ہوگا۔

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۸۴)	جلد۱	صفحہ۱۷۴	
قال الالبانی	صحیح طویلا			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد۱	صفحہ۱۴۵	
قال الالبانی	صحیح طویلا			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۸۰)	جلد۱	صفحہ۵۲۶	
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح طویلا			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۸۰)	جلد۲	صفحہ۱۲۱	
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح طویلا			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۲۷)	جلد۵	صفحہ۵۰۰	
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح طویلا			
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۰۱)	جلد۱۷	صفحہ۲۱۹	طویلا
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۰۲)	جلد۱۷	صفحہ۲۱۹	طویلا
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۰۳)	جلد۱۷	صفحہ۲۱۹	طویلا
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۰۴)	جلد۱۷	صفحہ۲۱۹	طویلا
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۰۶)	جلد۱۷	صفحہ۲۲۰	طویلا
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۰۷)	جلد۱۷	صفحہ۲۲۰	طویلا
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۰۸)	جلد۱۷	صفحہ۲۲۱	طویلا
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۰۹)	جلد۱۷	صفحہ۲۲۱	طویلا
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۱۰)	جلد۱۷	صفحہ۲۲۱	طویلا
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلد۱۷	صفحہ۲۲۲	طویلا

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۱۳)		جلد ۱۷	صفحہ ۲۲۲	طویلہ
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۱۴)		جلد ۱۷	صفحہ ۲۲۳	طویلہ
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۱۶)		جلد ۱۷	صفحہ ۲۲۳	طویلہ
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۲۰)		جلد ۱۷	صفحہ ۲۲۳	طویلہ
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۳۳)		جلد ۵	صفحہ ۵۰۳	
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ حسن طویلہ				
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۴۴)		جلد ۵	صفحہ ۵۱۶	
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	طویلہ			
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۸۶۰)		جلد ۱	صفحہ ۳۲۰	طویلہ
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۲۹)		جلد ۱۳	صفحہ ۲۶۳	
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح				
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۶۳)		جلد ۲۸	صفحہ ۲۹۵	
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، اسماعیل بن رجاء- وھو ابن ربیعۃ الزبیدی- واوس بن ضمعج من رجالہ، وباقی رجال الاسناد ثقات رجال الشیخین طویلہ				
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۰۰)		جلد ۱۳	صفحہ ۲۵۳	
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح				

سیدنا فاروق اعظم امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- کی مجلس شوریٰ میں حفاظِ کرام ہوا کرتے تھے

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- اپنے زمانہ خلافت میں ان افراد کو مشاورت کیلئے منتخب فرمایا کرتے تھے جو قرآن کے حافظ زیادہ ہوتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا– قَالَ :

كَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ ، كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا [۱]

(۱) صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۶)		جلد۴	صفحہ۲۲۷۴	طویلا
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۹۲)		جلد۲۸	صفحہ۳۲۰	
قال شعیب الارؤط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	طویلا			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۹۷)		جلد۲۸	صفحہ۳۲۳	
قال شعیب الارؤط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	طویلا			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۹۹)		جلد۲۸	صفحہ۳۲۵	
قال شعیب الارؤط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	طویلا			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۴۰)		جلد۳۷	صفحہ۳۱	
قال شعیب الارؤط۔	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	طویلا			

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہما - نے فرمایا:

سیدنا عمر فاروق امیر المؤمنین - رضی اللہ عنہ - کے اصحاب مجلس اور اصحاب مشاورت حفاظ کرام عمر رسیدہ ہوں یا جوان دونوں ہوتے تھے۔

-☆-

بارگاہِ خداوندی میں سر بندگی جھکانے کیلئے فرائض امامت ہوں یا ملکی معاملات کیلئے مشاورت ہو ہر جگہ حفاظ قرآن کو ترجیح دی جاتی ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم پڑھ کر اس پر عمل کرنے والوں کو عزت و سرفرازی سے نوازتا ہے اور قرآنِ کریم کو پسِ پشت ڈالنے والوں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے

عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَبِي الطُّفَيْلِ :

أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِالْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ عُمَرُ: مَنِ اسْتَخْلَفْت عَلَى أَهْلِ الْوَادِيْ ؟ قَالَ : اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أَبْزَىْ ، قَالَ : وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى ؟ قَالَ : رَجُلٌ مِنْ مَوَالِيْنَا ، قَالَ عُمَرُ : فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلَىْ ؟ قَالَ : إِنَّهُ قَارِىءٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ ، قَاضٍ . قَالَ عُمَرُ : أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ .

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۱۲۸۸۹)	جلد ۶	صفحہ ۵۵۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ:

حضرت نافع بن عبدالحارث - رضی اللہ عنہ - مقام عسفان پر سیدنا عمر بن الخطاب - رضی اللہ عنہ - سے ملے۔ سیدنا عمر - رضی اللہ عنہ - نے آپ کو مکہ کا گورنر مقرر فرمایا تھا تو سیدنا عمر - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

وادی مکہ والوں پر آپ کسے نائب گورنر بنا کر آئے ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: میں نے اھل مکہ پر ابن ابزی کو نائب گورنر مقرر کیا ہے تو سیدنا عمر - رضی اللہ عنہ - نے پوچھا:

ابن ابزی کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: ابن ابزی ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ہیں۔ سیدنا عمر - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

آپ ایک آزاد کردہ غلام کو ان - مکہ والوں - پر گورنر مقرر کر آئے ہیں انہوں نے عرض کی: ابن ابزی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ کریم کے عالم ہیں اور علمِ میراث کے بھی عالم ہیں اور - کتاب وسنت کے مطابق - فیصلہ کرنے والے ہیں۔ سیدنا عمر - رضی اللہ عنہ - نے ارشاد فرمایا: تمہارے نبی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے - کیا خوب - ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے - کتاب اللہ کا علم رکھنے والی اور اس پر عمل کرنے والی -

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۹۷)	جلد۱	صفحہ۵۱۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۷۲)	جلد۳	صفحہ۴۹
قال شعیب الارنوط	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد۱	صفحہ۲۶۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر والزیادہ	رقم الحدیث (۱۸۹۶)	جلد۱	صفحہ۳۸۵
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۲۷۵)	جلد۱	صفحہ۱۱۷
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۲۳۹)	جلد۵	صفحہ۲۸۱

بہت سی اقوام کو بلندی ورفعت عطا فرمائے گا اور اس – سے روگردانی کرنے کیوجہ – سے دوسرے لوگوں کو – ذلیل ورسوا فرما کر – پستیوں میں دھکیل دے گا۔

-☆-

نافع نے ابن ابزیٰ کے استخلاف کے جواز کے لئے اس کے تین وصف گنوائے لیکن حضرت عمر امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی نظر میں حفظ وقراءتِ قرآن ہی ایک ایسا وصف ہے جس کے ذریعے ایک غلام کو مکہ مکرمہ کا عامل بنایا جا سکتا ہے۔ یقیناً اس قرآن کے ذریعے ہی اللہ اقوام کو عزت عطا فرماتا ہے۔

شیخ نصر بن محمد سمرقندی المتوفی ۳۷۳ھ کی نقل کردہ اس روایت میں صرف ابن ابی ابزی کا ایک ہی وصف مذکور ہے۔

قَالَ لَهُ عُمَرُ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

تَسْتَعْمِلُ رَجُلاً مِنَ الْمَوَالِي عَلٰى قُرَيْشٍ ، قَالَ : يَاأَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ ! إِنِّي لَمْ أَدَعْ خَلْفِيْ أَحَداً أَقْرَأَ لِلْقُرْآنِ مِنْهُ. قَالَ لَهُ عُمَرُ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – : نَعَمْ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَفَعَ بِالْقُرْآنِ رِجَالاً وَوَضَعَ رِجَالاً وَإِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي أَبْزٰى مِمَّنْ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِالْقُرْآنِ.

سیدنا عمر فاروق – رضی اللہ عنہ – نے ان سے کہا:

آپ نے ایک غلام کو سردارانِ قریش پر حاکم مقرر کردیا ہے تو انہوں نے عرض کی: اے امیر المومنین! میں نے اپنے بعد اس سے بڑھ کر کسی کو قرآن کا قاری نہ پایا۔ سیدنا عمر – رضی اللہ عنہ – نے فرمایا:

بہتر یقیناً اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بہت سے افراد کو رفعت عطا فرماتا ہے اور بہت سوں کو پستی میں لے جاتا ہے اور یقیناً عبدالرحمٰن بن ابی ابزی ان افراد سے ہے جنہیں اللہ نے قرآن کی وجہ سے عزت ورفعت عطا فرمائی۔

حافظ قرآن کیلئے شرف بزرگی عارضی نہیں بلکہ دائمی ہے۔

غزوہ اُحد کے شہداء - رضی اللہ عنہم - میں سے جسے قرآنِ کریم زیادہ یاد ہوتا اسے پہلے قبر میں اتارا جاتا تھا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - :

أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ :

أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ : أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ ، وَلَمْ يُغَسَّلُوْا .

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۱۶۰۸)	جلد۲	صفحہ۲۰۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۳۴۷)	جلد۱	صفحہ۴۰۰
السنن الکبری	رقم الحدیث(۲۰۹۳)	جلد۲	صفحہ۴۳۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۳۴۳)	جلد۱	صفحہ۳۹۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۳۴۶)	جلد۱	صفحہ۳۹۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۳۴۸)	جلد۱	صفحہ۴۰۰

ترجمة الحديث:

سیدنا جابر بن عبداللہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ:

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- شہداء احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں ڈھانپ دیتے پھر فرماتے:

ان میں سے کس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہے؟ جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو لحد میں -قبر میں- اسے پہلے اتارتے اور فرمایا:

میں ان لوگوں کے حق میں قیامت کے دن گواہ ہوں اور آپ نے انہیں ان کے خونوں میں ہی دفن کرنے کا حکم دیا اور ان پر نماز جنازہ ادا نہ فرمائی اور انہیں غسل نہ دیا گیا۔

-☆-

حافظ قرآن کی کتنی عظمت ہے کہ شہداء احد میں بھی اسے امتیاز حاصل ہے اور حضور سیدنا نبی

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۳۵۳)	جلد۱	صفحہ۴۰۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۴۰۷۹)	جلد۳	صفحہ۱۴۴۴
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث(۳۱۳۸)	جلد۲	صفحہ۲۸۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۱۰۳۶)	جلد۱	صفحہ۵۲۸
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۱۵۱۴)	جلد۲	صفحہ۲۳۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۱۵۱۴)	جلد۲	صفحہ۴۷۷
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۳۱۹۷)	جلد۷	صفحہ۴۷۱
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۱۹۵۴)	جلد۲	صفحہ۴۴
قال الالبانی	صحیح		

کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس کے حفظ قرآن کی وجہ سے اسے قبر میں پہلے اتارتے ہیں ۔ وہ انسان کتنا خوش نصیب ہے جسے رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- دوسروں پر خود ترجیح دیں اور اسے سب سے پہلے اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کی عظمت ورفعت شان کا عملی اظہار فرمادیں ۔

-☆-

حافظِ قرآن حیاتِ جاودانی سے متصف ہو جاتا ہے

اللہ تعالیٰ حی وقیوم ہے، اس کا کلام لافانی ہے اور جس مردِ مومن کے جسم میں یہ کلام جلوہ گر ہوتا ہے، جس حافظِ قرآن کا سینہ اس قرآن کریم سے معمور ہوتا ہے وہ بھی فنا کی وادی میں جانے کے باوجود لافانی ہو جاتا ہے۔ موت کے بعد اس کے عزیز واقارب اسے قبرستان دفن کر آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو جس جسم میں قرآن کریم محفوظ ہے اسے بوسیدگی سے ریزہ ریزہ ہونے سے بچا لیتا ہے اور قبر میں اس کا جسم ایسے ہی تر و تازہ رہتا ہے جیسے دنیا میں اس کا جسم تھا۔

کلامِ الٰہی کا حافظ حیاتِ جاوداں سے متصف ہو جاتا ہے، موت آنے سے بھی وہ مرتا نہیں بلکہ اپنی قبر میں تر و تازہ رہتا ہے۔

وہ قادر قیوم اللہ جو شہید کو زندگی عطا فرما سکتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اپنے کلام کے حافظ کو قبر میں بھی زندگی سے سرفراز فرما دے۔

دانائے شیراز –رحمہ اللہ– فرماتے ہیں:

خوشبودار مٹی سے میں نے پوچھا تیرا نام عنبر ہے یا کستوری؟ اس نے جواباً کہا: میں حقیری

خاک ہوں لیکن گلاب کی پتیاں مجھ پر گرتی رہیں جن کی وجہ سے مجھ میں بھی خوشبو پیدا ہوگئی۔

جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد   وگرنہ من ہما خاکم کہ ہستم

انسان تو فانی ہے لیکن حیی وقیوم اللہ کا کلام جب اس کے سینے میں گھر کر لیتا ہے تو اس کلامِ الٰہی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ فانی بھی باقی بن جاتا ہے پھر موت بھی اسے فنا کے سمندر میں نہیں پھینک سکتی۔

۱۹۸۲ء میں ظاہر ہونے والی قدرت الٰہیہ ملاحظہ ہو۔

مظفر گڑھ ۴ نومبر ﴿نمائندہ جنگ﴾ نواحی گاؤں مونڈ کا میں ایک قبر کی کُھدائی کے دوران سر پر کسی لگنے سے ایک پرانی میت کے سر سے خون بہنے لگا۔

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب قریبی بستی شاہ والی کے قبرستان میں ایک قبر کی کھدائی کے دوران کسی کی ضرب ایک پرانی قبر میں دفن میت کے سر میں لگی جس پر اس سے خون بہنا شروع ہوگیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر گورکن خوفزدہ ہوکر بھاگ اُٹھے تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ یہ میت ایک حافظ قرآن کی تھی۔[1]

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے وقتاً فوقتاً ایسی چیزوں کا اظہار فرماتا رہتا ہے جس سے اس کی اور اس کے محبوب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات کی حقانیت ہر انسان پر اس طرح واضح ہوجاتی ہے کہ یارائے انکار نہیں رہتا۔

کیا اس واقعہ سے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حافظ قرآن کی حیات کے بارے میں جو درج بالا ارشاد فرمایا کیا اس کی صداقت اظہر من الشمس نہیں ہوگی۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ○

اسی سلسلہ میں اللہ جل شانہ کی حافظ قرآن پر مزید کرم نوازیاں ملاحظہ ہوں۔

علامہ جلال الدین سیوطی -رحمہ اللہ- نے ذکر فرمایا کہ:

---

(۱) روزنامہ جنگ لاہور جمعہ ۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ / ۵ نومبر ۱۹۸۲ء ۲۰ کاتک ۲۰۳۹ ب / مخزونہ لائبریری جامعہ ریاض العلوم پیپلز کالونی فیصل آباد

عبداللہ بن محمد بن منصور نے فرمایا کہ ابراہیم حفار قبر کھودنے میں مصروف تھے کہ ساتھ والی قبر کی اینٹیں کھل گئیں اور وہاں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی میں نے دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے ہیں[1]۔

حافظ قرآن جب صبح و شام اللہ کے کلام کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے، اسے تلاوت قرآن کے بغیر چین نہیں آتا تو پروردگار عالم جل جلالہ اس کی قرآن سے محبت کی لاج رکھتے ہوئے اسے قبر میں بھی قرآن کریم پڑھنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

کیا قبر میں ایسے اعمال کا صدور ممکن ہے؟

اس سلسلہ میں حدیث شریف پیش کی جاتی ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تنویر اللعان لمعہ بجم

سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۷
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۶۷۰)	جلد ۶	صفحہ ۱۴۷
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۸۱۲)	جلد ۸	صفحہ ۳۸۶
قال الہیثمی:	رواہ ابو یعلی والبزار ورجال ابی یعلی ثقات		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۳۳۲۵)	جلد ۶	صفحہ ۱۴۷
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		

انبیاء کرام زندہ ہیں اور اپنے اپنے مزارات میں صلوات - نمازیں - ادا فرماتے ہیں ۔

-☆-

نیز حضور سیدنا نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے لیلۃ المعراج حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے مزار پر انوار میں نماز پڑھتے دیکھا ۔

اگر انبیاء کرام کو اللہ وحدہ لاشریک یہ سعادت عطا فرماتا ہے کہ وہ اپنے مزارات میں عبادت خداوندی کا لطف ولذت اٹھائیں تو انبیاء کرام سے فیض لینے والے اور ان کی سنتوں پر ساری زندگی کاربند رہنے والے امتیوں کو بھی اللہ ان کے طفیل قبر میں عبادات کی توفیق وسعادت عطا فرما سکتا ہے ۔

-☆-

سورۃ الملک عذاب قبر سے نجات دلانے والی ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

هِيَ الْمَانِعَةُ ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ ؛ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابن عباس – رضی اللہ عنہما – نے روایت فرمایا:

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۹۰)	جلد۳	صفحہ۱۵٦
قال الالبانی	وانما صح منہ قولہ: ھی المانعہ ………………		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۹۵)	جلد۲	صفحہ۳۸۰
قال الالبانی	غریب		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۱۴۰)	جلد۳	صفحہ۱۳۱
قال الالبانی	قلت: ابو عمرو بن مالک صدوق لہ اوھام، وابنہ یحیی ضعیف ویقال: ان حماد بن زید کذبہ کما فی التقریب، وساق لہ فی المیزان من مناکیرہ احادیث ھذا احدھا		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲٦۴۷)	جلد۱	صفحہ۱۲۹
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۰۴۴)	جلد۲	صفحہ٦۴٦

حضور سیدنا رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

یہ۔سورۃ الملک۔مانعہ۔عذابِ الٰہی روکنے والی۔ہے یہ منجیہ۔نجات دلانے والی۔ہے جو پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے۔

-☆-

سورۃ الملک کی تلاوت کی جس آدمی کو توفیق مل گئی یوں سمجھئے اسے دونوں جہاں کی نعمت مل گئی روزانہ سورۃ الملک کی تلاوت کرنے والا عذاب قبر سے محفوظ و مامون رہتا ہے یہ سورۃ مبارکہ اپنے پڑھنے والے کو عذابِ الٰہی سے نجات دیتی ہے۔ اکثر بزرگان دین کا معمول رہا ہے کہ وہ رات کو سونے سے پہلے اس سورۃ مبارکہ کی تلاوت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ تمام اھل ایمان کو اس کی تلاوت کی سعادت نصیب فرمائے اور انہیں عذابِ قبر سے محفوظ و مامون فرمائے۔

ایک صحابی رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا قبر سے تلاوت قرآن کو سننا اور خود حضور سیدنا نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا اس پر مہر تصدیق ثبت کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حافظ قرآن جو قرآن کے تمام حقوق کی رعایت رکھیں مرتے نہیں بلکہ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض خوش نصیبوں کو یہ سعادت ملتی ہے کہ وہ اپنی قبروں میں قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے ہیں۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ ! اِنکَ اَنْتَ رَزَقْتَھُمْ ھٰذِہِ السَّعَادَۃَ الْعُظْمٰی .

قرآنِ کریم صاحبِ قرآن کی شفاعت کرے گا اس کی شفاعت کے سبب صاحبِ قرآن کو تاج الکرامۃ اور کسوۃ الکرامۃ پہنایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی دولت سے نوازا جائے گا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

نِعْمَ الشَّفِیْعُ الْقُرْآنُ لِصَاحِبِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ : یَارَبِّ ! اَکْرِمْهُ فَیُلْبَسُ تَاجَ الْکَرَامَةِ ، ثُمَّ یَقُوْلُ : یَارَبِّ ! زِدْهُ فَیُکْسٰی کِسْوَةَ الْکَرَامَةِ ، ثُمَّ یَقُوْلُ : یَارَبِّ ! زِدْهُ اِرْضَ عَنْهُ ، فَلَیْسَ بَعْدَ رِضَی اللّٰهِ شَیْءٌ.

کنز العمال واللفظ لہ	رقم الحدیث (۲۳۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء		جلد ۷	صفحہ ۲۰۶
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۳۰۶۷۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۵
قال محمد عوامہ المحقق	ھذا موقوف لہ حکم الرفع واسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن قرآن کتنا بہترین شفاعت کرنے والا ہے۔ صاحب قرآن کیلئے عرض کرے گا: اے پروردگار! اس حافظ قرآن کو عزت سے سرفراز فرما پس اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھر عرض کرے گا:

اے پروردگار! مزید اضافہ فرما پس اس صاحب قرآن کو کرامت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا: اے پروردگار مزید اضافہ فرما اس سے راضی ہو جا پس اللہ کی رضا سے بڑھ کر تو کوئی انعام نہیں۔

-☆-

قیامت کے ہولناک دن جب لوگ اپنے اپنے اعمال کی وجہ سے ندامت و رسوائی کا سامنا کریں گے اس وقت حافظ قرآن کیلئے خود قرآن شفاعت کرے گا اور اسے عزت و سرفرازی کی خلعت اور تاج دلوائے گا اور آخر میں پروردگار کی رضا کا انعام بھی اسے دلوادے گا۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ

اللہ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

صاحبِ قرآن کو قیامت کے دن عزت وکرامت کا تاج اورعزت وکرامت کا لباس پہنایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور وہ تلاوت قرآنِ کریم کرتے ہوئے جنت کے درجات چڑھتا جائے گا اور اس کیلئے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

یَجِیْئُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ : یَارَبِّ حَلِّهٖ ، فَیُلْبَسُ تَاجَ الْکَرَامَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ : یَارَبِّ زِدْهُ ، فَیُلْبَسُ حُلَّةَ الْکَرَامَةِ ، ثُمَّ یَقُوْلُ : یَارَبِّ اَرْضَ عَنْهُ فَیَرْضٰی عَنْهُ ، فَیُقَالُ لَهٗ : اِقْرَاْ وَارْقَ وَتُزَادُ بِکُلِّ آیَةٍ حَسَنَةً.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۱۱۰)	جلد۲	صفحہ۳۲۲
قال الالبانی	حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۵)	جلد۳	صفحہ۱۶۵
قال الالبانی	حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

صاحب قرآن کو قیامت کے دن بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔ قرآن کہے گا:

اے پروردگار! اسے زیور پہنا، پس اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا:

اے پروردگار! اس کو اور دے۔ پس اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا:

اے پروردگار! اس سے راضی ہو جا پس اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اسے کہا جائے گا:

قرآن پڑھئے اور ترقی کرتے چلے جایئے اور اسے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ کر دیا جائے گا۔

-☆-

صاحب قرآن اس یوم جزاء میں عذاب و سختی سے محفوظ رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

اِحْفَظُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ قَلْباً وَعَى الْقُرْاٰنَ (۱)

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۷۰
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۴۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۴
قال الالبانی	حسن		
صحیح الجامع الصغیر والزیادہ	رقم الحدیث (۸۰۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۳۳
قال الالبانی	صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۹۲۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۰۹

(۱) شرح السنۃ للبغوی جلد ۳ صفحہ ۹

سیدنا ابوامامہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

قرآن حفظ کرو بے شک اللہ تعالیٰ آگ کا عذاب اس دل کو نہیں دے گا جس نے قرآن کریم یاد کیا۔

-☆-

اس کا ایک مفہوم تو واضح ہے کہ آگ قرآن کریم کو نہیں جلاتی کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ مکان پورا جل گیا لیکن اس کے طاق میں رکھا ہوا قرآن محفوظ رہا۔

یہ بھی ہوا کہ جہاز آگ کی لپیٹ میں آ گیا اور جل کر خاکستر ہو گیا بلکہ جلتے وقت اس کی اتنی تپش تھی کہ قریبی تمام فصلیں اور درخت جل گئے لیکن اللہ کی شان کہ اسی جہاز میں موجود قرآن کریم کا نسخہ آگ کی دست برد سے محفوظ رہا۔

محدثین کرام -رحمہم اللہ- اس کا ایک دوسرا مفہوم بیان فرماتے ہیں کہ جس انسان کے سینے میں قرآن ہو اسے جہنم کی آگ نہیں جلا سکتی۔

واقعی جس کا سینہ قرآن کے انوار سے معمور ہو اسے جہنم کی آگ کیسے جلا سکتی ہے۔

حضرت ملا علی قاری -رحمہ اللہ- فرماتے ہیں:

جب حقیر کھال کو قرآن کی ادنیٰ مجاورت اور ہمسائیگی کی بناء پر یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ اسے آگ نہیں جلاتی تو حافظ قرآن کے دل اور عامل قرآن کے بدن کا کیا پوچھنا جس میں قرآن سالہا سال اور مدت دراز تک رہا اس کو تو آتشِ دوزخ اور بعد دحجاب کی آگ سے بطریق اولیٰ نجات ملے گی۔

قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے، اسے سیکھ کر اس پر عمل کرنے والے کے والدین کو قیامت کے دن نور کا تاج پہنایا جائے گا جس کا نور سورج کی روشنی جیسا ہوگا اور اس کے والدین کو کپڑوں کے جوڑے پہنائے جائیں گے جو پوری دنیا کی دولت سے زیادہ قیمتی ہوں گے

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَهٗ وَعَمِلَ بِهٖ ، أُلْبِسَ وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجاً مِنْ نُوْرٍ ضَوْءُهٗ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ ، وَيُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يَقُوْمُ بِهِمَا الدُّنْيَا ، فَيَقُوْلَانِ : بِمَ كُسِيْنَا هٰذَا ؟ فَيُقَالُ : بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ .

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۸۶)	جلد۲	صفحہ ۷۹۱
قال الحاکم	هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه		
قال الذهبی	علی شرط م		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۲۱۲۳)	جلد۲	صفحہ ۳۲۸
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۱۴۳۴)	جلد۲	صفحہ ۱۶۹
قال الالبانی	حسن		

ترجمة الحديث:

سیدنا بُریدہ -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے -حافظ قرآن کے- والدین کو قیامت کے دن نور کا تاج پہنایا جائے گا۔ اس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو جوڑے پہنائے جائیں گے جن کا معاوضہ پوری دنیا نہیں ہوسکتا وہ دونوں عرض کریں گے:

کس عمل کی وجہ سے ہمیں یہ پہنائے گئے؟ تو انہیں کہا جائے گا: تمہارے بیٹے کے حفظ قرآن کی وجہ سے۔

☆

یہ اللہ تعالیٰ کا بے پناہ لطف وکرم ہے کہ بیٹے کی وجہ سے اس کے باپ کو سرفراز فرماتا ہے۔

والدین کو تاج کے علاوہ اللہ قیامت کے دن عزت وکرامت کا جوڑا بھی عطا فرمائے گا۔

حافظ قرآن کے والدین پر اس شرف وکرامت کا تذکرہ ایک اور حدیث میں ان الفاظ سے ہے۔

ثُمَّ يُنَادِىْ مُنَادِ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا لَا تُلْهِيْهِمْ رَعْيَةُ الانْعَام عَنْ تِلَاوَةِ كِتَابِىْ فَيَقُوْمُوْنَ ، فَيُلْبَسُ اَحَدُهُمْ تَاجَ الْكَرَامَةِ ، وَيُعْطَى النُّوْرَ بِيَمِيْنِهٖ ، وَالْخُلْد بِشِمَالِهٖ ، فَاِنْ كَانَ اَبَوَاهُ مُسْلِمَيْنِ كُسِيَا حُلَّه خَيْراً مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ، فَيَقُوْلَانِ : اَنّٰى هٰذَا لَنَا فَيُقَالُ: بِمَا كَانَ وَلَدُكُمَا يَقْرَءُ الْقُرْآنَ[۱]

ایک ندا دینے والا ندا دے گا وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں انعامات کی رعایت نے میری کتاب کی تلاوت سے غافل نہ کیا پس وہ کھڑے ہوجائیں گے پھر انہیں کرامت کا تاج پہنایا جائے گا نور دائیں ہاتھ میں اور خلد بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ پس اگر اس کے والدین مسلمان ہوئے تو

---

(۱) کنز العمال اوّل ۵۳۹

ان دونوں کو ایسا لباس پہنایا جائے گا جو دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہوگا وہ عرض کریں گے: یہ لباس ہمیں کیوں پہنایا گیا؟ انہیں کہا جائے گا: تیرے بیٹے کی وجہ سے جو قرآن پڑھا کرتا تھا۔

ان احادیث میں جہاں حافظ کے والدین کو لباس کرامت دیئے جانے کا ذکر ہے وہاں حفاظ کی بھی عجب شان واضح ہے اللہ اس فانی زندگی میں ہمیں باقی نعمتوں کے حصول کیلئے تگ و دو کرنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

-☆-

صاحبِ قرآن سے جنت میں کہا جائے گا: قرآنِ کریم پڑھتے جایئے اور چڑھتے جایئے اور ایسے ترتیل سے پڑھئے جیسے آپ دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتے تھے جہاں آپ کی تلاوت ختم ہوگی وہیں آپ کی منزل ہوگی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : اِقْرَأْ ، وَارْتَقِ ، وَرَتِّلْ ، كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا .

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۲۶)	جلد۲	صفحہ۱۶۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۶۲)	جلد۳	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۲۴۰)	جلد۵	صفحہ۲۸۱
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۴۶۴)	جلد۱	صفحہ۴۰۳
قال الالبانی	حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص- رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

صاحب قرآن سے کہا جائے گا:

قرآن کی تلاوت شروع کرو اور اُوپر چڑھنا شروع کرو اور قرآن ترتیل سے پڑھو جیسا تم دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتے تھے یقیناً تمہاری منزل آخری آیت کے پاس ہے جو تم پڑھو گے۔

-☆-

جنت میں داخل ہو کر حافظ قرآن سے قرآن پڑھنے کیلئے کہا جائے گا۔ حافظ قرآن جس محبت وشوق اور خلوص وللہیت سے دنیا میں تلاوت قرآن کیا کرتا تھا اسی کے مطابق وہ جنت میں منازل

الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث(۱۸۴۰)	جلد۳	صفحہ۳۹۷
قال المحقق	اسنادہ رجالہ ثقات		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۹۱۴)	جلد۳	صفحہ۱۶۴
قال الالبانی	حسن صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۲۰۳۰)	جلد۲	صفحہ۷۷۱
قال الحاکم	ہذا صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث۲۰۷۶)	جلد۲	صفحہ۳۷۲
قال الالبانی	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۶۶)	جلد۳	صفحہ۴۳
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۶۷۹۹)	جلد۶	صفحہ۳۱۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث(۸۰۰۲)	جلد۷	صفحہ۲۷۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۶۳)	جلد۲	صفحہ۱۷۱
قال الالبانی	حسن صحیح		
المہذب السنن الکبیر	رقم الحدیث(۲۱۸۱)	جلد۱	صفحہ۸۰۳
الادب المفرد	رقم الحدیث(۸۱۲۲)	جلد۲	صفحہ۱۳۴۹

ومدارج طے کرتا چلا جائے گا۔

جنت ایک غیر متناہی جہاں ہے اور اس کے درجات ومنازل بھی غیر متناہی ہیں۔ حافظ قرآن کو اس سے کتنا حصہ ملے گا یہ اس کی قراءت پر موقوف ہے۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دنیا میں جتنی مرتبہ اس نے قرآن کریم پڑھا اسے اس کے پڑھے ہوئے قرآن کی آیات کے مطابق درجات سے نوازا جائے۔

دنیا میں قاری قرآن کی تلاوت کرتا ہے، قرآن کریم مکمل کر کے اس کا پھر جی چاہتا ہے کہ اسے دوبارہ پڑھوں وہ جیسے جیسے پڑھتا جاتا ہے ویسے ہی اس کے ذوقِ قرآن میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حافظ قرآن کا ذوق اسے مزید پڑھنے پر مجبور کرے اور وہ پھر پڑھنا شروع کر دے تو جیسے جیسے وہ پڑھتا جائے اس کے درجات میں مزید اضافہ ہوتا جائے۔

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

جس طرح ہر عالم ہر عابد اور ہر مجاہد کے اجر وثواب میں فرق ہے وہ حافظ قرآن جو ہر وقت ذکرِ الٰہی کی لذت سے شادکام ہو اور جو عشق الٰہی کی دولت سے سرور وشادکام ہو، جس کا کوئی فعل خلاف سنت نہ ہو بلکہ اس کی گفتار وکردار سے اتباع سنت مصطفیٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی خوشبو مہکتی ہو اس سعادت کے امیں حافظ قرآن کا اجر وثواب یقیناً بہت زیادہ ہوگا جس تک عام حافظ کی رسائی نہ ہوگی۔

-☆-

سید الاتقیاء خواجہ حافظ محمد اکبر علی صدیقی -رحمۃ اللہ علیہ-

آیئے اب ایک ایسے حافظ قرآن کا تذکرہ کرتا ہوں جس کی نظیر بہت کم ملے گی جس نے حفظ قرآن کی روایت میں انوکھے باب کا اضافہ کیا۔

قدوۃ الاولیاء حضرت خواجہ قاضی محمد فتح اللہ شطاری صدیقی -رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ- کی اولاد امجاد میں سے عارف باللہ امام الولایت حضرت خواجہ محمد اکبر علی صدیقی -رحمۃ اللہ علیہ- کا نام گرامی عجب شان سے چمک رہا ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک نے انہیں حفظ قرآن کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا تھا اور وہ قرآن کریم کی تلاوت اس محبت والفت سے کرتے تھے کہ اس کی مثال تاریخ عالم میں بہت کم ملے گی۔

یہ پیکر صدق وصفا صبح اپنے معمولات سے فارغ ہوکر کھیتوں کی طرف روانہ ہو جاتے بیلوں کی جوڑی کے پیچھے ہل پر ہاتھ رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے جونہی تلاوت قرآن کیلئے بسم اللہ کرتے بیل خود بخود حرکت میں آجاتے پھر نہ اللہ والے کی زبان تھمتی اور نہ ہی بیل رکتے۔

یہ سلسلہ دوپہر تک جاری رہتا اور جب آپ قرآن کی آخری سورت کے آخری لفظ والناس تک پہنچتے بیل خود بخود ٹھہر جاتے۔

عشقِ الٰہی کی آگ میں جلا ہوا یہ وجود جب کلام الٰہی کی تلاوت شروع کرتا تو ہر طرف سناٹا چھا جاتا جس کی آنکھوں میں جمالِ الٰہی کا خمار ہو اور زبان وقلب میں انوارِ الٰہیہ کی چاشنی ہو اس کی تلاوت کا انداز جداگانہ ہوتا ہے۔

جیسے ہی چشمہ تسلیم ورضا سے دھلی ہوئی یہ زبان کھلتی کھیت کے چاروں طرف لوگ دیوانہ وار کھڑے ہو جاتے اور وہ کھڑے کھڑے پورا قرآن کریم سن لیتے، کھڑے کھڑے نہ کسی کو اکتاہٹ محسوس ہوتی اور نہ تھکاوٹ انہیں اس بات کا شعور ہی نہ رہتا کہ ہم کھڑے ہیں یا بیٹھے۔

تلاوتِ قرآن کریم کے تین مدارج ہیں:

۱- عالم ملک وملکوت کی ہر چیز عیاں ہو جاتی ہے۔ وہ تلاوت کرتا ہے اور عالم ملک وملکوت کے سربستہ رازوں کا مشاہدہ کرتا جاتا ہے۔

۲- قاری ذاتِ خدا میں اس درجہ فنا ہوتا ہے کہ زبان تو قاری کی ہوتی ہے لیکن کلام متکلم کا۔ جیسے شجر موسیٰ علیہ السلام سے متکلم کلام کرتا ہے اسی طرح .... قاری سے متکلم کلام فرما رہا ہوتا ہے۔

زنانِ مصر نے چہرہ یوسف میں تجلیاتِ الٰہیہ کا مشاہدہ کیا انہیں اپنے اپنے وجود کا احساس تک نہ رہا انہوں نے چھریوں سے پھلوں کی بجائے اپنے اپنے ہاتھ زخمی کر لئے۔ ان کے ہاتھوں سے خون رس رہا ہے لیکن ان کی نگاہیں جمالِ یوسفی پر مرکوز ہیں۔

یوں ہی عمدۃ الاذکیاء عارف باللہ حضرت خواجہ محمد قاضی اکبر علی صدیقی -رحمۃ اللہ علیہ- کی زبان مبارک سے لوگ اللہ کے کلام کو سنتے انہیں ہوش ہی نہ رہتا کہ وہ کھڑے ہیں انہیں اپنا کئی گھنٹے کھڑا رہنا بھول جاتا اور وہ کلام الٰہی کی حلاوت میں ہی مست ہوتے رہتے۔ حالانکہ کھڑا ہونا تو درکنار انسانی فطرت میں کئی گھنٹے جم کر بیٹھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

گلستانِ صدیقی کے گل سرسبد حضرت خواجہ قاضی محمد اکبر علی صدیقی -رحمۃ اللہ علیہ- کی ذاتِ

خدا میں اس درجہ فنائیت ہی کا ثمر ہے کہ اللہ نے آپ کی اولادِ امجاد میں حضرت قبلہ عالم سلطان الاولیاء خواجہ قاضی محمد سلطان عالم صدیقی چیچوی- رحمۃ اللہ علیہ-کو پیدا کیا جن کے اخلاص وللّٰہیت اور قدسی صفات اولاد امجاد کی خوشبو وادی جنت نظیر کشمیر کے ہزاروں گھروں میں محسوس کی جا سکتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کشمیر و پاکستان کی سرحدوں سے تجاوز کر کے دیار غیر میں بھی بے شمار لوگوں کے ایمانوں کو تازگی و فرحت بخش رہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِکَ حَمْداً کَثِیْراً.

آپ کے بارے میں یہ بات بھی پایہ ثبوت تک ہے کہ تلاوت قرآن کے دوران اگر قضائے حاجت کی ضرورت پیش آتی تو اپنی زبان بڑی مضبوطی سے دانتوں میں دبا لیتے ورنہ ان کی زبان قابو سے باہر ہوتی اور تلاوت میں مگن رہتی۔

-☆-

حضرت خواجہ داؤد الطائی - رحمۃ اللہ علیہ -

حضرت خواجہ داؤد الطائی - رحمۃ اللہ علیہ - کے بارے میں ان کے پڑوس میں رہنے والی ام سعید بن علقمہ بیان کرتی ہیں۔

كُنْتُ اَسْمَعُ حَنِيْنَهُ عَامَّةَ اللَّيْلِ لاَيَهْدَأُ ، وَلَرُبَّمَا تَرَنَّمَ فِي السَّحَرِ بِشَيْءٍ ، مِنَ الْقُرْآنِ فَأَرَىٰ اَنَّ جَمِيْعَ نَعِيْمِ الدُّنْيَا جُمِعَ فِي تَرَنُّمِهِ تِلْكَ السَّاعَةَ وَكَانَ لاَيُصْبِحُ تَعْنِيْ - لاَيُسْرِجُ.[1]

میں رات کے اکثر حصہ میں ان کے رونے کی آواز سنا کرتی تھی جو تھمتی نہ تھی اور بسا اوقات وہ سحری کے وقت قرآن کریم کے کچھ حصہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ دنیا کی تمام نعمتیں ان کے اس وقت کے ترنم میں جمع ہیں اور وہ گھر میں چراغ استعمال نہ کرتے تھے۔

-☆-

یہ ہیں مقربین بارگاہ الٰہی جو رات رات بھر آنسو بہا کر اپنے پروردگار کو یاد کیا کرتے تھے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کے یہ آنسو خوف خدا کے آنسو تھے یا یہ ساون اللہ تعالیٰ کی محبت و عشق میں تھا۔

(۱) (حلیۃ الاولیاء جلد ۷ صفحہ ۳۵۶)

انسانی روح جب محبت الٰہی کے سمندر میں غوطہ لگاتی ہے تو پھر آنکھوں پر قابو پانا مشکل ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت و چاہت میں بہنے والے یہ آنسو یہ موتی کس قدر قیمتی ہوتے ہیں انکی قدر و منزلت اور قیمت اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

سحری کا وقت کتنا سہانا وقت ہے جب اللہ کے بندے نرم بستر چھوڑ کر مصلیٰ پر آ جاتے ہیں اور سجدہائے بندگی سے اپنے پروردگار کو یاد کرتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا دریا بھی موجزن ہوتا ہے اس وقت جو بھی کشکول لیکر آتا ہے اس کے کشکول کو بھر دیا جاتا ہے۔ وہ بے نیاز اللہ جسکی شان صمدیت ہر وقت عیاں ہے اس سحری کے وقت آسمان دنیا پر تشریف لاتا ہے اور فرماتا ہے:

ہے تم میں کوئی مانگنے والا میں اسکی جھولی بھر دوں؟

ہے تم میں کوئی گناہوں کی بخشش کی دعا مانگنے والا میں اسکے گناہ معاف کر دوں؟

ہے تم میں کوئی رزق کی کشادگی کی دعا مانگنے والا میں اس کیلئے رزق کے دروازے کھول دوں؟

اس نور بھرے وقت میں جو بھی اپنی جھولی پھیلاتا ہے رحیم و کریم اللہ اس کی جھولی کو بھر دیتا ہے۔ یہ اللہ والے کس درجہ فیروز بخت ہیں کہ اس وقت وہ تلاوت قرآن کریم میں مگن ہو جاتے ہیں اپنی ترنم آواز سے وحدہ لاشریک کے کلام کی تلاوت کرتے ہیں تلاوت قرآن گویا اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا ہے اس نور بھرے وقت میں خالق و مالک سے ہم کلام ہونے کا کیف واقعی ایسا ہے کہ دنیا کی تمام نعمتیں اس میں جمع ہیں بلکہ دنیا کے تمام انعامات اس ایک نعمت کے سامنے ہیچ ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے ہر اہل ایمان کو اس نور بھرے وقت میں تلاوت قرآن کی سعادت بخشے اور اسے اپنے حریم میں باریاب ہونے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

-☆-

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

شہید الاسلام حضرت سعید بن جبیر۔ رضی اللہ عنہ۔ کو اللہ تعالیٰ نے کتنی سعادت بخشی ملاحظہ ہو:

عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ:

دَخَلَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْكَعْبَةَ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ رَكْعَةٍ[1]

ھلال بن یساف کہتے ہیں کہ

حضرت سعید بن جبیر۔ رضی اللہ عنہ۔ کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

حضرت سعید بن جبیر۔ رضی اللہ عنہ۔ پر اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ کعبہ معظمہ کے اندر حالت قیام میں ایک رکعت میں پورا قرآن کریم پڑھ لیا۔

-☆-

---

(۱) الزہد للامام احمد بن حنبل   رقم (۲۱۶۴)   صفحہ ۳۶۷

اول کعبہ معظّمہ کا دروازہ کسی مقدر والے کیلئے کھلتا ہے۔ اگر کھل بھی جائے تو اتنا وقت نہیں ملتا کہ انسان پورا قرآن تلاوت کر لے بلکہ چند منٹ بعد دوبارہ دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔ حضرت سعید بن جبیر۔ رضی اللہ عنہ۔ پر اللہ تعالیٰ کی عنایات کس جوبن پر ہیں کعبہ کا دروازہ کھلا انہیں اندر داخل ہونے کی سعادت ملی پھر رات بھر وہ کعبہ کے اندر رہے پھر ایک رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کر لیا۔

اس سعادت عظمیٰ پر ایک عالم قربان کیا جائے حق ادا نہیں ہوتا یہ محض اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش کا کوئی کنارہ نہیں۔

-☆-

حضرت عبدالرحمٰن بن الاسود النخعی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوحفص عبدالرحمٰن بن الاسود النخعی - رحمۃ اللہ علیہ - ان خوش قسمت افراد میں سے تھے جنہوں نے باقی کو فانی پر ترجیح دی اور جنکی زندگی اللہ تعالیٰ کی بندگی میں صرف ہوئی اور وہ اس ذوق وشوق سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے کہ ان کو دیکھنے والے پکار اٹھتے تھے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت کیلئے پیدا فرمایا ہے۔

حضرت موصوف قرآن کریم سے محبت فرمانے والے تھے، تلاوت قرآن سے شادکام ہوا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کے بغیر انہیں چین نہیں آیا کرتا تھا۔

عَنِ الْحَكَمِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ لَمَّا احْتُضِرَ ، بَكٰى ، فَقِيْلَ لَهُ : فَقَالَ : اَسَفاً عَلَى الصَّلاَةِ وَالصَّوْمِ وَلَمْ يَزَلْ يَتْلُوْ حَتّٰى مَاتَ [۱]

الحکم فرماتے ہیں:

عبدالرحمٰن بن الاسود کی موت کا وقت آیا تو وہ رو دیئے ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو

---

(۱) سیر اعلام النبلاء، صفحہ ۱۱ جلد ۵

انہوں نے جواب دیا:

اس بات پر رو رہا ہوں کہ اب نماز اور روزہ نہ رکھ سکوں گا۔ اتنا کہہ کر تلاوت قرآن میں مشغول ہو گئے تلاوت قرآن کرتے کرتے اپنی جان جان آفریں کے حوالے کر دی۔

یہ ہیں ہمارے اسلاف جن کی زندگی ایک کھلی کتاب ہے وہ اس دنیائے ناپائیدار میں رہے تو خالق و مالک کی بندگی کرتے رہے، نماز و روزہ انکی زندگی کا معمول رہا، زندگی کے آخری وقت انہیں اب دکھ ہو رہا تھا کہ نماز اور روزہ قبر میں کیسے رکھوں گا۔

سبحان اللہ! ایسے خوش قسمت افراد کو مرتے وقت نہ کسی کا فکر ہے نہ سوچ کہیں اور جاتی ہے انہیں فکر ہے تو فقط اللہ کی بندگی کا فکر ہے انکی سوچ ہے تو رب تعالیٰ کی یاد کی سوچ ہے پھر پروردگار عالم جل جلالہ نے انعام کیا دیا ان کے منہ سے تلاوت قرآن جاری ہوگئی قرآن کریم کے نور بھرے الفاظ انکے منہ سے نکل رہے تھے کہ ان کی روح قبض کر لی گئی۔

یہ ہیں قرآن کریم سے محبت کرنے والے انہیں ان کی یہ محبت دونوں جہاں میں کام آ گئی اور انہیں وہ موت نصیب ہوئی جس کو دیکھ کر بڑے بڑے رشک کرتے ہیں۔ رشک کیوں نہ کریں کہ جس کی زبان تلاوت قرآن کریم کے مزے لے رہی ہو، اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کے نور بھرے الفاظ منہ سے نکل رہے ہوں اسکی روح کس قدر پاکیزہ و طاہر ہوگی قرآن کے الفاظ کے نور سے دھلی یہ روح اس جسد خاکی سے نکل کر عالم بالا کی طرف پرواز کی ہوگی تو اس وقت قدسیوں نے کس شان سے استقبال کیا ہوگا اور خود اللہ وحدہ لاشریک کس درجہ اس سے راضی ہوا ہوگا۔

اے اللہ! اے خالق و مالک!

ہمیں بھی مرتے وقت تلاوت قرآن کی توفیق عطا فرما

جب ہماری روح قبض ہو رہی ہو تو ہماری زبان قلب و قالب تیرے پاک کلام کے انوار سے معطر ہوں اور تو ہمیں ایمان کی دولت کے ساتھ اپنے پاس بلانا۔

حضرت امام اوزاعی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

قَالَ اَبُو سَهْرٍ:

كَانَ يُحْيِ اللَّيْلَ صَلاةً ، وَقُرْاناً وَبُكَاءً ، وَاَخْبَرَنِيْ بَعْضُ اَخْوَانِيْ مِنْ اَهْلِ بَيْرُوْتَ اَنَّ اُمَّهُ كَانَتْ تَدْخُلُ مَنْزِلَ الْاَوْزَاعِيِّ ، وَتَتَفَقَّدُ مَوْضِعَ مُصَلَّاهُ ،فَتَجِدُهُ رَطْبًا مِنْ دُمُوْعِهِ فِي اللَّيْلِ[1]

ابوسہر کہتے ہیں:

امام اوزاعی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ساری رات نماز ادا کرتے، تلاوت قرآن کرتے اور بارگاہ الٰہی میں آنسو بہاتے گزارتے تھے۔

میرے بیروت کے بعض دوستوں نے بتایا کہ حضرت موصوف کی والدہ انکی منزل میں داخل ہوتیں اور ان کے صلاۃ ادا کرنے کی جگہ کو غور سے دیکھتیں تو اسے تر پاتیں رات ان کے آنسوؤں کی وجہ سے۔

یہ مسلمانوں کے امام جو رات بھر صلاۃ ادا کرتے تلاوت قرآن کرتے اور روتے گزار دیتے تھے۔ ان لوگوں کا تعلق باللہ کتنا مضبوط تھا کہ

(۱) سیر اعلام النبلا للذہبی صفحہ ۱۱۹ جلد ۷

رات کی گھڑیوں میں صلاۃ ادا کرتے اور اس صلاۃ میں تلاوت قرآن کریم کے مزے لیتے۔ تلاوت قرآن کریم ایسے ہی نہیں بلکہ آنسوؤں کی آمیزش سے کرتے، کلام الٰہی زبان پر ہی نہیں بلکہ دل پر بھی جاری ہوتا اس کا اثر یہ ہوتا کہ تلاوت کے ساتھ ساتھ آنکھیں ساون برساتیں جس سے ان کا مصلیٰ بھیگ جاتا۔ اللہ اکبر

امام اوزاعی کی والدہ ماجدہ اپنے بیٹے کی رات بھر مناجات وآہ وزاری دیکھنے کیلئے ان کے مصلیٰ کو تلاش کرتیں اور وہ دیکھتی کہ ان کا مصلیٰ رات بھر آنسو بہا بہا کر بھیگ چکا ہوتا تھا۔

اے اللہ! اے خالق مالک!

تو نے کیسے کیسے لوگ پیدا کئے جو تیری بندگی وعبادت میں یوں منہمک ہوتے ہیں کہ انہیں دنیا ومافیہا کی خبر نہیں رہتی بلکہ تیری بارگاہ بے کس پناہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتے انہیں معلوم تھا کہ تجھے آنسو بہت پیارے ہیں۔ یہ نیک وسعید لوگ فقط تجھے راضی کرنا چاہتے ہیں ہمیں امید واثق ہے جو تیرے قرآن کریم سے یوں محبت کرے کہ رات بھر تلاوت کا مزہ لے پھر تلاوت بھی حالت نماز میں اور اس پر یہ عنایت کہ ساتھ ساتھ آنکھوں سے آنسو بھی جاری تو ایسے سعید افراد سے ضرور خوش ہوتا ہوگا اور انہیں اپنے خصوصی فضل وکرم سے نوازتا ہوگا کیونکہ تو کریم ہے اور کریم جب اپنا دامن جود وعطا پھیلاتا ہے تو وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔

حضرت امام اوزاعی کے تعلق باللہ کا ایک اور منظر دیکھیے

دَخَلَتْ اِمْرَاَةٌ کَانَتْ لَهَا صِلَةٌ بِزَوْجِ الْاَوْزَاعِیِّ ، فَنَظَرَتْ فَوَجَدَتْ بَلَاءً فِیْ مَسْجِدِهٖ ، فِیْ مَوْضِعِ سُجُوْدِهٖ ، فَقَالَتْ لَهَا.

ثَکِلَتْکِ اُمُّکِ ، اَرَاکِ غَفَلْتِ عَنْ بَعْضِ الصِّبْیَانِ حَتّٰی بَالَ فِیْ مَسْجِدِ الشَّیْخِ ، فَقَالَتْ لَهَا : وَیْحَکِ هٰذَا یُصْبِحُ کُلَّ لَیْلَةٍ مِنْ اَثَرِ دُمُوْعِ الشَّیْخِ فِیْ سُجُوْدِهٖ[1]

البدایۃ والنھایۃ للحافظ ابن کثیر ۱۰/۱۱۷

الجرح والتعدیل لابی حاتم ۱/۲۱۸

ایک عورت حضرت امام اوزاعی کے گھر آئی جس کا انکی اہلیہ سے تعلق تھا اس عورت نے دیکھا کہ حضرت امام اوزاعی کی مسجد، ان کے سجدہ کرنے کی جگہ گیلی ہے تو اس نے آپ کی اہلیہ سے کہا:

ہائے افسوس! مجھے محسوس ہوتا ہے کہ تو کسی بچہ سے غافل ہو گئی یہاں تک کہ اس نے حضرت اوزاعی کی مسجد میں پیشاب کر دیا ہے۔ اس پر آپکی اہلیہ نے اسے جواب دیا یہ شیخ کے سجدہ میں رونے کا اثر ہے اور ایسا ہر روز ہوتا ہے۔

سبحان اللہ!

یہ کیسے لوگ ہیں جو رات بھر اللہ کی بارگاہ میں روتے رہتے ہیں اور اتنا روتے ہیں کہ ناواقف اسے سمجھ ہی نہ سکا حتی کہ اسے گمان ہوا کہ شاید کسی بچہ نے پیشاب کر دیا ہے۔

اے اللہ!

تو نے ان افراد کو اپنا جام محبت کیسا پلایا کہ انہیں نہ آرام سے غرض ہے نہ کسی دنیاوی لذت سے غرض بلکہ وہ تیرے ہیں اور فقط تیرے ہیں اسکا اٹھنا بیٹھنا صرف اور صرف تیرے لئے ہے وہ رات بھر تجھے یاد کرتے ہیں اور آنسو بہا بہا کر یاد کرتے ہیں یقیناً تو فرشتوں سے کہتا ہوگا دیکھ میرے عشاق میرے دیوانے اپنا بستر چھوڑ کر میری رضا کیلئے میری بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں اور انکے یہ سجدے انکی یہ مناجاتیں مجھے بہت پسند ہیں۔

حفاظ کرام سے چند گذارشات

کلامِ الٰہی کو سینے میں محفوظ رکھنے کی سعادت حاصل کنندگان حفاظ کرام کی خدمتِ اقدس میں چند گذارشات پیش کی جاتی ہیں اللہ وحدہ لاشریک اپنے پاک وطیب کلام کے طفیل ہم سب مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بِبَرَکَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -

۱

جس آدمی کے پاس قیمتی خزانہ ہو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ جو اپنے اثاثہ کی حفاظت نہ کرے اسے اس کا اہل شمار نہیں کیا جاتا۔

اللہ جل جلالہ نے محض اپنے فضل وکرم سے آپ کو سب سے قیمتی اثاثہ عطا فرمایا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ذرا سی غفلت محروی کا باعث بن جائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے بے شمار سامانِ سعادت وفیروز بختی پیدا کئے انہیں بھی حاصل کیجئے لیکن جو سعادت عظمیٰ نصیب ہو چکی ہے اسے ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔

قرآنِ کریم کی بار بار تلاوت کیجئے ورنہ یہ سینے سے نکل جائے گا

عَنْ اَبِی مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ ، لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۰۳۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۲۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۷۹۱)	جلد۱	صفحہ۵۴۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۲۱۲۸)	جلد۲	صفحہ۳۹۲
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث(۱۴۴۷)	جلد۲	صفحہ۱۷۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۱۴۲)	جلد۲	صفحہ۳۴۷
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۲۹۵۶)	جلد۱	صفحہ۵۶۸
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۲۰۳۲)	جلد۲	صفحہ۷۷
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح الاسناد		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو موسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس قران کی حفاظت کرو اس ذاتِ اقدس کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً قرآن کریم پیروں میں بندھن لگے ہوئے اُونٹوں سے بھاگ نکلنے میں زیادہ تیز ہے۔

-☆-

غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۹۸۹)	جلد۲	صفحہ۶۳۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۶۸۹)	جلد۷	صفحہ۲۵۲
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۸۵۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۵

صاحبِ قرآن بندھے ہوئے اونٹ کی مانند ہے اگر اس کی دیکھ بھال جاری رہے تو سینے میں محفوظ رہے گا ورنہ بھول جائے گا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ : اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ .

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر – رضی اللہ عنہما – سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

حافظ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے اگر اس کی دیکھ بھال کی تو اسے اپنے ہاں روکے رکھا اور اگر اسے آزاد چھوڑا تو بھاگ گیا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث (۵۰۳۱) جلد ۳ صفحہ ۱۶۲۱

اس نعمت کبریٰ کی حفاظت ہر صاحب نعمت پر فرض ہے۔ اس کا طریقہ یہی ہے کہ روزانہ کچھ حصہ معین کر کے تلاوت کی جائے۔ روزانہ تلاوت کرنے والا یقیناً اس عظیم نعمت سے ہاتھ نہیں دھوئے گا۔

-☆-

قرآنِ کریم کی آیت بھولتی نہیں بلکہ کسی گناہ کے سبب بھلائی جاتی ہے

گناہوں نافرمانیوں اور مصیبتوں سے دور رہیے۔ نور و ظلمت اور حق و باطل کی جنگ روز اول سے جاری ہے آپ کے پاس سراپا نور کلام ربانی ہے اگر آپ گناہوں سے شغف رکھیں گے تو ہوسکتا ہے کہ گناہوں کی ظلمت اس نور کو مکدر کر دے کہیں گناہوں کی بہتات اس شمع حق کو گل نہ کر دے۔ حضور رسول عربی۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ نے فرمایا:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ : نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ ، بَلْ ھُوَ نُسِّیَ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۰/۲۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۰/۲۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۶۷۷
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۸۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۴
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۷۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۸۱
قال الالبانی	صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۴۰۰۰)	جلد ۲	صفحہ ۶۳۴

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ وہ- اسکے کسی گناہ کے سبب- اسے بھلادی گئی ہے۔

-☆-

گناہ غضب الٰہی کو دعوت دیتا ہے اسکے اثرات اس طرح ظاہر ہوتے ہیں کہ آہستہ آہستہ انسان کے تعلق باللہ میں فتور آجاتا ہے اور قرآن کی آیات کا بھول جانا یقیناً تعلق باللہ میں کمی کے سبب ہے۔

مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۲۰)	جلد۳	صفحہ۵۱۴
قال احمد شاکر	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۲۶۷)	جلد۷	صفحہ۳۵
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۲۰)	جلد۶	صفحہ۱۱۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

قرآنِ کریم کی کوئی آیت بھول جانا اچھی بات نہیں اسے بار بار پڑھتے رہیے تا کہ مومن اس نعمت کے چھن جانے سے محفوظ رہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُوْلَ : نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ ، بَلْ نُسِّيَ ، وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ ، فَاِنَّهُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۳۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۲۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۲۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۹۴۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۴
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۸۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۹۹۲)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۷

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود۔ رضی اللہ عنہ۔ سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

یہ کتنی بُری بات ہے ان میں سے کوئی یہ کہتا پھرے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے وہ آیات بھلادی گئیں۔ قرآن کو خوب اچھی طرح یاد رکھو کیونکہ قرآن کریم آدمی کے سینے سے اونٹوں سے بھی زیادہ جلد نکل جاتا ہے۔

-☆-

اللہ ہر مرد مومن کو اس کے احسانات وانعامات کی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔

السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۰۳۹۳)	جلد۹	صفحہ۲۶۷
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۰۳۹۴)	جلد۹	صفحہ۲۶۸
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۰۳۹۵)	جلد۹	صفحہ۲۶۸
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۰۳۹۶)	جلد۹	صفحہ۲۶۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۶۲)	جلد۳	صفحہ۳۸
قال شعیب الارؤط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۶۳)	جلد۳	صفحہ۴۱
قال شعیب الارؤط	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث(۱۰۴۴۹)	جلد۱۰	صفحہ۱۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۳۹۶۰)	جلد۴	صفحہ۱۰۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۴۰۲۰)	جلد۴	صفحہ۱۱۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۴۰۸۵)	جلد۴	صفحہ۱۳۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۴۱۷۶)	جلد۴	صفحہ۱۶۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۴۴۱۶)	جلد۴	صفحہ۲۵۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

جب رات لوگ سوئے ہوئے ہوں تو حافظ قرآن کو تلاوت کرنی چاہئے اور جب دِن کو لوگ بے روزہ ہوں تو اسے روزہ رکھنا چاہئے، جب لوگ غافل ہوں تو اسے یادالٰہی میں مگن رہنا چاہئے اور جب لوگ اترا رہے ہوں تو اسے یادِ خدا میں رونا چاہئے

تقویٰ وطہارت کو شعار بنایئے، اپنی آنکھوں کو موتیوں سے سجایئے اور رات کی طویل گھڑیوں میں اپنے پروردگار سے مناجات کا لطف اٹھایئے۔

یہ ارشاد گرامی کتنا واضح ہے کہ حافظ قرآن کے شب وروز عام لوگوں سے مختلف ہونے چاہئیں، لوگ غفلت کے باعث اور فکر آخرت سے بے نیاز ہو کر اس ناپائیدار زندگی کو خوشی کی لہروں کے سپرد کریں لیکن حافظ قرآن، قرآن کی عزت وحرمت کو مدنظر رکھتے ہوئے تقویٰ اور خوف خدا جیسی عظیم سعادت سے سعادت مند رہے۔ اس کی چال ڈھال اور گفتار وکردار یہ بات واضح کر رہا ہو کہ یہ آدمی اس دنیا کا باسی نہیں بلکہ یہ مسافر ہے جو چند روز گزار کر اپنے اصلی وطن روانہ ہوگا۔ اسے اپنے وطن کی فکر ہے اور اپنے خالق ومالک سے ملاقات کا اشتیاق ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

يَنْبَغِی لِحَامِلِ الْقُرآنِ اَنْ يَّعْرِفَ بِلَيْلِهٖ اِذَا النَّاسُ نَائِمُوْنَ وَبِنَهَارِهٖ اِذَا النَّاسُ مُفْطِرُوْنَ وَبِحُزْنِهٖ اِذَا النَّاسُ يَفْرَحُوْنَ وَبِبُكَائِهٖ اِذَا النَّاسُ يَضْحَكُوْنَ ، وَبِصَمْتِهٖ إِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ ، وَبِخُشُوْعِهٖ إِذَا النَّاسُ يَخْتَالُوْنَ[1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود –رضی اللہ عنہ– نے فرمایا:

حافظ قرآن کو چاہیے کہ وہ اپنی رات کی قدر کرے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اور دن کی قدر کرے جب لوگ بے روزہ ہوں اور اپنے حزن کی نگہداشت کرے جب لوگ فکر آخرت سے بے نیاز ہوکر خوش گپیوں میں مصروف ہوں اور خاموشی اختیار کرے جب لوگ بیکار باتوں میں مصروف ہوں اور وہ اللہ کی بارگاہ جھکنا موقوف نہ کرے جب لوگ غرور وتکبر کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہوں۔

☆

حقیقی دانا وبینا وہی ہے جو اپنے اوقات کی قدر کرتا ہے۔ انسانی زندگی کی ہر ساعت بڑی قیمتی ہے۔ زندگی کے لمحات اور انسانی سانس وہ عطیہ ربانی ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ صاحب قرآن کو احادیث میں ترغیب دی جارہی ہے کہ فانی لمحات کی قدر کر کے حیات جاودانی حاصل کی جاسکتی ہے۔

فکر آخرت کی ترغیب اپنوں کو دی جارہی ہے۔ قاری وحافظ حضرات کو حضور سیدنا رسول اللہ –صلی اللہ علیہ والہ وسلم– اپنے خصوصی افراد میں شمار کررہے ہیں۔

حافظ کو حضور سیدنا رسول اللہ –صلی اللہ علیہ والہ وسلم– کی خصوصی نسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے تقویٰ وطہارت اور خوف وخشیت سے آراستہ ہونا چاہیے اور قیام اللیل کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔

---

(۱) التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی صفحہ ۵۴

اللہ تعالیٰ حضور سیدنا نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کی تلاوت قرآن کو محبت سے سنتا ہے

قرآن کریم کی تلاوت خوش آوازی سے کریں۔ حسین آواز سے تلاوت قرآن کریم کرنے والا اللہ کو محبوب ہے اور رسول کریم - صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم - کی تمنا مبارک ہے کہ میری امت کلام الٰہی کو خوش آوازی سے پڑھے اور اللہ تعالیٰ بھی خوش آواز افراد کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ قرآن کو بڑی محبت سے سنتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۸۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۳۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۲/۲۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۲/۲۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۶۷۹

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے ایک نبی کے خوش آوازی سے قرآن کی تلاوت کو سنتا ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۵۱)	جلد۳	صفحہ۲۷
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۵۲)	جلد۳	صفحہ۳۰
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ حسن، محمد بن عمرو صدوق حسن الحدیث، وباقی رجالہ ثقات		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۴۸)	جلد۲	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث(۷۹۹۴)	جلد۷	صفحہ۲۷۰
السنن الکبری	رقم الحدیث(۷۹۹۹)	جلد۷	صفحہ۲۷۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۶۳
قال الالبانی	حسن صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۱۰۱۷)	جلد۱	صفحہ۳۲۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۷۶۵۷)	جلد۷	صفحہ۳۹۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۷۶۷۰)	جلد۱۳	صفحہ۱۰۲
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۹۸۰۵)	جلد۱۵	صفحہ۵۰۰
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح، وھذا اسناد حسن کسابقہ		

حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جب خوبصورت لہجے میں قرآنِ کریم کو بلند آواز سے تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ محبت سے اسے سنتا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهٖ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۴۴)	جلد۴	صفحہ۲۳۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۲/۲۳۳)	جلد۱	صفحہ۵۴۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۲/۲۳۳)	جلد۱	صفحہ۶۷۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۵۲۵)	جلد۲	صفحہ۹۷۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۱۴۳)	جلد۲	صفحہ۳۳۸
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۴۷۳)	جلد۱	صفحہ۴۰۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۴۸)	جلد۲	صفحہ۱۷۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کسی آواز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے وہ حسنِ صوت سے آراستہ نبی کی خوش آوازی سے تلاوتِ قرآن کو سنتا ہے۔

☆

اللہ رب العزت حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی آواز مبارک کو جب وہ قرآن کی شیرینی سے شیریں ہو بڑی محبت اور چاہت سے سنتا ہے۔ اس زبان سے اللہ تعالیٰ قرآن کو محبت سے کیوں نہ سنے جو ہمیشہ پاک ہے بلکہ اس بابرکت زبان سے نکلے ہوئے کلمات دلوں کی بستیوں کو پاک وصاف کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کریم میں اس رسولِ عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ جو آپ کی اطاعت واتباع میں خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کرتا ہے اللہ اس کی آواز کو بھی بڑی محبت سے سنتا ہے۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِرَجُلٍ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرانِ.

اللہ اس محبت سے کسی آواز کو نہیں سنتا جس محبت سے وہ اپنے نبی کے امتی کی زبان سے قرآن کو سنتا ہے جو حسن ترنم سے تلاوت کر رہی ہو۔

جس کے قرآن کو پروردگار عالم محبت سے سن لے وہ سب سے بڑا سعید و نیک بخت ہے۔

صحیح ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد ۵	صفحہ ۲۱۳
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۹۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۷۱

جب اللہ محبت سے تلاوت قرآن کو سنے گا تو اپنی جملہ عنایات ونوازشات کا رُخ اسی طرف کر دے گا کیونکہ اس کی محبت کا تقاضا ہی یہی ہے۔

خوش الحانی کی ترغیب دیتے ہوئے یوں بھی ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَن.

ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرأت قرآن کا زیور خوش الحانی ہے۔

* * *

خوش الحانی سے تلاوت قرآن کیجئے کیونکہ خوش الحانی سے تلاوت قرآن کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْآنَ حُسْناً .

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۴۵)	جلد۲	صفحہ۳۳۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۴۶۸)	جلد۱	صفحہ۴۰۴
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۴۲)	جلد۲	صفحہ۱۳۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۲۵)	جلد۱۴	صفحہ۱۹۶
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۷۵
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۹۹۶)	جلد۷	صفحہ۲۷۰

ترجمة الحديث:

سیدنا براء بن عازب -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قرأت قرآن کو خوش آوازی سے زینت بخشو کیونکہ خوش الحانی قرأتِ قرآن کے حسن میں اور نکھار پیدا کرتی ہے۔

-☆-

اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- جب خوش آوازی سے تلاوت قرآن کو پسند فرماتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ خوش آوازی سے تلاوت نہ کی جائے بلکہ عشاق تو محبوب کی ایک پسند پر اپنی زندگیاں قربان کردیا کرتے ہیں۔

-☆-

السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۸۹)	جلد۲	صفحہ۲۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۹۰)	جلد۲	صفحہ۲۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۹)	جلد۳	صفحہ۲۵
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۵۰)	جلد۳	صفحہ۲۷
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۶)	جلد۲	صفحہ۱۶۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۴۷)	جلد۲	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۱۴)	جلد۱	صفحہ۳۳۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد۱	صفحہ۳۳۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۰۵)	جلد۱۴	صفحہ۱۹۰
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

حفاظِ کرام کو وقار سے رہنا چاہیئے

حفاظ کرام کو عزت ووقار سے رہنا چاہیے بلکہ اس شان سے رہیں کہ جو بھی ان سے ملاقات کرے ان کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے وہ اپنے باطن کے ساتھ اپنے ظاہر کو بھی آراستہ رکھیں کیونکہ کلام الٰہی جس ظرف میں ہو اس کا باہر سے بھی عمدہ ہونا اشد ضروری ہے اور قرآن جس جسم میں ہو اس کے چہرے اور لباس میں حسن، عمدگی اور نفاست ہونی چاہیے۔

اسلامی تعلیمات کتنی ہمہ گیر اور جامع ہیں۔ زندگی کا کوئی گوشہ چھوٹا ہو یا بڑا ایسا نہیں جس کے بارے میں اس پیارے دین کی ہدایات موجود نہ ہوں۔

آیئے ہم سب مسلمان اس نور بھرے دین میں پورے طور پر داخل ہو جائیں اور فلاح دارین سے سرفراز ہو جائیں۔

حفظ قرآن کے بارے میں یہ چند کلمات تحریر کئے ہیں اللہ انہیں اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور میرے لئے باعث نجات بنائے۔ آمین

ریا کار قاریِ قرآن، ریا کار مجاھد اور ریا کار سخی کیلئے سب سے پہلے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی

عَنْ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيّ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: اَبُوْهُرَيْرَةَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهٗ: اَنْشُدُکَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَقَلْتَهٗ وَعَلِمْتَهٗ، فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ:

اَفْعَلُ، لَاُحَدِّثَنَّکَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَقَلْتُهٗ وَعَلِمْتُهٗ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً، فَمَکَثَ قَلِيْلًا، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: لَاُحَدِّثَنَّکَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِيْ هَذَا الْبَيْتِ، مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهٗ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً اُخْرَى، ثُمَّ اَفَاقَ، فَمَسَحَ وَجْهَهٗ، فَقَالَ:

اَفْعَلُ، لَاُحَدِّثَنَّکَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَاَنَا مَعَهٗ فِيْ هَذَا الْبَيْتِ، مَا مَعَهٗ اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهٗ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً،

ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ ، فَأَسْنَدْتُهُ عَلَيَّ طَوِيْلًا ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - :

إِنَّ اللّٰهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ ، وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ ، فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُوْ بِهٖ ، رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ ، وَرَجُلٌ يَقْتَتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ :

أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُوْلِيْ ؟ قَالَ : بَلَى يَارَبِّ ! قَالَ :

فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا عُلِّمْتَ ؟ قَالَ : كُنْتُ أَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ : كَذَبْتَ ، وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ : كَذَبْتَ ، وَيَقُوْلُ اللّٰهُ : بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ : إِنَّ فُلَانًا قَارِيءٌ ، فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ . وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ :

أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ ، حَتَّى لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ ؟ قَالَ : بَلَى يَا رَبِّ ! قَالَ : فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا آتَيْتُكَ ؟ ! قَالَ : كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ : كَذَبْتَ ، وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ : كَذَبْتَ ، وَيَقُوْلُ اللّٰهُ - تَعَالَى - : بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ : فُلَانٌ جَوَادٌ ، فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ . وَيُؤْتَى بِالَّذِيْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: فِيْ مَاذَا قُتِلْتَ ؟ فَيَقُوْلُ : أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ ، فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ - تَعَالَى - لَهُ : كَذَبْتَ ، وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ : كَذَبْتَ ، وَيَقُوْلُ اللّٰهُ : بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ : فُلَانٌ جَرِيءٌ ، فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ . ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - عَلَى رُكْبَتِيْ ، فَقَالَ :

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ! أُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

صحیح سنن الترمذی واللفظ لہ   رقم الحدیث (۲۳۸۲)   جلد ۲   صفحہ ۵۵٦

قال الالبانی   صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت شفیا اصبحی - رضی اللہ عنہ - روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو انھوں نے ایک آدمی دیکھا جس کے اردگرد لوگ جمع تھے۔ تو انہوں نے پوچھا:

یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا یہ سیدنا ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ ہیں -۔

جناب شفیا کا بیان ہے کہ میں ان کے نزدیک ہوگیا حتی کہ میں ان کے سامنے بیٹھ گیا اور آپ - ابوہریرہ - لوگوں کو حدیثیں بیان کررہے تھے۔ جب آپ احادیث بیان کرکے خاموش ہوئے اور اکیلے ہوگئے تو میں نے ان سے کہا:

میں آپ کو حق کی قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے وہ حدیث پاک بیان کریں جنہیں آپ نے حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے سنا ہو اور اسے سمجھا ہو اور اس پر عمل کیا ہو تو سیدنا ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

میں ایسا ہی کروں گا، میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو مجھے حضور سیدنا رسول - صلی اللہ

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۷۱۳)	جلد۱	صفحہ۳۵۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۰۸)	جلد۲	صفحہ۱۲۵
قال شعیب الارنوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۰۹)	جلد۱	صفحہ۴۱۷
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۶)	جلد۱	صفحہ۷۲
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۹۶)	جلد۲	صفحہ۲۶۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۲)	جلد۱	صفحہ۱۱۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۳۵)	جلد۲	صفحہ۱۱۶
قال الالبانی	صحیح		

علیہ وآلہ وسلم- نے بیان فرمائی، جسے میں نے اچھی طرح سمجھا اور میں نے اسے خوب جانا۔ پھر سیدنا ابوہریرہ- رضی اللہ عنہ- غش کھا گئے- آپ پر غشی طاری ہوگئی- کچھ دیر اسی حالت میں رہے پھر افاقہ ہوا تو ارشاد فرمایا:

میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو مجھے خود حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بیان فرمائی اس گھر کے اندر ہمارے ساتھ کوئی اور نہ تھا میرے علاوہ اور آپ کے علاوہ۔ پھر سیدنا ابوہریرہ- رضی اللہ عنہ- پر دوبارہ غشی طاری ہوگئی پھر آپ کو افاقہ ہوا اور آپ نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو ارشاد فرمایا:

میں ایسا ہی کروں گا تمہیں ضرور ایک حدیث پاک بیان کروں گا جو مجھے حضور سیدنا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بیان فرمائی میں آپ کے ساتھ تھا اس گھر میں اور کوئی نہ تھا میرے علاوہ اور آپ کے علاوہ۔ پھر سیدنا ابوہریرہ- رضی اللہ عنہ- پر شدید غشی طاری ہوگئی- پھر آپ جھکے اپنے چہرے کے بل گرنے والے تھے کہ میں نے آپ کو اپنے سینے سے لگا لیا کافی دیر تک۔ پھر آپ کو افاقہ ہوا تو ارشاد فرمایا:

مجھے حدیثِ پاک بیان کی حضور سیدنا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ جب قیامت کا دن ہوگا اپنے بندوں کی طرف نزول فرمائے گا تا کہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے اور ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوگی۔ سب سے پہلے جسے حساب کیلئے بلائے گا وہ وہ آدمی ہوگا جس نے قرآن کریم کو جمع کیا- اسے یاد کیا- اور وہ آدمی جس نے فی سبیل اللہ جہاد کیا۔ اور وہ آدمی جس کے پاس بہت زیادہ مال تھا تو اللہ تعالیٰ قاری سے فرمائے گا:

کیا میں نے تمہیں تعلیم نہ دی اس قرآن کی جو میں نے اپنے رسول- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر نازل فرمایا؟ تو وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

تو نے اس پر کیا عمل کیا جس کی تجھے تعلیم دی گئی؟ وہ عرض کرے گا: میں اس قرآن کے ساتھ

رات کی طویل گھڑیوں میں اور دن کی طویل گھڑیوں میں قیام کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا:

تو نے جھوٹ بولا، فرشتے اسے کہیں گے: تو نے جھوٹ بولا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بلکہ تیرا ارادہ۔ تیری نیت تھی۔ کہ کہا جائے فلاں قاری ہے تو ایسا کہا جا چکا ہے۔ اور مال و دولت والے کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا:

کیا میں نے تمہیں وسعت مال و دولت سے نہیں نوازا تھا؟ حتی کہ میں نے تجھے کسی کا محتاج تک نہ رہنے دیا؟ تو وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

جو کچھ میں نے تجھے عطا کیا تو نے اس میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں اس سے صلہ رحمی کرتا رہا اور صدقہ کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

تو نے جھوٹ بولا، فرشتے اس سے کہیں گے: تو نے جھوٹ بولا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

بلکہ تیرا ارادہ، تیری نیت یہ تھی کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے سو وہ کہا جا چکا۔

پھر اسے لایا جائے گا جو فی سبیل اللہ شہید ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا:

کس لئے تجھے قتل کیا گیا؟ تو وہ کہے گا: مجھے تیری راہ میں جہاد کا حکم دیا گیا تو میں نے جہاد کیا حتی کہ مجھے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

تو نے جھوٹ بولا فرشتے اسے کہیں گے: تو نے جھوٹ بولا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

بلکہ تیرا ارادہ۔ تیری نیت۔ تھی کہ کہا جائے فلاں بڑا بہادر ہے سو وہ کہا جا چکا۔ پھر حضور سیدنا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مارا تو ارشاد فرمایا:

اے ابو ہریرہ! یہی تین آدمی ہیں اللہ کی مخلوق میں سب سے پہلے جن کے ذریعے جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا قیامت کے دن۔

☆

قیامت کے دن سب سے پہلے تین آدمیوں کے بارے میں فیصلہ ہوگا جنہوں نے ریاکاری کے سبب اپنے نیک اعمال ضائع کر دیئے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضیٰ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا ، قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا ؟ قَالَ : قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ قَالَ : کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُقَالَ: جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ . وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْآنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا ؟ قَالَ : تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِیْکَ الْقُرْآنَ . قَالَ : کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ: عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِیءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ . وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّهٖ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا ؟ قَالَ : مَاتَرَکْتُ

مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَکَ قَالَ : کَذَبْتَ وَلٰكِنَّکَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ : هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ.

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن ایک شہید کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

توجھوٹ کہتا ہے تو نے بہادر کہلوانے کیلئے جنگ کی سو دنیا نے تجھے بہادر کہا۔ پھر فرشتوں کو

صحیح مسلم واللفظ لہ	رقم الحدیث (۱۹۰۵)	جلد۳	صفحہ۱۵۱۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۹۲۳)	جلد۳	صفحہ۲۹۰
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۲۰۱۴)	جلد۱	صفحہ۴۰۴
قال الالبانی	صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۲۳۷۸)	جلد۴	صفحہ۹۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۶۰)	جلد۸	صفحہ۲۶۲
قال احمد محمد شاکر	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۷۷)	جلد۱۴	صفحہ۲۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر یونس بن یوسف، فمن رجال مسلم		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۵۲۴)	جلد۳	صفحہ۹۴۸
قال الحاکم	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۹
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۶)	جلد۱	صفحہ۷۱
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹۹۶)	جلد۲	صفحہ۲۶۹
قال المحقق	صحیح		

حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ ۔عالم۔ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ تب اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کیلئے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا:

میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری رضا کی خاطر قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے علم اس لئے حاصل کیا کہ کہا جائے عالم ہے، تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ کہا جائے وہ قاری ہے سو دنیا میں عالم اور قاری کہا جاچکا۔ پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اور وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعتِ ۔مال۔ سے نوازا اور اسے ہر مال کی اقسام عطا فرمائیں اسے بارگاہ میں لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا:

میری نعمتیں پا کر تم نے کیا کام کیے؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری راہ میں تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھ کو پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو مال صرف اس لئے خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا۔ پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

-☆-

ریاکاری:۔

ریاکاری اعمال صالحہ کو برباد کر دیتی ہے ریاکاری سے بچنے والا بڑا جوانمرد ہوا کرتا ہے۔ اس سے وہی بچ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔ یہ ریاکاری مختلف رنگوں سے ظاہر ہوتی ہے اور انسان کے

نیک اعمال کو برباد کردیتی ہے۔

تلاوتِ قرآن اخلاص وللّٰہیت سے کرنی چاہئے کیونکہ دنیا میں سب سے نایاب چیز اخلاص ہی ہے

قَالَ یُوْسُفُ بْنُ الْحُسَیْنِ الرَّازِیُّ – رَحِمَهُ اللّٰهُ – :

اَعَزُّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا الْاِخْلَاصُ ، وَکَمْ اَجْتَهِدُ فِی اِسْقَاطِ الرِّیَا مِنْ قَلْبِی وَهُوَ یَنْبُتُ عَلٰی لَوْنٍ آخَرَ .[1]

ترجمہ:

حضرت یوسف بن حسین رازی –رحمۃ اللہ علیہ– نے فرمایا:

دنیا میں سب سے نایاب چیز اخلاص ہے۔ میں نے کتنی مرتبہ اپنے دل سے ریاکاری کو ساقط کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نئے رنگ سے ظاہر ہوجاتی ہے۔

-☆-

جس عمل میں ایک ذرہ ریاکاری ہے وہ عمل مردود ہے

عَنْ یُوْسُفِ بْنِ اَسْبَاطٍ قَالَ :

لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ عَمَلًا فِیْهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ رِیَا .[2]

(۱) مجمع الاحباب ۵/۴۲۳

(۲) التھذیب الموضوعی =/۳۹۵

حلیۃ الاولیاء ۸/۲۴۰

ترجمہ:

حضرت یوسف بن اسباط – رحمۃ اللہ علیہ – نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کسی ایسے عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں ایک دانے کے برابر بھی ریا – دکھلاوا – ہو۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے علم حاصل کرنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ رحمت سے متوجہ ہوتا ہے اور لوگوں کے دل بھی اسی کی طرف متوجہ کر دیتا ہے

عَنْ بَدِيْلِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ :

مَنْ اَرَادَ بِعِلْمِهٖ وجهَ اللّٰهِ : اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ ، وَاَقْبَلَ بِقُلُوْبِ النَّاسِ اِلَيْهِ وَمَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى : صَرَفَ عَنْهُ وَجْهَهٗ وَصَرَفَ بِقُلُوْبِ الْعِبَادِ عَنْهُ .[1]

ترجمہ:

جناب بدیل عقیلی نے فرمایا:

جو اپنے علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے رخ زیبا سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے – جیسے اسے زیبا ہے – اور لوگوں کے دل بھی اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور جو غیر اللہ کیلئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے اور لوگوں کے دل بھی اس سے پھیر دیتا ہے۔

-☆-

(۱) التھذیب الموضوعی =/۳۹۷

حلیۃ الاولیاء ۶۲/۳

نیکیاں ایسے چھپانی چاہئیں جیسے برائیاں اور گناہ چھپائے جاتے ہیں

عَنْ بِشْرٍ قَالَ :

اُكْتُمْ حَسَنَاتِكَ كَمَا تَكْتُمُ سَيِّئَاتِكَ .[1]

ترجمہ:

سیدنا بشر حافی -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

اپنی نیکیاں ایسے چھپاؤ جیسے تم اپنے گناہ چھپاتے ہو۔

-☆-

کسی آدمی پر اپنے تقویٰ کے اظہار کیلئے نماز کو آراستہ کرنا، اسے لمبا کرنا شرک خفی ہے

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ؛ إِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَائِرِ ، قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ : يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيَ فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ جَاهِدًا لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهِ

(۱) التهذيب الموضوعي =/۳۹۸

حلیۃ الاولیاء ۸/۳۴۶

فَذٰلِکَ شِرْکُ السَّرَائِرِ۔

ترجمة الحديث:

سیدنا محمود بن لبید - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہم پر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا:

اے لوگو! شرکِ سرائر - نیتوں کے شرک - سے بچو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! شرکِ سرائر - نیتوں کا شرک - کیا ہے؟ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

آدمی نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنی نماز کو آراستہ وخوشنما بناتا ہے اس وجہ سے کہ لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پس یہی شرکِ سرائر ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۹
قال الالبانی	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۸۱
قال المحقق	مرسل		

قرآن کریم سیکھنے کے بعد اسے نظر انداز کر دینے فرض نماز ادا کیے بغیر سو جانے والوں کی قبر میں حالت

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وآلِهٖ وَسَلَّم – :

وَإِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ ، وَإِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِىْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهٖ فَيَثْلَغُ رَاْسَهٗ ، فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَاْخُذُهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ ، ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِهٖ مَرَّةَ الْاُوْلٰى .

-☆-

اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِىْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَاْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهٗ ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۳۸۶)	جلد۱	صفحہ۴۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۹۰۹۶)	جلد۴	صفحہ۱۹۲۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۷۰۴۷)	جلد۴	صفحہ۲۲۰۵

ترجمة الحديث:

سیدنا سمرہ بن جندب -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور ایک اور آدمی اس کے سر کے پاس کھڑا تھا چٹان نما پتھر لیکر۔ وہ پتھر اس کے سر پر دے مارتا جس سے اس کا سر کچلا جاتا اور وہ پتھر لڑھک کر دور جا گرتا۔ وہ کھڑا آدمی اس پتھر کے پیچھے جا کر اسے پکڑ لیتا۔ جب وہ پتھر لے کر آتا تو اس کا سر جیسے پہلے تھا ویسے ٹھیک ہو چکا ہوتا۔ پھر وہ اس سے وہی کرتا جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔

-☆-

اور وہ پہلا آدمی جس کے پاس آپ گئے جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ، وہ آدمی تھا جس نے قرآن حکیم کی تعلیم حاصل کی اور پھر اسے ترک کر دیا اور وہ فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۲)	جلد۱	صفحہ۲۳۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد۲	صفحہ۳۲۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۸۲۵)	جلد۱	صفحہ۳۳۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۵۷۸)	جلد۱	صفحہ۳۷۱
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۶۱۱)	جلد۷	صفحہ۱۱۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۷۷)	جلد۱۵	صفحہ۱۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۳۱)	جلد۱۵	صفحہ۱۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۱۱)	جلد۲	صفحہ۳۵۶
قال المحقق	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۲۹۸۳)(۲۹۸۵)(۲۹۸۶)(۲۹۹۰)/جلد۷		صفحہ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۳۱، ۲۳۲

مصادر ومراجع

۱۔ قرآن کریم

۲۔ صحیح البخاری
للامام محمد بن اسماعیل البخاری
تحقیق: الدکتور مصطفیٰ دیب البغا
دار ابن کثیر بیروت/ طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۳۔ صحیح البخاری
تحقیق: الشیخ محمد علی القطب، الشیخ ہشام البخاری
المکتبۃ العصریۃ بیروت/ الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۔ انیس الساری فی تخریج احادیث فتح الباری
تحقیق: نبیل بن منصور بن یعقوب
موسسۃ السماحۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۵ء/ ۱۴۲۶ھ

۵۔ الکوثر الجاری الی ریاض احادیث البخاری
احمد بن اسماعیل بن عثمان بن محمد الکورانی الشافعی ثم الحنفی المتوفی ۸۹۳ھ
تحقیق: الشیخ احمد عزو عنایۃ
دار احیاء التراث العربی بیروت-لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۸ء/ ۱۴۲۹ھ

۶۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری
للامام العلامۃ بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی المتوفی ۸۵۵ھ
ضبطہ وصححہ: عبداللہ محمود محمد عمر
دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۱ء/ ۱۴۲۱ھ

۷- شرح الکرمانی علی صحیح البخاری المسمی الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری
الامام شمس الدین محمد بن یوسف الکرمانی المتوفی ۷۸۶ھ
تحقیق: محمد عثمان
دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ ن ۲۰۱۰ء ن ۱۴۳۰ھ

۸- صحیح مسلم
للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ
تحقیق: الدکتور مصطفیٰ شاھین لاشین، الدکتور احمد عمر ھاشم
موسسۃ عز الدین بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۹- صحیح مسلم
تحقیق: الشیخ مسلم بن محمود عثمان
مکتبۃ دار الخیر/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۳ء

۱۰- سنن الترمذی
للامام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ
تحقیق: صدقی محمد جمیل العطاء
دار الفکر بیروت /طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۱۱- صحیح سنن الترمذی
للعلامۃ ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۱۲- الجامع الکبیر للترمذی
تحقیق: شعیب الارنؤوط، عبد اللطیف حرز اللہ
دار الرسالۃ العالمیۃ/ ۲۰۰۹ء

۱۳- الجامع الکبیر للترمذی
تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف

دارالجیل بیروت، دارالغرب الاسلامی بیروت

الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۶ء الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۸ء

۱۴- سنن النسائی

للامام احمد بن شعیب الخراسانی النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

۱۵- صحیح سنن النسائی

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۶- سنن ابی داؤد

للامام ابی داود سلیمان بن اشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ

۱۷- صحیح سنن ابی داؤد

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۸- سنن ابی داؤد

تحقیق: شعیب الارنؤوط

مکتبۃ دارالرسالۃ العالمیۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

۱۹- سنن ابن ماجہ

لابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی المتوفی ۲۷۵ھ

تحقیق بشار عواد معروف

مکتبہ دارالجیل بیروت-لبنان-/الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۸ء

۲۰- سنن ابن ماجہ

تحقیق محمود محمد محمود حسن نصار

دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۲۱- صحیح سنن ابن ماجہ

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۹۹۷ء

۲۲- سنن ابن ماجہ

تحقیق: شعیب الارؤوط، عادل مرشد، سعید اللحام

دار الرسالۃ العالمیۃ/طبع ۲۰۰۹ء

۲۳- سنن ابن ماجہ انگلش

تحقیق: الحافظ ابو طاہر زبیر علی زئی

مکتبۃ دار السلام /طبع ۲۰۰۷ء

۲۴- السنن الکبرىٰ

لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق محمد عبد القادر عطا

دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۲۵- شعب الایمان

الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق: ابو ہاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول

دار الکتب العلمیہ/طبع ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

۲۶- الجامع لشعب الایمان

الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق: الدکتور عبد العلی عبد الحمید حامد

مکتبۃ الرشد/طبع ۲۰۰۳ء

۲۷- صحیح ابن حبان

لابن حبان ابی حاتم التمیمی البستی السجستانی المتوفی ۳۵۴ھ

تحقیق: شعیب الارنؤوط

موسسة الرسالة بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء

۲۸- التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان

للعلامة ناصر الدین الالبانی المتوفی ۱۴۲۰ھ

دار باوزیر للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۳ء

۲۹- شرح السنة

للامام محی السنة الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: زہیر الشاویش وشعیب الارنووط

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۳۰- مصابیح السنة

الامام محی السنة ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: یوسف المرعشلی - محمد سلیم ابراہیم سمارہ - جمال حمدی الذہبی

دار المعرفة بیروت ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۳۱- صحیح ابن خزیمہ

للامام ابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیساپوری المتوفی ۳۱۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفی الاعظمی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء

۳۲- مسند ابی عوانہ

للامام ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی المتوفی ۳۱۶ھ

تحقیق: ایمن بن عارف الدمشقی

دار المعرفة بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۳۳- المعجم الکبیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: حمدی عبد المجید السلفی

(مطبع وسن طباعت مرقوم نہیں)

۳۴- المعجم الاوسط

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد حسن اسماعیل الشافعی

دار الفکر عمان اردن/ طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۵- المعجم الصغیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد شکور محمود الحاج امریر

المکتب السلامی بیروت/ طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۳۶- مسند الامام احمد

للامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

تحقیق احمد محمد شاکر- حمزہ احمد الزین

دار الحدیث قاہرہ/ طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء

۳۷- مسند الامام احمد

تحقیق: شعیب الارنووط- عادل مرشد

موسسۃ الرسالۃ بیروت/ طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء الی ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۸- الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی

شرح: احمد عبدالرحمٰن البنا

دار احیاء التراث العربی بیروت- لبنان-

۳۹- تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف

للحافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ

تحقیق: عبدالصمد شرف الدین

دار الکتب العلمیہ بیروت/ طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۰- مشکاۃ المصابیح للخطیب التبریزی
تحقیق: ناصر الدین الالبانی
دار ابن قیم-دار ابن عفان

۴۱- الترغیب والترھیب
للحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ
محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، دار الکلم الطیب، مؤسسۃ علوم القرآن
طبع ۱۹۹۶ء

۴۲- تھذیب الترغیب والترھیب
محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر بیروت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۴۳- صحیح الترغیب والترھیب
للعلامۃ ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۰ء

۴۴- سنن الدارمی
للامام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی السمرقندی المتوفی ۲۵۵ھ
تحقیق: فواز احمد زمرلی-خالد السبع العلمی
دار الکتاب العربی بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۴۵- سنن الدارمی
تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی
دار المغنی الریاض/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۶- فتح المنان شرح وتحقیق کتاب الدارمی
تحقیق: السید ابو عاصم نبیل بن ھاشم الغمری

دار البشائر الاسلامیۃ بیروت-لبنان-/ المکتبۃ المکیۃ مکۃ المکرمۃ السعودیۃ
الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۷- ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل
للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی
المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۴۸- مسند ابی داؤد الطیالسی
للحافظ سلیمان بن داود بن الجارود الفارسی البصری الشہیر بابی داود الطیالسی المتوفی ۲۰۴ھ
دار المعرفۃ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۴۹- مسند ابی داؤد الطیالسی
تحقیق: محمد حسن محمد حسن اسماعیل
دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/ الطبعۃ الاولی ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

۵۰- حلیۃ الاولیاء
لابی نعیم الاصبہانی
تحقیق: مصطفی عبد القادر عطا
دار الکتب العلمیۃ بیروت

۵۱- الموطا للامام محمد
نور محمد اصح المطابع کراچی پاکستان/طبع ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء

۵۲- مجمع الزوائد
للحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ
موسسۃ المعارف بیروت/طبع ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء

۵۳- بغیۃ الرائد فی تحقیق مجمع الزوائد
عبد اللہ محمد درویش
دار الفکر بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۴- المستدرک للحاکم

للامام ابی عبداللہ الحاکم النیساپوری المتوفی ۴۰۵ھ

تحقیق: حمدی الدمرداش محمد

المکتبۃ العصریۃ/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۰ء

۵۵- التلخیص بذیل المستدرک

للامام شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن احمد التمیمی الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

دارالمعرفۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۶- المستدرک

للامام الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابوعبداللہ عبدالسلام علوش

دارالمعرفۃ بیروت/ طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء

۵۷- مختصر المستدرک

للعلامۃ سراج الدین عمر بن علی المعروف بابن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ

تحقیق: عبداللہ بن حمد اللحیدان

۵۸ الادب المفرد

محمد بن اسماعیل البخاری

دارالکتب العلمیہ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۹- صحیح الادب المفرد

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

دارالصدیق السعودیہ/ طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۶۰- معرفۃ السنن والآثار

للامام ابی بکر احمد بن الحسین البیھقی المتوفی ۴۵۸ھ

۶۱- المصنف

للامام الحافظ ابی بکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی المتوفی ۲۱۱ھ
تحقیق: حبیب الرحمٰن الاعظمی
المکتب الاسلامی بیروت/ طبع ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

۶۲- سنن الدارقطنی
للحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ
تعلیق: مجدی بن منصور بن سید الشوری
دارالکتب العلمیہ بیروت/ طبع ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

۶۳- شرح مشکل الآثار
للامام ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی المتوفی ۳۲۱ھ
تحقیق: شعیب الارنؤوط
مؤسسۃ الرسالۃ بیروت/ طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۶۴- جامع الاصول
لابی السعادات المبارک بن محمد: ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ
تحقیق عبدالقادر الارنووط
دارالفکر بیروت/ طبع ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

۶۵- جامع الاصول فی احادیث الرسول- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
تحقیق: ایمن صالح شعبان
دارالکتب العلمیۃ بیروت- لبنان-/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۸ء

۶۶- سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ
للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع

۶۷- کنز العمال
للعلامہ علاء الدین علی المتقی البرھان فوری المتوفی ۹۷۵ھ

موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۶۸- المسند الجامع

بشار عواد معروف

۶۹- الموطا

لامام دار الھجرۃ مالک بن انس

تحقیق: محمد فواد عبدالباقی

دار الحدیث القاھر/(سن طباعت مرقوم نہیں)

۷۰- الدر المنثور

للامام جلال الدین بن عبدالرحمٰن السیوطی

مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران

۷۲- اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین

العلامۃ السید محمد الحسینی الزبیدی

دار الفکر

۷۳- فتح الباری

للامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی التوفی ۸۵۲ھ

دار نشر الکتب الاسلامیہ لاھور پاکستان/طبع ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء

۷۴- فتح الباری

الحافظ ابن حجر العسقلانی التوفی ۸۵۲ھ

تحقیق عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۷۸- النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر

للامام مجد الدین ابی السعادات المبارک بن محمد الجزری ابن الاثیر التوفی ۶۰۶ھ

تحقیق: طاھر احمد الزاوی ، محمود محمد الطناحی

مؤسسة اسماعیلیان للطباعة والنشر والتوزیع ایران

۸۰- عمل الیوم واللیلة

الامام احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

دار الکلم الطیب

۸۱- ضیاء القرآن

لضیاء الامۃ حضرت پیر محمد کرم شاہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور- کراچی-

۸۲- التفسیر الکبیر

للامام فخر الدین الرازی المتوفی ۶۰۴ھ

دار الکتب العلمیۃ بیروت- لبنان-

۸۵- التفسیر البیضاوی

لناصر الدین ابی الخیر عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی الشافعی البیضاوی

دار الکتب العلمیہ بیروت/ دار النفائس ریاض

۸۶- التفسیر المظہری

للقاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی

بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان

۸۷- جامع البیان فی تاویل آی القرآن

الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

دار احیاء التراث العربی/ دار الفکر بیروت/ طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء

۹۰- جمع الجوامع

الامام الحافظ جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ

تحقیق خالد عبد الفتاح سید

دار الکتب العلمیۃ بیروت- لبنان-/ طبع ۲۰۰۰ء

۹۱- السنن الکبریٰ

للامام ابی عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی التوفی ۳۰۳ھ

تحقیق: حسن عبدالمنعم

مکتبۃ مؤسسۃ الرسالۃ/طبع ۲۰۰۱ء

۹۲- جواھر البحار فی فضائل النبی المختار۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

للشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف النبہانی التوفی ۱۳۵۰ھ

دارالکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان۔/طبع ۱۹۹۸ء

۹۳- الکتاب المصنف

للامام الحافظ ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم ابی شیبہ التوفی ۲۳۵ھ

تحقیق: ابی محمد اسامۃ بن ابراہیم بن محمد

الفاروق الحدیثۃ للطباعت والنشر/طبع ۲۰۰۸ء

۹۴- التفسیر الکامل

تقی الدین ابی العباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام الدمشقی

المعروف بابن تیمیۃ التوفی ۷۲۸ھ

تحقیق: ابی سعید عمر بن غرامۃ العمروی

دارالفکر للطباعت والنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۲ء

۹۷- المقصد الاسنیٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ

للامام شمس الدین عبداللہ محمد بن محمد الانصاری القرطبی

تحقیق: الشیخ عرفان بن سلیم العشا حسونۃ الدمشقی

المکتبۃ العصریۃ بیروت۔ لبنان

۹۸- المقصد الاسماء فی شرح الاسماء الحسنیٰ

احمد بن احمد البرنسی المغربی بزروق

دارالبیروتی

۱۰۰- مکتوبات امام ربانی

لمحبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۱- روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی

للعلامۃ ابی الفضل شہاب الدین السید محمد الآلوسی البغدادی المتوفی ۱۲۷۰ھ

دار احیاء التراث العربی بیروت/طبع ۱۹۹۹ء

۱۰۳- المنقذ من الضلال

للامام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی

ترجمہ: عبدالرسول ارشد ایم اے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور-کراچی

۱۰۴- عمدۃ الحفاظ فی تفسیر اشرف الالفاظ

للشیخ احمد بن یوسف بن عبدالدائم المعروف بالسمین الحلبی المتوفی ۷۵۶ھ

دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان/طبع ۱۹۹۶ء

۱۰۵- مسند ابی یعلی الموصلی

للامام الحافظ احمد بن علی بن المثنی التمیمی المتوفی ۳۰۷ھ

تحقیق: حسین سلیم اسد

دار الثقافۃ العربیۃ دمشق/طبع ۱۹۹۲ء

۱۰۷- موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان

للحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی

تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی

دار الثقافۃ العربیۃ دمشق-بیروت/ الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء

۱۰۸- فیض القدیر شرح الجامع الصغیر

للعلامۃ المحدث محمد عبدالروف المناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ

دار المعرفۃ بیروت-لبنان

۱۰۹- الاذکار المنتخبۃ من کلام سید الابرار
الامام الحافظ محی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف النووی
دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان

۱۱۰- جامع العلوم والحکم
لابن رجب الحنبلی

۱۱۲- سنن الدارقطنی
الامام الحافظ علی بن عمر الدارقطنی التوفی ۳۸۵ھ
تحقیق: الشیخ عادل احمد عبدالموجود
دار المعرفۃ بیروت-لبنان/طبع ۲۰۰۱ء

۱۱۵- کتاب تہذیب التہذیب
لشیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی التوفی ۵۸۴ھ
نشر السنۃ الفضل مارکیٹ ملتان

۱۱۹- مسند الحمیدی
لامام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر القریشی
تحقیق حسین سلیم اسد الدارانی
دار المامون للتراث/ دار المغنی للنشر والتوزیع

۱۲۰- المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ
لامام الحافظ شہاب الدین ابی الفضل احمد بن محمد ابن حجر العسقلانی التوفی ۸۵۲ھ
تحقیق: ابی بلال غنیم بن عباس بن غنیم
دار الوطن/طبع ۱۹۹۷ء

۱۲۱- تاریخ دمشق
الامام العالم الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن ابن ھبۃ اللہ بن عبداللہ الشافعی المعروف بابن عساکر التوفی ۵۷۱ھ
تحقیق: ابی سعید عمر بن غرامۃ العمری

دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع/طبع ۱۹۹۵ء

۱۲۲- نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور

الامام برھان الدین ابی الحسن ابراہیم بن عمر البقاعی المتوفی ۸۸۵ھ

دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ثانیہ ۲۰۰۶ء

۱۲۳- تفسیر المنار

محمد رشید رضا

دار المعرفۃ بیروت-لبنان

۱۲۴- البدایہ والنھایہ

للامام الحافظ المفسر ابن کثیر الدمشقی المتوفی ۷۷۴ھ

المکتبۃ القدوسیۃ لاھور/ الطبعۃ الاولی ۱۴۰۴ھ/۱۹۹۴ء

۱۲۵- کنوز الدعوۃ الی اللہ واسرارھا

الشیخ یوسف خطار محمد

تنفیذ: مطبعۃ نضر-دمشق-بحصۃ-جانب جامع الطاووسیۃ

۱۲۶- احیاء علوم الدین

لامام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ

دار الفکر دمشق/طبع ۲۰۰۶ء

۱۲۷- صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ

محمد ناصر الدین الالبانی

المکتب الاسلامی بیروت/ الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۸ء

۱۲۹- سیر اعلام النبلاء

لامام ابی عبداللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذھبی ۷۴۸ھ

بیت الافکار الدولیۃ

۱۳۰- تفسیر ابن کثیر

للامام ابی الفداء عماد الدین الحافظ ابن کثیر ۷۷۴ھ

مکتبہ دار السلام

۱۳۱- الجامع الاحکام القرآن تفسیر القرطبی

لابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی

تحقیق: عبدالرزاق المھدی/ دار الکتب العربی بیروت

الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۹ء

۱۳۲- تنبیہ الغافلین

لامام محیی الدین ابی زکریا احمد بن ابراہیم ابن النماس الدمشقی

مکتبۃ عباد الرحمٰن مصر/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۲ء

۱۳۳- المھذب فی اختصار السنن الکبیر

الامام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی الشافعی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابی تمیم یاسر بن ابراہیم

دار الوطن للنشر/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۱ء

۱۳۴- مدارج السالکین

لابن قیم الجوزیۃ ۷۵۱ھ

دار التوزیع والنشر الاسلامیۃ / الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۱۳۶- الاحادیث المختارۃ

ضیاء الدین ابی عبداللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن الحنبلی المقدسی ۶۴۳ھ

مکتبۃ الاسلامی مکتبۃ المکرمۃ/ الطبعۃ الخامسۃ ۲۰۰۸ء

۱۳۹- مجمع الاحباب

للشیخ الامام العالم الورع الشریف محمد بن الحسن بن عبداللہ الحسینی الواسطی ۷۷۶ھ

دار المنہاج/ الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۸ء

۱۴۰- نزہۃ الفضلاء تہذیب سیر اعلام النبلاء للامام الذھبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی
لمحمد بن حسن بن عقیل موسی الشریف
دار ابن کثیر بیروت دمشق
الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۴۱- صلاح الامۃ فی علو الھمۃ
للدکتور سید بن حسین العفانی
مؤسسۃ الرسالۃ/ الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۱۴۲- رھبان اللیل
للدکتور سید بن حسین العفانی
دار الکیان الریاض/ طبع ۲۰۰۴ء

۱۴۳- کتاب التھجد لابن ابی الدنیا
للحافظ الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد القرشی ۲۸۱ھ
المکتبۃ العصریۃ بیروت/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۶ء

۱۴۴- الآداب الشرعیۃ
للامام العلامۃ شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن مفلح المقدسی الحنبلی
تحقیق: بشیر محمد عیون
مکتبۃ دار البیان الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۴۵- موسوعۃ نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لصالح بن عبداللہ بن حمید امام وخطیب الحرم المکی و
عبدالرحمن بن محمد بن عبدالرحمن بن ملوح
مؤسسۃ دار الوسیلۃ للنشر والتوزیع/ الطبع ۱۹۹۸ء

۱۴۷- المنتخب من مسند عبد بن حمید
لابی محمد عبد بن حمید الکسی ۲۴۹ھ

مکتبۃ ابن عباس/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۹ء

۱۴۸- الفوائد الغراء من تھذیب سیر اعلام النبلاء

للشریف فھد بن احمد المھدلی

۱۵۶- این نحن من ھؤلاء

لعبدالملک القاسم

دارالقاسم الریاض

۱۶۰- مکاشفۃ القلوب

للامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی

ترجمہ: علامہ ابوانس چشتی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز/ طبع ۲۰۰۲ء

۱۶۴- تاریخ الاسلام للذھبی

للحافظ المؤرخ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

تحقیق: الدکتور عمر عبدالسلام تدمری

دارالکتاب العربی/ الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۲ء

۱۶۵- لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف

للحافظ ابن رجب الحنبلی

دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان/ طبع ۱۹۹۷ء

۱۶۶- خزائن العرفان فی تفسیر القرآن

ترجمہ: حضرت امام احمد رضا خان بریلوی

تفسیر: حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

اتفاق پبلی کیشنز

۱۶۸- الطبقات الکبریٰ لابن سعد

لمحمد بن سعد بن منیع الزھری المتوفی ۲۳۰ھ

دار احیاء التراث العربی/طبع ۱۹۹۶ء

۱۶۹- کتاب المحتضرین لابن ابی الدنیا
لابی بکر عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا المتوفی ۲۸۱ھ
تحقیق: محمد خیر رمضان یوسف
دار ابن حزم/ الطبعة الثانیة ۲۰۰۰ء

۱۷۰- تہذیب الکمال فی اسماء الرجال
للحافظ المتقن جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ
تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف
مؤسسة الرسالة/ الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۲ء

۱۷۱- تاریخ بغداد او مدینة السلام
للحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ
دار الباز للنشر والتوزیع

۱۷۲- معالم التنزیل
للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی الشافعی المتوفی ۵۱۶ھ
تحقیق: عبدالرزاق المهدی
دار احیاء التراث العربی/ الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۵ء

۱۷۴- کتاب الروح
للعلامة الحافظ ابن قیم الجوزیة المتوفی ۷۵۱ھ
ترجمہ: محمد شریف نوری نقشبندی
شبیر برادرز/ الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۷ء

۱۷۵- کتاب الروح
للعلامة الحافظ ابن قیم الجوزیة المتوفی ۷۵۱ھ
دار المعرفة بیروت-لبنان/ الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۳ء

۱۷۶- عمل اليوم والليلة

لابی بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم المعروف بابن السنی

تحقیق: حلمی بن محمد بن اسماعیل الرشیدی

دار الکلم البصرۃ الاسکندریہ/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۶ء

۱۸۳- اتحاف الخیرۃ والمھرۃ بزوائد المسانید العشرۃ للامام احمد بن ابی بکر ابن اسماعیل البوصیری التوفی ۸۴۰ھ

تحقیق: السید بن محمود بن اسماعیل، ابی عبدالرحمٰن عادل بن سعد

مکتبۃ الرشد ریاض/ طبع: ۱۹۹۸ء، ۱۴۱۹ھ

۱۸۵- لمحات الانوار للمحمد بن عبدالواحد بن ابراہیم الغافقی التوفی ۶۱۹ ھجری

تحقیق: الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب

مکتبۃ دار البشائر الاسلامیۃ بیروت لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ: ۱۹۹۷ء، ۱۴۱۸ھ

۱۸۶- احادیثِ قدسیہ

ترجمہ الشیخ عبدالرشید تونسوی/ تحقیق وفوائد: حافظ عمران ایوب لاہوری

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور/ طبع: ۲۰۰۵ء

۱۸۷- کتاب فی الجامع فی الاحادیثِ القدسیۃ

عبدالسلام بن محمد بن عمر علوش

المکتب الاسلامی/ اردو بازار لاہور/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۱ء، ۱۴۲۲ھ

۱۸۸- شرح الاحادیثِ القدسیۃ والملائکیۃ من ریاض الصالحین

عبدالسلام بن محمد بن عمر علوش للامام ابی زکریا یحيٰ بن شرف النووی الدمشقي

تالیف: الشیخ عرفان بن سلیم العشا حسونۃ الدمشقي

المکتبۃ العصریۃ/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۵ء، ۱۴۲۶ھ

۱۸۹- الاتحاف السنۃ بالاحادیثِ القدسیۃ للمحدث محمد عبدالرؤف المناوی التوفی ۹۵۲ ھجری تا ۱۰۳۱ ھجری

وعلیہ النفحات السلفیۃ بشرح الاحادیث القدسیۃ للشیخ محمد منیر الدمشقي الازھری

المکتبۃ العصریۃ بیروت/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۵ء، ۱۴۲۶ھ

۱۹۰- من صحاح الاحادیث القدسیۃ مائۃ حدیث قدسی مع شرحها
محمد عوامہ
دار الیسر/ دار المنہاج/ الطبعۃ الرابعۃ: ۲۰۰۷ء، ۱۴۲۸ھ

۱۹۱- الاحادیث القدسیۃ
شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم للطباعۃ والنشر والتوزیع

۱۹۲- جامع الاحادیث القدسیۃ
عصام الصبابطی
دار الحدیث القاہرہ

۱۹۳- الاحادیث القدسیۃ
القاہرہ/ طبع ۲۰۰۲ء، ۱۴۲۳ھ

۱۹۴- التنویر شرح الجامع الصغیر
للعلامۃ محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی المتوفی ۱۱۸۲ھجری
تحقیق: محمد اسحاق محمد ابراہیم
مکتبۃ دار السلام الریاض/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۱۱ء، ۱۴۳۲ھ

۱۹۵- شرح ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین
لمحمد بن صالح العثیمین
امدار الوطن للنشر الریاض/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۵ء، ۱۴۲۶ھ

۱۹۶- الجامع الصحیح فی القدر
ابی عبد الرحمٰن مقبل بن ہادی الوادعی المتوفی ۱۴۲۲ھجری
دار الآثار للنشر والتوزیع/ الطبعۃ الثانیۃ: ۲۰۰۶ء، ۱۴۲۷ھ

۱۹۷- الابانۃ عن شریعۃ الفرقۃ الناجیۃ ومجانبۃ الفرق المذمومۃ
الشیخ الامام ابی عبد اللہ عبید اللہ بن محمد بن بطۃ العکبری الحنبلی
تحقیق: سید عمران دار الحدیث القاہرۃ/ الطبعۃ الاولی: ۲۰۰۶ء، ۱۴۲۷ھ

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	**فضائل قرآن**	13
2	اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان اور اسی طرح تقدیر جو بندہ کے حق میں اچھی ہو یا بری پر ایمان لانا ضروری ہے۔	15
3	وہ لوگ جو قرآنِ کریم کی یوں تلاوت کرتے ہیں جیسے تلاوت کا حق ہے یہی خوش قسمت لوگ قرآنِ کریم پر حقیقی ایمان لانے والے ہیں۔	18
4	جبریل امین -علیہ السلام- نے قرآنِ کریم حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے دلِ انور پر نازل کیا۔	19
5	جب قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو آخرت کے منکروں پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔	20
6	اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم لیلۃ القدر میں نازل فرمایا لیلۃ القدر میں فرشتے اور جبریل امین -علیہم السلام- نازل ہوتے ہیں۔	21
7	قرآنِ کریم اھل ایمان کیلئے شفاء اور رحمت سے لبریز ہے۔	22
8	قرآنِ کریم وہ بابرکت کلام ہے جس سے اھل تقویٰ کے دل کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔	23
9	جو لوگ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ان کا پورا پورا اجر وثواب عطا فرمائے گا اور اپنے فضل وکرم سے اس اجر میں اضافہ بھی فرمائے گا۔	24
10	سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے	26

	تلاوت قرآن کریم کے وقت سکینت نازل ہوگی۔	28
11	مسجد میں بیٹھ کر تلاوت قرآن کرنے والے، قرآن کریم کا درس لینے دینے والے پر سکینت نازل ہوتی ہے، ان پر رحمت چھا جاتی ہے اور فرشتے انہیں اپنے جھرمٹ میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر کرتا ہے ان سے جو اس کی بارگاہ میں ہیں۔	30
12	مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کا درس لینے دینے والوں کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ان سے ذکر کرتا ہے جو اس کی بارگاہ میں ہیں جس کے اعمال میں نفاق ہو اس کا نسب اسے فائدہ نہ دے گا۔	32
13	قرآن کریم کی تعلیم دینے والے کی قبر کی فرشتے زیارت کرتے ہیں۔	35
14	دن کو قرآن کریم ختم کرنے والے پر شام تک اور شام کو ختم کرنے والے پر دن تک فرشتے دعائے رحمت و مغفرت کرتے ہیں۔	37
15	قرآن کریم کی روانی سے تلاوت کرنے والا نیک فرشتوں کا ساتھی ہے اور جو اٹک اٹک کر تلاوت کرے اور اس پر دشوار ہو تو اس کیلئے دگنا اجر و ثواب ہے۔	38
16	صحابی رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تلاوت سننے کیلئے فرشتے نازل ہوئے اگر وہ مزید تلاوت کرتے رہتے تو لوگ ان فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔	40
17	سیدنا اسید بن حضیر -رضی اللہ عنہ- کی تلاوت قرآن سننے کیلئے فرشتے سائبان جس میں قندیلیں چمک رہی ہوں کی صورت میں نازل ہوئے اگر وہ تلاوت سے نہ رکتے بلکہ کرتے رہتے تو لوگ ان فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے۔	43
18	قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کی تلاوت کرنے والا شرک سے بری ہے اور اس کی تلاوت کر کے سونا چاہیے۔	47
19	سورۃ اخلاص ایک تہائی قرآن کریم کے برابر ہے۔	49
20	صبح و شام سورۃ اخلاص اور معوذتین کی تلاوت ہر چیز سے کفایت کر جاتی ہے۔	51
21	قرآن کریم کی تین آیتوں کی تلاوت تین بڑی، موٹی تازی اور حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہے۔	53
22	قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنے والے ہی اللہ والے ہیں اور اللہ کی خاص بندے ہیں۔	55

23	قرآنِ کریم کے ایک حرف کی تلاوت کرنے والے کیلئے دس نیکیاں ہیں۔	57
24	مومن جو قرآنِ کریم کی تلاوت کرتا ہے اس پھل کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی، مومن جو قرآنِ کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو اس پھل کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا لیکن اس کی خوشبو نہیں، منافق جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس پھل کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا نہیں لیکن خوشبو اچھی ہے اور منافق جو قرآنِ کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو اس پھل کی طرح ہے جس کا نہ ذائقہ اچھا نہ خوشبو ہے۔	59
25	نیک وصالح آدمی کے پاس بیٹھنا ایسے جیسے کستوری والے کے پاس بیٹھنا ہے جو آپ کو کستوری تحفۃً دے گا یا آپ اس سے خریدیں گے یا کم ازکم اس سے خوشبو پائیں گے اور بُرے آدمی کی صحبت اس بھٹی والے کی سی ہے جو یا تو آپ کے کپڑے جلا دے گا یا کم ازکم آپ اس سے بدبو پاتے رہیں گے۔	62
26	قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنے والا پھر اس کی تعلیم دینے والا سب سے بہتر ہے۔	66
27	تقویٰ ہر چیز کی اصل ہے، جہاد اسلام کی رھبانیت ہے ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن آسمانوں میں راحت اور زمین میں یاد ہے۔	69
28	اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم پڑھ کر اس پر عمل کرنے والوں کو عزت وسرفرازی سے نوازتا ہے اور قرآنِ کریم کو پسِ پشت ڈالنے والوں کو ذلیل ورسوا کرتا ہے۔	71
29	رات دس آیات کے ساتھ قیام کرنے والا غافلین سے نہیں لکھا جاتا سو آیات کے ساتھ قیام کرنے والا قانتین میں لکھا جاتا ہے ہزار آیات کے ساتھ قیام کرنے والا مقنطرین میں لکھا جاتا ہے۔	74
30	ایک فرشتے نے نازل ہوکر حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو دونوروں کی بشارت دی فاتحۃ الکتاب اور خواتیم سورۃ البقرہ۔	77
31	مسجد جاکر قرآنِ کریم کی جتنی آیات سیکھی جائیں یا پڑھی جائیں یہ اتنی حلال طریقے سے حاصل شدہ موٹی اونٹنیوں سے بہتر ہے۔	79
32	ان دو خوش نصیبوں پر رشک کرنا چاہئے جسے اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اسے راہِ حق میں خرچ	

	کرے، جسے اللہ تعالیٰ علم دے اور وہ اسے دوسروں تک پہنچائے۔	81
33	رشک صرف دو آدمیوں پر کرنا چاہئے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا وہ رات کی ساعتوں میں اور دن کی ساعتوں میں اسی کی تلاوت کر کے قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال ودولت سے نوازا اسے وہ رات ودن کی ساعتوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔	85
34	دو آدمیوں پر رشک جائز ہے: ایک جسے قرآنِ کریم کی سعادت بخشی گئی اور صبح وشام اس کی تلاوت کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے مال ودولت سے نوازا گیا اور وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔	89
35	جن خوش قسمت افراد کو قرآنِ کریم کی سعادت سے نوازا گیا ہے وہ اسکی حفاظت کریں کہیں غفلت کے سبب یہ سعادت ضائع نہ ہو جائے۔	91
36	صاحبِ قرآن کی مثال اونٹ والے جیسی ہے اگر اس کی دیکھ بھال کرے گا تو اس کے اجر میں رہے گا اگر اسے کھلا چھوڑ دے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔	93
37	قرآنِ کریم کو بار بار تلاوت کر کے یاد رکھو قرآنِ کریم بھولتا نہیں بلکہ بھلایا جاتا ہے۔	94
38	اللہ تعالیٰ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خوش آوازی سے تلاوت قرآنِ کریم کو بڑی محبت سے سنتا ہے۔	96
39	اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی پیاری آواز میں تلاوتِ قرآن کو سنتا ہے۔	98
40	خوش الحانی سے تلاوت قرآن کیجئے کیونکہ اچھی آواز تلاوت کے حسن کو دوبالا کر دیتی ہے۔	101
41	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- کے ہمراہ سیدنا سالم مولیٰ ابی حذیفہ -رضی اللہ عنہ- کی پیاری ودلکش تلاوت قرآن کریم کی سماعت فرمائی۔	103
42	خوف خدا سے لبریز دل والے کی تلاوت قرآن ہی سب سے احسن تلاوت ہے۔	105
43	سیدنا ابو موسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- کو اللہ تعالیٰ نے حسنِ داوٗدی سے حصہ عطا فرمایا تھا۔	106

44	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے سیدنا ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- کی خوش آوازی میں تلاوت قرآن کو سنا۔	108
45	سورۃ فاتحہ قرآن کریم کا اجمال ہے۔	110
46	سورۃ فاتحہ کی مثل نہ تورات میں، نہ انجیل اور نہ ہی زبور میں ہے اور نہ ہی قرآن کریم میں اس جیسی کوئی اور سورت ہے۔	111
47	سورہ فاتحہ قرآن کریم کی اعظم سورت ہے۔	114
48	قرآن کریم پڑھ کر پھونک لگانا شیطان کے اثرات سے بچاتا ہے۔	118
49	جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہے شیطان وہاں سے بھاگتا ہے۔	121
50	سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں جس گھر میں تین رات پڑھی جائیں شیطان اس گھر کے نزدیک بھی نہیں آتا۔	123
51	قرآن کریم کی اعظم سورت آیت الکرسی ہے۔	125
52	آیۃ الکرسی پڑھنے والے کی فرشتہ حفاظت کرتا ہے اور شیطان اس سے دور رہتا ہے۔	127
53	رات کو اگر کوئی مومن سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کرے تو یہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔	132
54	سورۃ البقرہ کی آخری آیات تحت العرش خزانہ میں سے ہیں۔	135
55	اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً آیت مبارکہ حجۃ الوداع کے موقع پر جمعۃ المبارک کے دن میدان عرفات میں نازل ہوئی۔	137
56	سورۃ الکھف کی پہلی دس آیات یاد رکھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ و مامون ہوگا۔	139
57	سورہ الکھف کی ابتدائی آیات پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔	140
58	اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا یعنی سورہ الفتح حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج چمکتا ہے۔	143
59	اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہے۔	146

60	اللہ تعالیٰ کا حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو حکم ہوا کہ سیدنا اُبی بن کعب -رضی اللہ عنہ- کو لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ پڑھ کر سنائیں۔	148
61	قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک تہائی قرآن کریم کے برابر ہے۔	150
62	قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے تین حصوں میں تقسیم فرمایا ان میں ایک جزو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہے۔	151
63	سورہ اخلاص تہائی قرآن کریم کے برابر ہے۔	152
64	سورہ اخلاص کی تلاوت کرنے والے سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے۔	154
65	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے سیدنا ابو درداء -رضی اللہ عنہ- کو ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔	156
66	قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بے مثال سورتیں ہیں۔	158
67	قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب سورت ہے۔	159
68	تکلیف کے وقت معوذات پڑھنا سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہے۔	161
69	حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- روزانہ رات سوتے وقت سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں میں پھونک لگا کر پھر اپنے جسم اطہر پر پھیرتے تھے۔	163
70	قرآن کریم ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول ہوگی۔	165
71	قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی رسی ہے، قرآنِ کریم کی پیروی کرنے والا ہدایت پر ہے اور اس کو ترک کرنے والا گمراہی پر ہے۔	167
72	تلاوت قرآن آسمان میں انسان کیلئے خوشی و راحت ہے اور زمین میں ذکر۔	169
73	آیت الکرسی جنات سے محفوظ رکھتی ہے۔	171
74	فرض نمازوں کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرنے والا مرتے ہی جنت میں پہنچ جائے گا۔	173
75	جمعۃ المبارک کی رات سورۃ کہف کی تلاوت کرنے والے کیلئے کعبہ شریف تک نور بکھیر دیا جاتا ہے۔	175
76	روزہ اور قرآنِ کریم قیامت کے دن شفاعت کرنے والے ہیں۔	177
77	قیامت کے دن قرآنِ کریم، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والوں کیلئے شفیع - شفاعت	

کرنے والا - بن کر آئے گا سورہ بقرہ کی تعلیم حاصل کرنا اس کی تلاوت کرنا برکت ہے اور اسے نظر انداز کرنا حسرت ہے۔ 179

78 سورۃ ملک جس کی شفاعت کرے گی اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ 181

79 سورہ اخلاص سے محبت جنت لے جاتی ہے۔ 183

80 صاحب قرآن سے جنت میں کہا جائے گا: قرآنِ کریم پڑھتے جایئے اور چڑھتے جایئے اور ایسے ترتیل سے پڑھیے جیسے آپ دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتے تھے جہاں آپ کی تلاوت ختم ہوگی وہیں آپ کی منزل ہوگی۔ 185

81 صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآنِ کریم پڑھتے جایئے اور جنت کی منازل طے کرتے جایئے اور ہر آیت کے بدلے اس کیلئے ایک درجہ ہوگا۔ 187

82 صاحب قرآن کو قیامت کے دن عزت وکرامت کا تاج اور عزت وکرامت کا لباس پہنایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور وہ تلاوت قرآنِ کریم کرتے ہوئے جنت کے درجات چڑھتا جائے گا اور اس کیلئے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ ہوگا۔ 189

83 رات میں دس آیات کی تلاوت کرنے والے کو ایک قنطار اجر وثواب اور ایک قنطار دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کو فرمائے گا: پڑھتے جایئے اور چڑھتے جایئے اور اس ہاتھ سے جنت الخلد اور اس ہاتھ سے جنۃ النعیم لیجیے۔ 191

84 علم جو پھیلایا، نیک اولاد، قرآن کریم کا نسخہ جس کا کسی کو وارث بنایا مسجد تعمیر کروائی، مسافروں کیلئے گھر بنایا، نہر جاری کروائی اور صدقہ جو زندگی میں حالت صحت میں نکالا ان سب کا اجر وثواب مرنے والے کو اس کی موت کے بعد ملتا ہے۔ 193

85 جس نے کسی کو علم سکھایا، جس نے کسی کو قرآن کا وارث بنایا یا بیٹا چھوڑا جو اس کی موت کے بعد اس کیلئے استغفار کرتا رہا اس کے مرنے کے بعد بھی اسے قبر کے اندر اجر وثواب ملتا رہتا ہے۔ 199

86 ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے بعد میں شیاطین انہیں گمراہ کر دیتے ہیں قرآن کریم اللہ کی وہ ذیشان کتاب ہے جسے پانی سے دھویا نہیں جا سکتا عدل وانصاف کرنے والا حکمران، رقیق القلب، پاکدامن تینوں جنتی ہیں، اللہ کی راہ میں خرچ کیجئے اللہ

	تعالیٰ تم پر خرچ کرے گا۔	201
87	طھارت ایمان کا حصہ ہے، الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ زمین وآسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے، قرآنِ کریم عمل کرنے والے کے حق میں اور بے عمل کے خلاف حجت ودلیل ہے۔	205
88	قیامت کے دن ہر قوم کا ایک گواہ انہیں میں سے ہوگا اور حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ان سب پر گواہ ہوں گے اور قرآنِ کریم میں ہر چیز کا بیان ہے، یہ سراپا ھدایت ورحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کیلئے۔	208
89	قرآنِ کریم متقین کیلئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، جن کا قرآن کریم پر ایمان ہے اور پہلے انبیاء کرام کی کتابوں پر ایمان ہے اور آخرت -قیامت- پر یقین رکھتے ہیں۔	209
90	قرآنِ کریم اس لئے نازل کیا گیا تاکہ مکہ مکرمہ اور اس کے اطراف -اطراف عالم- میں بسنے والوں کو قیامت کے دن سے خبردار کیا جائے اس دن ایک فریق جنت میں اور ایک فریق جہنم میں ہوگا۔	210
91	امتِ مسلمہ کا کام تھوڑا اجر وثواب زیادہ، قرآنِ کریم والوں کو دو دو قیراط اجر وثواب دیا جائے گا۔	211
92	قرآنِ کریم کی اتباع کرنے والے اور اللہ رحمان سے بن دیکھے ڈرنے والے کیلئے مغفرت اور اجرِ عظیم کی خوش خبری ہے۔	213
93	وہ مومن جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں جب قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے جو نماز قائم کرتے ہیں اور رزقِ الٰہی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کیلئے جنت میں درجات ہیں، مغفرت ہے اور باعزت روزی ہے۔	214
94	اے میرے حبیب! آپ نصیحت فرماتے رہیے اس قرآن سے ہر اس آدمی کو جو اللہ کے عذاب سے ڈرتا ہے۔	216
95	جبریلِ امین -علیہ السلام- حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ ہر سال	

	رمضان المبارک میں قرآن کریم کا دور کرتے۔	217
96	جبریلِ امین -علیہ السلام- حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔	219
97	قیامت کے دن قرآنِ کریم اور اس پر عمل کرنے والے یوں آئیں گے کہ آگے آگے سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران ہوں گی یہ دونوں سورتیں گویا کہ دو بادل ہیں، دو سیاہ رنگ کے سائبان ہیں جن میں چمک ہے یا صف باندھے پرندوں کی دو قطاریں ہیں، یہ دو سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی شکایت کریں گی۔	220
98	قرآنِ کریم قرآنِ کریم پر عمل کرنے والے کے حق میں ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور قرآنِ کریم قرآنِ کریم پر عمل نہ کرنے والے کے خلاف ایسا مدمقابل ہوگا جس کی تصدیق کی جائے گی، قرآنِ کریم عمل کرنے والوں کو جنت اور اسے پسِ پشت ڈالنے والوں کو جہنم کی طرف لے جائے گا۔	222
99	سیدنا حارثہ بن نعمان -رضی اللہ عنہ- جنت میں تلاوت قرآن میں مشغول۔	224
100	نماز ادا کرنے والا جب مسواک کر کے نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہوجاتا ہے، اس کی قراءت سنتا ہے، قریب آتا ہے حتی کہ اپنا منہ نماز پڑھنے والے کے منہ سے لگالیتا ہے پھر نمازی کے منہ سے جو قرآن کریم نکلتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں چلا جاتا ہے۔	227
101	سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- رقیق القلب تھے جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو ان پر گریہ طاری ہوجاتا۔	229
102	حضرت سفیان ثوری -رحمۃ اللہ علیہ- قرآن کریم کی ایک آیت کی تلاوت کرتے جاتے اور مسلسل روتے جاتے۔	231
103	حضرت فضیل بن عیاض -رضی اللہ عنہ- قرآن کریم کی ایک آیت کی تلاوت کر کے بے ہوش ہوگئے۔	233
104	حضرت فضیل بن عیاض -رضی اللہ عنہ- ایک آیت کریمہ کی بار بار تلاوت کر کے روتے جاتے تھے۔	235

105	حضرت فضیل بن عیاض -رضی اللہ عنہ- کے صاحبزادے حضرت علی بن فضیل -رضی اللہ عنہ- کا قرآن کریم کی آیت سن کر انتقال ہوا۔	237
106	حضرت محمد بن المنکدر -رحمۃ اللہ علیہ- کا رات نماز پڑھتے ہوئے رونا اور بہت زیادہ رونا حضرت ابو حازم -رحمۃ اللہ علیہ- کا پوچھنا کہ کیوں روتے ہو تو آیت پڑھ کر سنانا جس سے دونوں بزرگوں کا رونے لگنا۔	239
107	بصرہ کے قاضی حضرت زرارہ بن اوفی -رحمۃ اللہ علیہ- مسجد میں امامت کراتے ہوئے سورہ مدثر کی تلاوت کرتے ہوئے انتقال کر گئے۔	241
108	جو خوش نصیب رات بھر تلاوت قرآن کریم کرتا رہے وہ کسی صورت جہنم نہیں جائے گا۔	243
109	خوف خدا سے لبریز ایک عبادت گزار کا قرآن کریم کی دو آیتیں سننا اور سنتے ہی اس کی موت واقع ہو جانا۔	246
110	دنیا کے زاہد اور آخرت کے راغب لوگ اور قرآن کریم کو اوڑھنا بچھونا بنانے والے کو مبارک ہو۔	248
111	حقیقی زاھد و عابد وہ ہے خلوت جس کی مجلس ہو، قرآن کریم جس کی گفتگو ہو، اللہ تعالیٰ جس کا انیس ہو، ذکرِ الٰہی جس کا رفیق ہو اور صدیقین جس کے بھائی ہوں۔	249
112	جس جگہ تین مسلمان ہوں تو وہ بھی نماز باجماعت ادا کریں ان میں جو قرآن کریم کا زیادہ قاری ہے وہ ان کی امامت کروائے۔	251
113	حافظِ قرآن	255
114	مقرب بارگاہِ الٰہی	261
115	رشک صرف دو آدمیوں پر کرنا چاہئے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا وہ رات کی ساعتوں میں اور دن کی ساعتوں میں اسی کی تلاوت کرکے قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا اسے وہ رات و دن کی ساعتوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔	263

116	نورِ الٰہی سے معمور۔	267
117	قرآنِ کریم کے حفاظ محبت الٰہی کو جیت لیتے ہیں پھر ان کا دوست اللہ تعالیٰ کا دوست ٹھہرتا ہے اور ان سے دشمنی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔	268
118	طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیرتے ہیں اور آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں جو وہ علم حاصل کر رہا ہے اس سے محبت کی بنا پر۔	271
119	قرآنِ کریم یاد کر کے اس کی تلاوت کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے اولیاء کرام کے عظیم المرتبت زمرہ میں شامل ہیں۔	274
120	حافظِ قرآن مستجاب الدعوات ہے۔	276
121	مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کا درس لینے دینے والوں کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ان سے ذکر کرتا ہے جو اس کی بارگاہ میں ہیں۔	278
122	تلاوت قرآن کریم کے وقت سکینت نازل ہوگی۔	281
123	صحابی رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تلاوت سننے کیلئے فرشتے نازل ہوئے اگر وہ مزید تلاوت کرتے رہتے تو لوگ ان فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔	283
124	قرآن کریم کی روانی سے تلاوت کرنے والا نیک فرشتوں کا ساتھی ہے اور جو اٹک اٹک کر تلاوت کرے اور اس پر دشوار ہو تو اس کیلئے دگنا اجر وثواب ہے۔	286
125	حافظِ قرآن اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والا ہے۔	290
126	حافظ قرآن کو اپنی دولت قرآن کی حفاظت کرنی ہے اور اسے ان لوگوں سے راہ ورسم نہیں رکھنا جو اس دولت کے ضائع ہونے کا سبب بن سکتے ہیں۔	292
127	قرآنِ کریم کے حافظ اور قاری کو لوگوں سے نہیں مانگنا چاہئے۔	294
128	سیدنا عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- سے تلاوت قرآن سن کر حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- آبدیدہ ہو گئے۔	298
129	نماز میں امامت کیلئے اس آدمی کو مقرر کیا جائے جو قرآن کا زیادہ قاری ہو۔	304

130	سیدنا فاروق اعظم امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- کی مجلس شوریٰ میں حفاظ کرام ہوا کرتے تھے۔	307
131	اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم پڑھ کر اس پر عمل کرنے والوں کو عزت وسرفرازی سے نوازتا ہے اور قرآنِ کریم کو پسِ پشت ڈالنے والوں کو ذلیل ورسوا کرتا ہے۔	309
132	غزوہ اُحد کے شھداء -رضی اللہ عنہم- میں سے جسے قرآنِ کریم زیادہ یاد ہوتا اسے پہلے قبر میں اتارا جاتا تھا۔	312
133	حافظِ قرآن حیاتِ جاودانی سے متصف ہو جاتا ہے۔	315
134	سورۃ الملک عذاب قبر سے نجات دلانے والی ہے۔	319
135	قرآنِ کریم صاحب قرآن کی شفاعت کرے گا اس کی شفاعت کے سبب صاحب قرآن کو تاج الکرامۃ اور کسوۃ الکرامۃ پہنایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی دولت سے نوازا جائے گا۔	321
136	صاحب قرآن کو قیامت کے دن عزت وکرامت کا تاج اور عزت وکرامت کا لباس پہنایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور وہ تلاوت قرآنِ کریم کرتے ہوئے جنت کے درجات چڑھتا جائے گا اور اس کیلئے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ ہوگا۔	323
137	قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے، اسے سیکھ کر اس پر عمل کرنے والے کے والدین کو قیامت کے دن نور کا تاج پہنایا جائے گا جس کا نور سورج کی روشنی جیسا ہوگا اور اس کے والدین کو کپڑوں کے جوڑے پہنائے جائیں گے جو پوری دنیا کی دولت سے زیادہ قیمتی ہوں گے۔	326
138	صاحب قرآن سے جنت میں کہا جائے گا: قرآنِ کریم پڑھتے جایئے اور چڑھتے جایئے اور ایسے ترتیل سے پڑھئے جیسے آپ دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتے تھے جہاں آپ کی تلاوت ختم ہوگی وہیں آپ کی منزل ہوگی۔	329
139	سید الاتقیاء خواجہ حافظ محمد اکبر علی صدیقی -رحمۃ اللہ علیہ-۔	332
140	حضرت خواجہ داؤد الطائی -رحمۃ اللہ علیہ	335
141	حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ۔	337
142	حضرت عبد الرحمٰن بن الاسود النخعی رحمۃ اللہ علیہ۔	339
143	حضرت عبد الرحمٰن بن الاسود النخعی رحمۃ اللہ علیہ۔	339

144	حضرت امام اوزاعی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔	341
145	حفاظِ کرام سے چند گزارشات۔	344
146	قرآنِ کریم کی بار بار تلاوت کیجئے ورنہ یہ سینے سے نکل جائے گا۔	345
147	صاحبِ قرآن بندھے ہوئے اونٹ کی مانند ہے اگر اس کی دیکھ بھال جاری رہے تو سینے میں محفوظ رہے گا ورنہ بھول جائے گا۔	347
148	قرآنِ کریم کی آیت بھولتی نہیں بلکہ کسی گناہ کے سبب بھلائی جاتی ہے۔	349
149	قرآنِ کریم کی کوئی آیت بھول جانا اچھی بات نہیں اسے بار بار پڑھتے رہے تاکہ مومن اس نعمت کے چھن جانے سے محفوظ رہے۔	351
150	جب رات لوگ سوئے ہوئے ہوں تو حافظ قرآن کو تلاوت کرنی چاہئے اور جب دِن کو لوگ بے روزہ ہوں تو اسے روزہ رکھنا چاہئے، جب لوگ غافل ہوں تو اسے یادالٰہی میں مگن رہنا چاہئے اور جب لوگ اترا رہے ہوں تو اسے یادِ خدا میں رونا چاہئے۔	353
151	اللہ تعالیٰ حضور سیدنا نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی تلاوت قرآن کو محبت سے سنتا ہے۔	355
152	حضور سیدنا نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جب خوبصورت لہجے میں قرآنِ کریم کو بلند آواز سے تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ محبت سے اسے سنتا۔	357
153	خوش الحانی سے تلاوت قرآن کیجئے کیونکہ خوش الحانی سے تلاوت قرآن کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔	360
	حفاظِ کرام کو وقار سے رہنا چاہئے۔	362
154	ریاکار قاریٔ قرآن، ریاکار مجاہد اور ریاکار سخی کیلئے سب سے پہلے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔	363
155	قیامت کے دن سب سے پہلے تین آدمیوں کے بارے میں فیصلہ ہوگا جنہوں نے ریاکاری کے سبب اپنے نیک اعمال ضائع کردیئے۔	368
156	قرآن کریم سیکھنے کے بعد اسے نظرانداز کردینے فرض نماز ادا کیے بغیر سو جانے والوں کی قبر میں حالت۔	375
157	مصادر ومراجع	377
158	فہرست	399

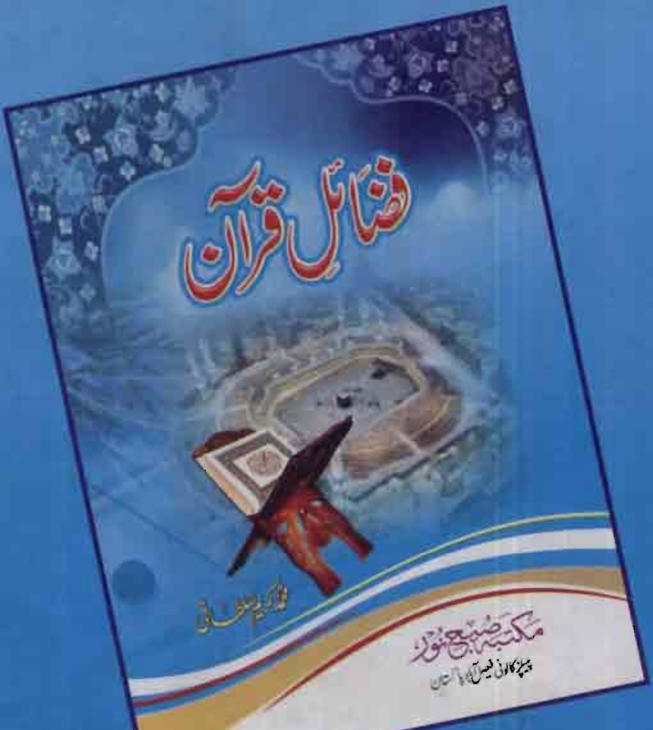

فضائل قرآن

مکتبہ صبح نور
پیپلز کالونی فیصل آباد پاکستان

مکتبہ صبح نور
پیپلز کالونی فیصل آباد پاکستان